بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہندوستان میں عربوں کی آمد

از

الحاج عثمان بن سعید باعثمان
بی۔ کام (عثمانیہ)
جنرل سکریٹری جمیعۃ الیمنیہ بالہند

قیمت: 45 روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

اللہ کا شکر ہے اس نے مجھے توفیق دی کہ میں عربوں کے ہندوستان میں دخول سے متعلق مختصر تاریخ لکھوں۔ جتنے بھی معلومات مجھے کتابوں سے دستیاب ہوئے اور چند معلومات جو بزرگوں سے حاصل ہوئے ان سب کو قلمبند کرنے کی کوشش کیا ہوں۔

جن عربی تواریخ سے مواد فراہم کیا گیا ہے حسب ذیل ہیں۔

(۱) شمس الظہیرۃ (تالیف العلامہ السید الشریف عبدالرحمن بن محمد بن حسین المشہور)

(۲) صفحات تاریخ الحضرمی (مولف سعید عوض باوزیر)

اردو کتابیں

(۱) داستان حضرموت (مولف حبیب علی صاحب)

(۲) عربوں کی جہاز رانی (سید سلیمان ندوی)

(۳) سوانح افسری (کرنل نواب افسر الملک)

(۴) مختصر تاریخ ہند (مولف مولانا سید ابوظفر ندوی)

فہرست مضامین

جملہ حقوق محفوظ

(۵) آزاد حیدر آباد (مصنف مظفر بیگ صاحب)

(۶) تاریخ مختصر (مصنف فریدالدین صاحب)

(۷) تاریخ النوایط (مولفہ شمس العلماء نواب عزیز جنگ ولا)

انگریزی کتاب
(۸) انڈو۔عرب۔ ریلشن (مترجم جناب پروفیسر صلاح الدین)

انڈو عرب ریلشن انگریزی کتاب ہے اصل یہ کتاب انڈو عرب تعلقات کے نام سے ہے جناب مولانا سید سلیمان ندوی نے لکھی ہے۔ مزید معلومات حاصل کرنے میں ان بزرگوں کا بھرپور تعاون رہا

(۱) جناب علی بن عمر بابلیل صاحب (سابقہ چیف عرب گارڈ) بارکس حیدر آباد

(۲) جناب محمد بن علی باکوبن صاحب (سابقہ گزیٹیڈ آفسر) بارکس حیدر آباد

(۳) جناب ناصر بن حسن بن محسن بن علی القعیطی صاحب (القعیطی خاندان سے واقف ہیں) کنگ کوٹھی حیدر آباد

(۴) جناب علی بن ابوبکر بن عبداللہ بن محمد الیافعی (گجرات میں پیدا ہوئے قدیم عربوں کی تاریخ سے واقف ہیں) قاضی پورہ حیدر آباد

(۵) حبیب سالم بن محمد العطاس صاحب (قاضی بارکس، کتابیں فراہم کرنے میں بڑا تعاون رہا) بارکس حیدر آباد

(۶) عربی کتابوں سے اردو ترجمہ کرنے میں جناب حامد بن عبید بن خلیفہ صاحب آفس سکریٹری جمعیۃ الیمنیہ بالھند کا تعاون حاصل رہا۔

(۷) جناب حبیب عثمان بن احمد بن عبدالقادر العیدروس کا تعاون حاصل رہا۔

(۸) جناب حبیب عبدالرحمن بن حسن بن محضار الحامد صاحب کا بھی تعاون حاصل رہا۔

اس تاریخ میں نہ صرف عربوں کی ہندوستان میں آمد کا ذکر کیا گیا ہے۔

بلکہ مختلف عرب قبائل جو یمنی نژاد سے ہیں اور فی الحال بارکس حیدرآباد (اطراف بلدہ) اضلاع آندھراپردیش، اضلاع مہاراشٹرا۔ اضلاع کرناٹک میں مقیم ہیں ان سب قبائل کے ناموں کا اندراج کی کوشش کی گئی ہے۔ میں نے شخصی طور پر مختلف اضلاع کا دورہ کیا اور عرب یمنی نژاد باشندوں سے ملاقات بھی کی۔ اس مختصر تاریخ کا مقصد عربوں کا ہندوستان میں دخول اور خاص کر یمنی نژاد عرب جو یمن سے آئے انکے اثرات اور روابط دیرینہ کو ظاہر کرنا ہے اللہ سے امید ہیکہ اس تاریخ سے آنے والے مسلمان نسلوں اور خاص کر یمنی نژاد عربوں کو اسکے مطالعہ سے کافی معلومات ہوں گے

تاریخ .... نیاز مند:۔

۳ر شوال المکرم ۱۴۱۴ھ الحاج عثمان بن سعید باعثمان (بی کام عثمانیہ)
۱۶ر مارچ ۱۹۹۴ء جنرل سکریٹری جمعیۃ الیمنیۃ بالھند
روز چہارشنبہ بارکس مکان نمبر 152-10-18 حیدرآباد
آندھراپردیش، حیدرآباد

نوٹ

اہل علم حضرات سے گذارش ہے کہ اگر اس میں کچھ کمی یا تصیح رہگئی ہے تو مصنف کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ دوسرے ایڈیشن میں انشاء اللہ اس کی اصلاح کیجائیگی

ہندوستان میں عرب تاجر اور سیاحوں کی آمد

عبدالشمس عرب تاجروں کا سرگروہ تھا۔ سنہ ۴۵ھ میں سراندیپ (سری لنکا) کے راجہ سے بہت قریب ہوا۔ سری لنکا کے راجہ کو بھی اسلامی معلومات حاصل کرنے کا شوق ہوا۔

الوالحسن پہلا عرب مسلمان تاجر تھا۔ جسکو تبلیغ اسلام کا شوق ہوا اس نے سری لنکا میں ایک مسجد تعمیر کروائی۔ الوالحسن اور طلحہ دونوں کی تبلیغ سے چند لوگ اسلام قبول کئے۔

۲۵۰ھ ابن خردازبہ:

۔ خلیفہ معتمد (عباسیہ) کا مشیر تھا۔ ایران میں سرکاری خبر رسانی کا نگران کار تھا۔ اس نے ایک کتاب المسالک والممالک لکھی۔ اور عالمی جغرافیہ کی قدیم کتاب مانی جاتی ہے اس کتاب میں اس نے بغداد سے مختلف ممالک کے زمینی فاصلہ اور ہندوستان کے سمندری راستے ظاہر کئے۔

اس کتاب میں ہندوستانی ساحل کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے مختلف ذاتوں کے عقائد بھی بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) کاشتریہ (شریف لوگ

(۲) برہمن (شراب اور نشہ نہ کرنے والے)

(۳) کشتھری (تین کپ شراب پینے والے)

(۴) سدرا (زراعت کرنے والے)

(۵) وشاس (کاریگر)

(۶) چنڈال (مداری اور گانے والے)

(۷) زنب (پیشہ واری موسیقار)

یہ خود ہندوستان نہیں آیا بلکہ تاجروں اور مسافروں جو نامور تھے اُن سے معلومات حاصل کیا۔

سلیمان تاجر اور ابوزید سیرافی:۔ سلیمان سراف کا رہنے والا سیاح اور تاجر تھا۔ خلیج عرب سے لیکر چین تک سمندری سفر کیا۔ دوران سفر میں وہ ہندوستانی سواحل سے ہوتا ہوا گذرا۔ ۲۳۷ھ ۸۵۱ء میں اپنا سفر نامہ لکھا۔ اپنے سفر نامہ میں اس نے ساحلی شہروں، حکومتوں اور جزیروں کے متعلق لکھا ہے۔ ایک ہزار نو سو جزیروں کا ذکر کیا۔ ہندوستان اور چین کے تمدنی معلومات کا بھی ذکر کیا۔

۲۶۲ھ ابوزید حسن سیرافی نے سلیمان کی کتاب سلسلۃ التواریخ

کا تکمیلا کیا۔ ابو زید اکثر ہندوستان کا اور چین کا سفر بغرض تجارت کیا۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے بحر قلزم کی شناخت کی۔

۳۰۰ھ بزرگ بن شہریار :- اسکے پاس بہت سے سمندری جہاز تھے۔ یہ عراق سے ہندوستان کے ساحل اور چین کے ساحل ہوتا ہوا۔ جاپان کے ساحل تک سفر کیا۔ عجائب الہند اس کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ بزرگ اور اس کے دوستوں نے دوران سفر میں جو کچھ دیکھا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ بقول اس کے اُس زمانہ میں ہندوستان میں راجاؤں کے پاس ہندوستانی زبانوں میں ترجمہ کئے ہوئے قرآن تھے۔

چین کے دورے پر بزرگ نے فلپائن میں آتش فشاں جزیرہ کا ذکر کیا ہے۔ اس جزیرہ میں اسپینیوں سے پہلے مسلمان آکر آباد ہوئے تھے

ابو اسحاق ابراہیم بن محمد فارسی :- ہندوستان اور دوسرے مقامات کا سفر کیا۔ ہندوستان میں سندھ تک سفر کیا۔ کتاب الاقلیم اور مسالک والممالک اسی کی لکھی ہوئی ہے۔

مسعودی ۳۰۰ھ :- ابو الحسن علی جو نا جاتا تھا۔ مسعودی

کے نام سے بڑا مورخ ماہر جغرافیہ اور سیاح تھا۔ اس نے پچیس سال تک سفر کیا۔ شام۔ آرمینیا۔ ایشیاء۔ افریقہ۔ لبے سینیا۔ ہندوستان چین۔ تبت اور سری لنکا (سیلون) کا سفر کیا۔ جب ۳۳۲ھ میں اپنا سفر ختم کر کے مقام کیا۔ ایک کتاب لکھا جس کا نام ہے۔ مروج الذھب Murawaulz-Zahba یہ کتاب پیرس (فرانس) میں نو جلدیں شائع ہوئی بقول مسعودی گجرات (ہند) میں چمیور کے علاقہ میں دس ہزار عرب اور عرب نژاد مخلوط نسل آباد تھے۔

ابن حوقل ۹۴۳-۹۷۹ء:۔ بغداد کا تاجر تھا۔ اس نے یورپ آفریقہ۔ ایشیاء۔ اسپین۔ سسلی اور ہندوستان کا سفر کیا۔

شمس الدین محمد بن احمد بشری ۳۷۵ھ:۔ یروشلم کا رہنے والا تھا۔ یہ بھی ہندوستان آیا اس کا سفر سندھ تک رہا۔

۳۳۱ ابو ضلف بمبوئی:۔ پہلا سیاح ہے جو زمین کے راستے سے ہندوستان آیا تھا۔

البیرونی ۴۰۰ھ:۔ یہ عربی کتاب الھند کا مصنف تھا۔ اس نے کتاب

قانون مسعودی لکھا ہے۔ کتاب الھند میں جغرافیہ ہندوستان کا ذکر ہے۔ یہ محمود غزنوی کے حملے سے پہلے ہندوستان آیا تھا۔ یہ خوارزم کا رہنے والا تھا۔

ابن بطوطہ ۷۷۹ھ ۱۳۷۷ء:- یہ مراقش کا سیاح تھا۔ یہ محمد بن تغلق کے زمانہ میں ہندوستان آیا۔ اس نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے عجائب الاصفر۔

ابن ماجد:- اس کو سمندر کا شیر کہا جاتا تھا۔ اس کا مکمل نام احمد بن ماجد تھا۔ یہ ہندوستان۔ آفریقہ۔ چین کے بحری راستے سے اچھی طرح واقف تھا۔ پرتگالی سیاح واسکوڈی گاما جب راس اُمید (آفریقہ کا جنوب) پہنچا تو آگے نہیں بڑھ سکا۔ ابن ماجد نے اس کو سمندری راستہ دکھایا اور خود ابن ماجد واسکوڈی گاما کے جہاز کا پائلٹ تھا۔ ابن ماجد نے کئی کتابیں لکھی ہیں اور کتابیں پیرس (فرانس) میں موجود ہیں۔ ابن ماجد سے متعلق ایک روایت ہے کہ پرتگالیوں نے اسے نشہ دے کر استعمال کیا۔ دوسری روایت ہے ابن ماجد کو کچھ لالچ بتائی گئی۔

عربوں کی جہازرانی:- قدیم تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے

کہ عرب سمندروں میں کشتیاں چلانے میں بڑے ماہر تھے۔ یہ کشتیوں پر خلیج فارس سے ہوتے ہوئے۔ ہندوستان کے ساحل گجرات ملبار ساحل سری لنکا (سیلون) چین کے ساحل جاتے جاوا اور سماٹرا بھی جاتے آفریقہ کے جنوب مشرق بھی جاتے یہ عرب تجارت بھی کرتے اور لوگوں کو ایک مقام سے دوسرے مقام بھی لے جاتے جب پرتگالیوں نے سمندر کا سفر شروع کیا تو عربوں کے سمندری سفروں پر غالب آگئے۔

چند سالوں بعد ولندیزی سمندری سفر کرنا شروع گئے پرتگالیوں سے آگے بڑھ گئے اس کے بعد فرانس نے سمندری سفر شروع کیا یہ ولندیزی پر غالب آگئے اسکے بعد انگریزوں نے سمندری سفر شروع کیا یہ قوم سب پر غالب آگئی۔

جنوبی یمن (حضرت موسیٰ) کے عربوں نے بھی کشتیوں پر سمندری سفر کئے وہ ہندوستان کے جنوب مغرب ساحل سری لنکا کے ساحل اور جاوا۔ سماٹرا کے ساحل پر بھی گئے۔ یہ عرب مالدیپ انڈمان بھی جاتے تھے۔ ان کی تجارت تھی۔ اور بعد میں مسافروں کو بھی ایک مقام سے دوسرے مقام لے جاتے۔

قدیم عربی زبان میں سمندری جہاز کو فلک اور سفینہ استعمال کیا گیا ہے چھوٹی کشتی کو قارب کہا جاتا تھا۔ خاندان عباسیہ کے زمانہ میں کشتیوں کے مختلف نام تھے۔ طیار۔ سنبک سنبوق (تفریحی کشتی) معدی جس کی جمع معاوی ہے چھوٹی کشتی کو کہتے تھے۔ جہاز راں کے لیے جو نام استعمال کیے گئے ہیں۔ ملاح۔ سفان اور بحار۔

فارس کے عرب جہاز راں کا لفظ ناخوذۃ مستعمل ہوا۔ اس کی جمع نواخذۃ بنائی گئی۔ یہ لفظ ہندی فارس کی ترکیب ہے جس کو ہم ناخدا کے لفظ سے جانتے ہیں۔ بحر روم کے عرب نوتی مستعمل ہے لفظ کو عربی میں کر کے نوآت کی صورت میں بولا گیا ہے۔ یہ لفظ رومی راستے سے شام پھر عرب میں آیا۔ اصلی لاطینی لفظ ہے Nautian اور فرنچ Nautique اور انگریزی نیوی جہاز دں کے کام میں جو ملازمین لگائے جاتے وہ خلاسی کہلاتے تھے (یہ خلاسی اور عرب جن حبشیوں کو خرید کر رکھتے اور جو اولاد ان سے ہوتی) ملاح کیلئے ایک اور لفظ عربی میں ہے داری زبان کا لفظ جہاز کے کپتان کے لیئے استعمال کیا گیا ہے۔ لفظ دیدبان (فارسی لفظ) جہاز کے ستوں پر چند وقف پر بیٹھ کر دوسرے جہازدں۔ طوفان۔ پہاڑ کو دیکھنے والا استعمال کیا گیا ہے

عباسیوں کے زمانے میں جہاز راں اور جہاز کے عملے کی دو قسمیں تھیں معمولی ملاحوں اور خلاسیوں کو اصحاب الارجل (ماتحت) اور بڑے افسروں کو روسیاء بندرگاہ کے لیے عربی میں پرانا لفظ مرفاء استعمال کیا گیا ہے۔ اہل عرب میں اس وقت کشتی بانی اور جہاز رانی تین کاموں کے لیے تھی۔

(۱) کشتیوں سے مچھلی کا شکار کرنا۔

(۲) دریا میں موتیوں اور مونگوں کا نکالنا۔

(۳) سوداگری اور تجارت کے سامان و اسباب ایک ملک سے دوسرے ملک لے جانا۔

عرب ہواؤں کے رُخ سے اچھی طرح واقف تھے۔ اور انہوں نے ان ہواؤں کے مختلف نام بتائے ہیں۔ علم النواء اور علم مہاب الریاح کی ان میں خاص رواج تھا۔ ان پر کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ یمن کے بادشاہوں کے پاس جو حمیر اور سبا سے تعلق رکھتے تھے۔ کشتیاں تھیں یہ خشکی اور تری دونوں پر تجارت کرتے تھے۔

ابلہ:۔ بصرہ سے اوپر دجلہ کے ساحل پر ہے یہ پہلی ایرانی چھاونی تھی۔ بعد میں عربوں نے ۱۴ھ میں قبضہ کر لیا۔ یہ بندرگاہ جہازوں کی منڈی

تھی۔ یہاں سے ہی جہاز ہندوستان اور چین کے لیئے جاتے۔

علاء بن الحضرمی بحرین کے پہلے گورنر تھے۔ انہوں نے سب سے پہلے بحری جنگ ایران سے کی لیکن پہلے شکست ہوئی۔

دریائے نیل:۔ ۱۸ھ یہ زمانہ عمرؓ کا ہے عرب میں قحط آیا دریا نیل سے ۶۹ لمبی نہر نکال کر نیل کو بحر احمر سے ملادیا گیا۔

یہ کام چھ ماہ میں تکمیل ہوا۔ پہلے ہی سال میں جہاز غلّہ لے کر بحرہ قلزم پہنچا۔ اور غلہ کی سپلائی کیلئے کافی سہولت ہو گی۔

نہر سویز کا تخیل:۔ عمرو بن العاصؓ مصر کے گورنر تھے ان کو خیال آیا کہ بحرہ احمر اور بحرہ روم کو بیچ سے خاکنائے سویز بنایا جائے۔ اس طرح دونوں سمندروں کو ملادیا جائے۔

اسکندریہ:۔ مصر میں اسکندریہ کی بندرگاہ ہے۔ وہاں سے عرب کے سمندری جہاز قسطنطنیہ اندلس شمالی افریقہ اور یورپ جاتے تھے۔

عہد عثمانی:۔ عثمان بن عفانؓ کے زمانہ میں جہاز رانی کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ امیر معاویہؓ شام اور مصر کے گورنر تھے۔ علاء بن الحضرمی بحرین کے گورنر تھے۔ رومیوں کے مقابلے میں

بحیرۂ روم میں عربوں کا بحری حملہ :- بحر روم اس بحری حملہ کیے گئے حملوں کا آغاز ۲۸ھ سے ہوا اس سال قبرص (سائپرس) عربوں نے حملہ کیا۔

شاہی بحری فوج کے حضرت امیر معاویہؓ اور مصری بحریات کے عبداللہ بن سعد ابی سراح امیر تھے۔ رفتہ رفتہ عربوں نے بحرہ روم کے اکثر جزیروں پر قبضہ کرلیا۔

بحرہ ہند میں عربوں کا حملہ :- علا ابن حضرمی کے بعد حضرت عمرؓ نے عثمان بن ابی العاص ثقفی کو عمان و بحرین کا گورنر مقرر کیا۔ عثمان نے اپنے طرف سے اپنے بھائی حکم ابن العاص کو بحرین کی نیابت سپرد کی حکم نے ایک بڑا بحری بیڑا بنایا۔ اور ہندوستان کی سمت روانہ ہوا۔ اس وقت بمبئی کا کوئی وجود نہیں تھا۔ تھانہ تھا حکم کے بیڑے نے حملہ کیا۔ دوسرا حملہ بھروچ پر کیا۔ اس کا بھائی مغیرہ بن ابی العاص کو سندھ کی بندرگاہ دیبل (ٹھٹھ) پر حملہ کیلئے جہاز دے کر بھیجا۔

جہاز سازی :- مصر میں جہازوں کا کارخانہ تھا۔ بعد میں سواحل شام میں بھی قائم کیا گیا۔ امیر معاویہؓ نے یہ سب انتظام کیا تھا۔ جنادہ بن ابی امیہ ازدی المتوفی ۸۰ھ امیر معاویہ کے حکم

سے ۵۲ھ میں روڈس فتح کیا۔ اور وہاں پر عربوں کی نو آبادی قائم کی۔
سنہ ۵۴ھ جنادہ نے قسطنطنیہ کے پاس ارواد نام جزیرہ فتح کیا۔
عبدالملک بن مروان نے تونس میں جہاز سازی کا بڑا کارخانہ قائم کیا۔ عکا میں جہاز سازی عبدالملک کے زمانے تک قائم رہی ہشام اس کو بعد میں صور منتقل کیا۔ عہد عباسیہ میں افسر عبدالملک بن شہاب نے گجرات پر بحری حملہ کیا۔ اور ساحلی شہر باربد (بھاڑ بھوت) پہنچا۔

عرب کی سندھ میں آمد

مسلمانوں میں بیرونی قوموں کا ہندوستان میں دخول سب سے پہلے مسلمان عرب کا ہوا۔ خلیفہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں ایران۔ شام مصر کے بڑے حصے فتح ہو چکے تھے۔ ۱۵ھ ۶۳۶ء میں حکم ثقفی نے عمان بحرین کے گورنر عثمان کے اشارہ سے تھانہ (علاقہ بمبئی) پر حملہ کیا۔ بعد میں بھروچ پر بھی حملہ کیا۔ اس زمانے میں مغیرہ نے دیبل (دیول سندھ کی بندرگاہ) پر حملہ کیا۔ اس زمانے میں حکم ابن جبلہ نے ہندوستانی سرحدات کا معائنہ کیا۔
خلیفہ علیؓ کے زمانہ میں حارث عبدی ہندوستانی سرحدات کا انتظام کئے۔ سنہ ۴۴ھ ۶۶۴ء میں امیر معاویہؓ نے مہلب ابن ابی صفرہ

کو ہندوستان کی سرحدات پر حملہ کے لیئے بھیجا۔ خلیفہ ولید بن عبد الملک (بنی اُمیہ) کے زمانہ میں حجاج بن یوسف عراق کا حاکم تھا۔ اسکے تحت بلوچستان۔ مکران۔ سندھ کے سرحدات خلیفہ کے تحت تھے۔ اِس وقت اسلامی حکومت ایشیا، یورپ اور آفریقہ میں پھیلی ہوئی تھی۔ سری لنکا کا راجہ بھی خلیفہ کو ہدیہ دیا کرتا تھا۔ اور خلیفہ سے اچھے تعلق رکھا تھا۔ لنکا میں جو عرب تاجر رہتے تھے۔ ان کے انتقال کے بعد ان کے عورتوں کو راجہ نے پانی کے جہاز سے حجاج بن یوسف کے واسطے سے خلیفہ کے پاس روآنہ کیا۔ جب یہ عورتوں کا قافلہ پانی کے جہاز سے سندھ کے سمندر سے گذر رہا تھا۔ سندھ کے کچھ لیٹرے دیبل کے پاس ان کو لوٹ لیا۔ حجاج بن یوسف نے راجہ داہر سے احتجاج کیا۔ راجہ نے کہا وہ ان لیٹروں کی تنبی نہیں کر سکتا۔ حجاج نے پہلے عبد اللہ کو بھیجا۔ لیکن وہ مارے گئے۔ پھر بدیل بجلی کو روآنہ کیا گیا۔ گھوڑے کی ٹھوکر سے مارے گئے۔ اس کے بعد حجاج بن یوسف نے اپنے داماد محمد بن قاسم جس کی عمر صرف ۱۷ سال تھی۔ سندھ پر حملہ کے لیئے روآنہ کیا۔ فوج زمین سے اور سمندر دونوں طرف سے بھیجی گئی۔

محمد بن قاسم ۹۲ھ ۷۱۱ء شیراز کے راستے سے ہوتے ہوئے۔ سندھ کی سرحد پر جا پہنچا۔ محمد بن قاسم نے سندھ میں فتح حاصل کی۔ تین برس کے اندر کشمیر کی سرحد سے لیکر کچھ تک سمندر (بحرہ عرب) کی سرحد۔ مالوہ۔ راجپوتانہ۔ مارواڑ دریا سے راوی کے کنارے تک فتح کر لیا۔ ۹۶ھ ۷۱۴ء میں ولید نے وفات پائی۔ سلیمان خلیفہ ہوا۔ اس خلیفہ کو محمد بن قاسم اور دوسرے عہدار جو سندھ پر تھے پسند نہیں کرتے تھے۔ اس لیے سلیمان نے محمد بن قاسم اور دوسرے عہدداروں کو عراق بلا کر قید کر دیا۔ اور سازش کے جرم میں ان سب کو مار دیا گیا۔

محمد بن قاسم کے بعد جنید حاکم سندھ ہوئے۔ جنید کے بعد تمیم اور حکم بن عوانہ کلبی حاکم سندھ ہوئے۔ حکم کے ساتھ محمد بن قاسم کے فرزند عمر بن محمد بن قاسم سندھ آیا۔ حکم نے سندھ میں ایک شہر محفوظہ کے نام سے بسایا۔ عمر بن محمد بن قاسم نے بھی ایک شہر منصورہ کے نام سے بسایا۔ ۱۳۲ھ ۷۴۹ء میں خاندان عباسیہ عروج میں آیا۔

سندھ پر عربوں کی حکومت کے زوال کے کئی اسباب تھے

(۱) خلیفہ کا کنٹرول ٹھیک نہیں رہا۔

(۲) یمنی اور حجازی باشندوں میں اختلافات پیدا ہوئے۔ اور آپسی جھگڑے بڑھتے گئے۔

(۳) آخری سالوں میں شعیت کا عروج ہونے لگا۔ ۱۰۲۵ء ۴۱۶ھ میں محمود غزنوی کے حملہ کے بعد عربوں کا سندھ پر اقتدار ختم ہو گیا۔ سندھ کے لوگوں پر عرب کے کافی اثرات رہے محمدؒ بن قاسم نے برہمن وزیروں کو جو راجہ داہر کے زمانہ میں خدمات انجام دے تھے کثیر تعداد میں اُن کو خدمت پر برقرار رکھا۔ عہدہ دار جو راجہ داہر کے زمانے میں تھے۔ اُن کو خدمت پر رکھا۔ اس زمانہ میں عربوں نے ہندی زبان سیکھی اور بہت سے کتابوں۔ ریاضی۔ طب اور فلسفہ کا ترجمہ کیا یہاں تک کہ بہت سے ہندو، طبیب بغداد میں تعین کیے گئے۔ عربوں نے نظام حکومت بڑی ترتیب سے کیا۔ عرب ہندوستانیوں میں بہت مل گئے۔ جب تک عرب کی حکومت سندھ پر رہی عوام بڑی خوشحال اور امن سے زندگی بسر کئے۔ عرب جو اسلام لائے اور حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین کے زمانہ میں فتوحات کا سلسلہ جاری رہا۔

محمدؒ بن قاسم کے سندھ پر حملے سے پہلے ہی عرب کے تجارتی

تعلقات سندھ سے تھے۔ ولید بن عبدالملک اور چند زندہ رہتے

تو شاید عرب کے فتوحات کا سلسلہ شمال مشرق اور جنوب کے طرف

ہوتا۔ محمد بن قاسم نے قدیم نظام مالگزاری قائم رکھا۔ افسروں کو

ہدایت دی گئی تھی کہ لوگوں پر ظلم نہ کریں۔ ہندوں کے لیے علیحدہ

عدالتیں قائم کی گئی تھیں تاکہ اُن کے شاستروں کے بناء پر عمل کریں

کاشت کاروں کو سہولت دی گئی تھی۔ عرب کے سندھ پر حکومت

کے بعد بھی سندھ سے عرب کے تجارتی تعلقات جاری رہے۔

یمنی نژاد عرب کا سلسلہ جنوب مغرب ہندوستان اور جاوا و سماٹرا

سنہ ۷۱۱ء سے یعنی محمد بن قاسم کے سندھ پر حملے سے پہلے ہی یمنی عرب

(خاص کر حضر موت) سے جنوب مغرب ہندوستانی ساحل کیرالہ

بغرض تجارت آیا کرتے تھے۔ عرب حضر موت (جو یمن کے جنوب میں

واقع ہے) سایہ (کشتی جس پر پردے لگے ہوتے ہیں اور ہوا سے چلتی ہے)

میں کیرالہ آیا کرتے تھے۔ کیرالہ میں انہوں نے قیام بھی کیا۔ اور شادیاں

بھی کیں۔ اب بھی ان کی نسل کیرالہ میں موجود ہے۔ ان کے نام اکثر

عربی ٹائپ میں ہوتے ہیں یعنی محمدؐ۔ ابوبکرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ

وغیرہ یہاں تک کہ یہ نسل کے لوگ شافعی مسلک پر چلتے ہیں۔

بہت سے عرب کیرالہ میں قیام کرتے اور بہت سے وہاں سے جاوا سماٹرا (انڈونیشیا) بہ غرض تجارت سفر کرتے حبیب علوی بن محمد بن سہل الجفری ملبار اور کالی کٹ سنہ ۱۸۳ء میں اپنے ماموں کے پاس آگئے جو عرب جاوا۔ سماٹرا گئے انہوں نے وہاں پر شادیاں کیں۔

اور بہت سے وہاں پر مقیم ہو گئے۔ ان مقامات پر اسلام کی تبلیغ کا سہرا انہیں یمنی عرب (خاص کر حضر موت سے) کے سر ہے ان عربوں کی آمد سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان کا بحری راستہ سب سے پہلے عرب دریافت کر چکے تھے۔

سادات کا دخول ہندوستان و حیدرآباد دکن میں اکثر سادات یمن سے آئے

جناب حبیب صالح بن علوی آصف جاہ ثالث سکندر جاہ بہادر کے زمانہ میں حیدرآباد آگئے آصف جاہ ثالث سکندر جاہ بہادر کا عرصہ 1803ء سے 1829ء کا ہے۔ جناب حبیب صالح بن علوی کا تقرر بحیثیت جمعدار ہوا۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند حبیب عبداللہ بن صالح جمعدار ہوئے

یہ زمانہ سر سالار جنگ اول کا ہے۔ سر سالار جنگ اول حبیب عبداللہ بن صالح کو بہت پسند کرتے تھے۔ کئی ایک بار سر سالار جنگ اول نے جناب حبیب عبداللہ بن صالح سے مشورہ کیا۔

جناب عبداللہ بن علی عولقی جمعدار المخاطب مقدم جنگ بھی اسی زمانہ میں موجود تھے۔ عبداللہ بن علی عولقی حبیب عبداللہ بن صالح کا بہت احترام کرتے تھے۔ حبیب بن الشیخ ابوبکر بن سالم المخاطب حبیب یار جنگ میر عثمان علی خان آصف جاہ کے باڈی گارڈ رہے اور جمعیت نظام محبوب میں فوج کے کمانڈنگ آفسر رہے۔

ابوبکر بن سالم کے فرزند حبیب علی بحیثیت کرنل فوج میں کام انجام دے۔ حبیب احمد بن علوی العیدروس حضرموت سے حیدرآباد آئے۔ یہ میر محبوب علی خان آصف جاہ کے زمانے میں آے۔ یہ بہت ہی ولی صفت آدمی تھے۔ انکے چار لڑکے تھے۔

(۱) حبیب محضار بن احمد بن علوی

(۲) حبیب علی بن احمد بن علوی

(۳) حبیب عبدالقادر بن احمد بن علوی

(۴) حبیب محمد بن احمد بن علوی

حبیب محضار ۔ حبیب علی ۔ حبیب محمد یہ تینوں بارکس رجمنٹ میں صوبیدار تھے ۔ حبیب عبد القادر بن احمد علوی بھی صوبیدار میجر تھے ۔ بعد میں بارکس رجمنٹ کے کمانڈنگ آفسر رہے ۔

میر عثمان علی خان آصف جاہ کے پاس پیشی میں رہے ۔ حبیب احمد بن عبد القادر العیدروس بریگیڈیر حیدرآباد آرمی میں رہے ۔

حبیب عثمان بن احمد بن عبد القادر العیدروس پیدائش حیدرآباد کی اور عرصہ تک عدن (جنوبی یمن) میں ڈپٹی آفیسر رہے اور اب وہ حیدرآباد میں مقیم ہیں ۔ السید ابوبکر بن احمد حسین بن عبد اللہ بن الشیخ پیدائش تریم (جنوبی یمن) حضرموت سے دولت آباد (ضلع اورنگ آباد مہاراشٹرا) آئے ۔ اور وہاں پر ہی ان کی وفات ۱۷۴۵ء میں ہوئی ۔

السید احمد بن عبد اللہ بن احمد (935 سے 974ھ) ایک بہت بڑے عالم تھے ۔ ہندوستان میں سورت (گجرات) تشریف لائے ۔ جہاں آپ کے ماموں جناب سید جعفر الصادق بن علی بن زین العابدین العیدروس سے ملاقات کی پھر حیدرآباد تشریف لائے ۔ حیدرآباد میں آپ کے بہت سے شاگرد ہوئے ۔

سید جعفر الصادق بن علی زین العابدین (۹۹۷ - 1064ء)

انہوں نے اشاعت علم کی اور فارسی کی تعلیم دی۔ موصوف حاکم دکھن ملک عنبر کی حکومت میں رہے وہ دکھن کی حکومت کو پسند کیئے۔ ملک عنبر کے انتقال کے بعد فتح خاں نے آپ کو پسند کیا۔

اپنے چچا محمد بن عبداللہ العیدروس کے انتقال کے بعد سورت واپس گئے۔ آپ دینی علوم۔ عربی حساب فلکیات اور اشعار میں مہارت رکھتے تھے۔

سید جعفر الصادق بن مصطفی ابن علی زین لعابدین عبداللہ الشیخ 1084 - 1142ھ آپ عالم اور قاید رہے۔ حرمین کی زیارت کے بعد سورت (گجرات) تشریف لائے آپ کے ہر مقام پر بہت سے شاگرد ہوئے۔ بہادر شاہ نے بھی آپ کے عزت کی۔ احمد بن الشیخ بن عبداللہ بن الشیخ 949 - 1024ھ اپنے والد کے پاس احمد آباد (گجرات) آئے۔

السید عبدالقادر بن الشیخ بن الشیخ بن عبداللہ بن شیخ بن عبداللہ العیدروس 978 - ۱۰۱۰ھ ہندوستان میں ہندوستانی ماں کے بطن سے ولادت پائے۔ جنکو بادشاہ وقت کی بیوی نے گود لیا تھا جن کا انتقال ۱۰۱۰ھ میں ہوا موصوف کی والدہ نہایت ذہین اور علم والی تھیں

السید مجاہد عبدالرحمٰن بن الزاہر بہت ہی بہادر اور جلیل القدر عالم تھے۔ پیدائش 1832ء اپنے بچپن کے دن ملبار میں تعلیم حاصل کئے اور کالی کٹ میں بھی رہے 1837ء میں مصر کو گئے۔ 1848ء میں سیلون (سری لنکا) گئے اس کے بعد مکہ مکرمہ گئے۔ اس کے بعد ہندوستان آئے سلطان حیدرآباد ناصرالدولہ آصف جاہ سے ملاقات کی اور فوج میں بحیثیت جمعدار (کرنل) مقرر کئے گئے۔ اس کے بعد میں ملازمت سے سبکدوش ہو کر کلکتہ گئے وہیں مقیم رہے۔ اس کے بعد اٹلی۔ جرمنی۔ فرانس۔ پھر ہندوستان سے ہوتے ہوئے ملایا گئے۔

عمر بن محمد بن حسین بن احمد تریم (جنوبی یمن) میں پیدا ہوئے۔ 979ھ میں ہندوستانی ساحل پر 1001ھ میں آئے۔ اور پھر احمدآباد (گجرات) میں قیام کئے۔ اس دور کی حکومت کے ذمہ داران سے مربوط رہے۔ حکومت کے افراد کے پاس اپنا بلند مقام حاصل کئے۔ آپ کا انتقال بھی وہیں پر ہوا۔

السید عبداللہ بن علوی بن حسن بن علی بن احمد بن صالح 1304ھ میں کلکتہ میں آئے تبلیغ فرمائے اور علم کو پھیلائے رنگون (برما) میں بھی آپ کے بہت شاگرد تھے۔

السید علی بن علوی بن محمدؒ ہندوستان میں ملک عنبر کے مشیر تھے۔ حبیب محمدؒ بن طاہر بن عمر بن ابوبکر بن علوی بن عبداللہ بن علوی 1273ھ میں تیدون (جنوبی یمن) میں پیدا ہوئے۔ یہ بڑے عالم تھے۔ 1305ھ میں حج کئے 1315ھ میں ہندوستان آئے حیدرآباد کے وزیراعلیٰ نے آپ کی عزت کی سادات سے متعلق یہاں پر مختصر بیان کیا گیا ہے۔ ان کی پوری تفصیل عربی میں لکھے ہوئے تین جلدیں۔ اس کا نام شمس الظہیرۃ (مولف الشریف عبدالرحمٰن بن محمدؒ بن حسین المشہور) سے معلومات ہو سکتے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن علی بن ابوبکر بن عبداللہ جس کا انتقال سورت میں ہوا۔ السید حامد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن السقاف سنہ 1308ھ میں سلطان عوض بن عمر القعیطی کے یہاں رہے آپ بہت جید عالم تھے۔ اپنے قیام حیدرآباد میں آپ لوگوں کے مختلف گروہوں کو وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے۔

السید ابوبکر بن حسین بیجاپور والے جن کا انتقال 1074ھ میں بیجاپور میں ہوا۔ ان کے مشایخ سے قاضی عبدالرحمٰن بن احمد شہاب الدین و عبداللہ بن شیخ العیدروس اور ان کے بیٹے

زین العابدین اور دوسرے افراد یمن کو بھی گئے ۔ اور ہندوستان کے علاقہ سورت گجرات میں وہاں ملک عنبر سے ملاقات کی پھر محمود بن ابراہیم عادل شاہ سے مربوط گئے ۔

نایط عرب کا دخول ہندوستان میں :۔ نایط عرب قوم ہے اس کی جمع ہے نوایط ہے اس قوم کا نسب نصر بن کنانہ سے بتایا گیا ۔ نوایط عرب کے مشہور اور شریف ترین قبیلہ سے بتایا گیا ہے اہل نوایط عربستان سے ہندوستان کی طرف ہجرت کئے ۔

عام روایت یہ ہے کہ نوایط حجاج بن یوسف اور خلیفہ ابوجعفر منصور کے زمانہ میں مدینہ منورہ سے بصرہ ہجرت کے اپنے سردار سید عبدالرحمٰن نایطی کی وفات (۷۵۲ھ) کے بعد بصرے سے ہندوستان کی طرف ہجرت کئے ۔ یہ عرب قبیلہ سات یا آٹھ کشتیوں پر بیٹھ کر ہندوستان کے جنوب مغربی ساحل پر اُترا ۔

اس زمانے میں عراق پر مشہور تاتاری بادشاہ سلطان ابوسعید خدابندہ (۷۱۶ھ - ۷۳۶ھ) کے پھوپھی زاد بھائی شیخ حسن بن حسین بیقابن ایدکان بن اباقا کی حکومت تھی جن سے ۷۳۶ھ سے ۷۵۸ھ

تک حکومت کی تھی۔ تاتاری شیعہ مذہب اختیار کر چکے تھے۔ بعض شیعہ حکمرانوں نے قبیلہ نوایط پر سختی کی اور ان کی شیعہ مذہب اختیار کرنے کہا گیا۔ یہ قبیلہ مجبور ہو کر ہندوستان کی طرف ہجرت کیا یہ قبیلہ نایت کے مقام سے آیا تھا۔ یہ نایتی کہلانے لگا۔ بعد میں اہل نوایط نے ت کو ط سے بدل کر نایطی لکھنا شروع کیا۔

بعض میں روایت ہے کہ یہ خاندان حجاج بن یوسف کے ظلم سے تنگ آکر بصرہ سے ہندوستان ہجرت کئے۔ یہ خاندان مدراس اور دکن کے حصوں میں پھلا پھولا۔

عرب کی آمد گجرات میں

:- 1025ء سے قبل ہی عرب گجرات میں آباد تھے۔ جوناگڑھ کے نواب پوربندر کے مہاراجہ بھاونگر کے مہاراجہ۔ گونڈل کے مہاراجہ بھگوت سنگھ۔ بھگرا کے مہاراجہ۔ جیت پور کے مہاراجہ اور مختلف رجاوں کے پاس عرب بحیثیت نگران کار محلات۔ خزانہ اور سپاہیوں کی ملازمت اختیار کئے ہوئے تھے۔

ان عرب کی شجاعت۔ کردار اور ایمانداری کو وہاں کے نوابوں اور مہاراجاؤں نے بہت پسند کیا۔ صرف جوناگڈھ میں

اس زمانہ میں تقریباً ایک ہزار عرب کے مکانات تھے کئی عرب خاندان جوناگڈھ اور دوسرے مقامات پر آباد ہوگئے۔ موجودہ دور میں بھی ان مقامات پر یمنی نژاد کے کئی باشندے آباد ہیں۔ جوناگڈھ۔ جام نگر۔ پوربندر۔ بھاونگر۔ راناواو۔ بکسرابھیانی ادیپلٹا۔ دھراجی۔ جیت پور۔ بڑودہ۔ دریا دیوٹی۔ بلاول بندر بھوج۔ جیت بھاڈویلا۔ امریلی۔ گونڈل۔

گجرات میں موجودہ دور میں یمنی نژاد کے یہ قبایل موجود ہیں۔ بازہر۔ الیافعی۔ الکیثری۔ عمودی۔ باوزیر۔ الجلّل۔ یاسمیر العیدروس۔ بن حیدرہ۔ جابری۔ قحطان ان کے علاوہ اور دوسرے قبایل بھی ہیں۔ سورت احمد آباد' اور گجرات کے کئی علاقوں میں عرب یمنی نژاد کے لوگ موجود ہیں۔

عربوں کے گجرات میں معاشی مسائل:۔ یہ تمام یمنی نژاد عرب باشندے معاشی مسائل سے دوچار ہوئے۔ ان میں کچھ گنے چنے لوگ تجارت کی طرف مائل ہوئے۔ اکثریت نوابوں اور مہاراجاوں کے پاس ملازم تھے۔ جب ان نوابوں اور مہاراجاؤں کا دور ختم ہوگیا۔

اکثریت طبقہ بے روزگار ہوگیا۔ انکی معاش کم ہونے کی وجہہ سے اپنے بچوں کو زیادہ تعلیم نہ دلا سکے۔ اور محدود معاش کی بناء پر تجارت بھی نہ کرسکے۔ اکثر طبقہ چھوٹے ملازمتوں اور چھوٹے کاروبار میں مشغول رہا۔ ان کی نسل در نسل گجرات میں پیدا ہوئے۔ اس سے اکثریت طبقہ گجراتی لکھنا پڑھنا اچھی طرح سے واقف ہوئے۔

الکثیری خاندان کا دخول ہندوستان میں
غالب بن محسن الکثیری

یمن سے غالب بن محسن الکثیری 1246ھ 1830ء میں حیدرآباد دکن آئے ان کے آنے سے پہلے حیدرآباد میں ان کے اقارب آچکے تھے۔ ناصر الدولہ آصف جاہ کے زمانے حکومت میں ان کو جمعدار مقرر کیا گیا۔ عبداللہ بن علی عولقی کے تعاون سے غالب بن محسن الکثیری ناصر الدولہ آصف جاہ کے وزیر سے ملاقات کی اور تعاون حاصل کیا ان کے آنے سے قبل ہی کافی یافعی عرب قبائل حیدرآباد میں موجود تھے۔

ان سب کی سرپرستی جناب عمر بن عوض بن عبداللہ القعیطی کرتے تھے۔ غالب بن محسن الکثیری 1272ھ میں حضرموت (یمن) واپس چلے گئے ان کی شجاعت۔ کردار۔ اور ایمانداری کو بادشاہ وقت نے بہت پسند کیا۔

قعیطی خاندان اور ان کیساتھ یمنی عربوں کی آمد ناگپور، جوناگڈھ میں پھر حیدرآباد، دکن میں آمد خدمات

جناب عمر بن عوض القعیطی جو کہ 1775ء 1189ھ میں شیام (یمن) میں پیدا ہوئے۔ چودہ سو عرب کے ساتھ 1207ھ 1792ء بغرض ملازمت مہاراجہ راسا ناگپور (مہاراشٹرا) حضرموت سے آئے ان کی شجاعت۔ کردار اور ایمانداری مہاراجہ آف ناگپور کو بہت پسند آئی۔ مہاراجہ نے سب عربوں کو اپنی فوج میں بھرتی کیا۔ اور ان کا قائد جناب عمر بن عوض القعیطی کو بنایا۔

اس زمانہ میں مہاراجہ کے پاس۔ عرب۔ مرہٹہ اور سکھ سپاہی تھے۔ کافی عرصہ تک یہ عرب راجہ کا ساتھ دیتے رہے ان عربوں کو نہ صرف فوج بلکہ محلات۔ خزانوں پر نگران کیلئے

مامور کیا گیا۔ یہ وہ زمانہ ہے جب ہندوستان میں چاروں طرف انگریزوں کا دور دورہ تھا۔ ہر طرف ابتری پھیلی ہوئی تھی۔

ان حالات میں عربوں نے بڑی دلیری سے راجہ کا ساتھ دیا۔ جب راجہ ناگپور نے انگریزوں سے مجبوراً معاہدہ کرلیا۔ تو سب عرب اپنے قاید عمر بن عوض القعیطی کے ساتھ جوناگڈھ کے نواب کے پاس چلے گئے۔ وہاں کے نواب نے سب عربوں کو بہت پسند کیا۔ اور اپنے پاس اچھے مقامات پر مامور کیا۔ یہاں عرب کافی عرصہ تک مقیم رہے۔

بموجب کتاب "صفحات تاریخ الحضرمی" مولف شیخ باوزیر صاحب جو عربی میں لکھی ہوئی ہے۔ 1246ھ 1830ء سے قبل ہی عمر بن عوض القعیطی حیدرآباد آچکے تھے۔ اور سب یافعی خاندان کی سرپرستی کیا کرتے تھے۔

نواب ناصرالدولہ آصف جاہ کے زمانہ میں وزیر اعظم چندولال (یہ کشن پرشاد صدر المہام کے قرابت سے ہوتے ہیں) کی کوشش اور سرسالار جنگ اول کی دلچسپی سے کافی عرب جوناگڈھ سے لائے گئے۔ ان سب عربوں کو وہاں سے لانے کے لیئے عمر بن عوض لقعیطی نے سرپرستی کی۔ اس زمانہ میں حیدرآباد اور مختلف رجواڑوں میں

عجیب تذبذب کا دور تھا۔ انگریزوں کا ہر طرف دور دورہ تھا۔ کئی مقامات پر حالت بے قابو سے ہو گئے تھے۔ شر انگیزیاں اور افراتفری کا عالم تھا۔

انتظامی حالات اور بے چینیاں دور کرنے کے لیئے حکومت کو قابل بہادر اچھے کردار اور ایمانداروں کی ضرورت تھی۔ چندولال نے ناصر الدولہ آصف جاہ سے اجازت حاصل کر کے عربوں کا انتخاب فرمایا۔

عرب اس زمانہ میں بحیثیت سپاہی (فوجی) بھرتی کیئے گیئے ان کو بحیثیت نگران کار شاہی محلات خزانوں اور اہم مقامات پر مامور کیا گیا۔ عمر بن عوض القعیطی کو ان سب عربوں کا جمعدار مقرر کیا گیا۔

افضل الدولہ آصف جاہ کو عمر بن عوض القعیطی کی شجاعت کردار، ایمانداری بہت پسند آئی۔ اس لیئے ان کو جان باز جنگ اور شمشیر الدولہ کا خطاب عطا کیا گیا۔

جناب عمر بن عوض القعیطی فن سپاگیری سے اچھی طرح واقف تھے۔ انکے اچھے کارنامہ پر افضل الدولہ آصف جاہ نے سٹے پلی (شکار بیڈی)

گھن پور اور سیون گاؤں جاگیر میں عطا کئے۔ ان کی تنخواہ ماہانہ پانچ ہزار روپے۔ دو ہزار چار سو عرب سپاہی اور ایک ہزار گھوڑے دیئے۔ ریاست حیدر آباد کے شمال مشرق کے سارے علاقہ کی نگرانی اور ذمہ داریاں عمر بن عوض القعیطی کے تحت دیئے گئے۔

عمر بن عوض القعیطی کے بعد ان کے فرزند عوض بن عمر القعیطی جو ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ بعد میں مکلّہ اور حضر موت (جمہوریہ یمن) کے سلطان ہوئے۔ ان کو بھی سلطان نواز جنگ شمشیر الدولہ شمشیر الملک کا خطاب دیا گیا۔ ان کے بھائی صالح بن عمر القعیطی کو برق جنگ، برق الدولہ کا خطاب دیا گیا۔

عمر بن عوض القعیطی کے پانچ فرزند تھے۔

(۱) محمّد

(۲) صالح

(۳) عبدُاللہ

(۴) عوَض

(۵) علی

محمدؐ ایک بیوی سے تھے۔ اور صالح ایک بیوی کے تھے۔ عوض، عبداللہ، علی

ایک بیوی سے تھے۔ سلطان عوض بن عمر القعیطی کے بعد ان کے فرزند غالب بن عوض القعیطی سلطان بنے[1] (یہ دوسرے سلطان غالب بھی عوض کے چچا تھے) چوتھے سلطان صالح بن غالب القعیطی سلطان مکلّہ ہوئے۔ سلطان صالح بن غالب القعیطی کو آصفجاہ نے نواب سیف نواز جنگ کا خطاب عطا فرمایا۔

(۱) پہلے سلطان عمر بن عوض بن عبداللہ القعیطی المخاطب جانباز جنگ شمشیر الدولہ 1255ھ 1282ھ (1839ء 1865ء) یہ شیبام حضرموت میں پیدا ہوئے۔ اور 1865ء (1282ھ) میں وفات پائے۔

(۲) سلطان عوض بن عمر القعیطی المخاطب شمشیر نواز جنگ۔ شمشیر الدولہ شمشیر الملک 1282ھ سے 1325ھ (1865ء 1907ء) یہ پہلے سلطان ہیں۔ 1866ء (1286ھ) میں شحر اور مکلّہ کے سلطان بنے۔

(۳) سلطان غالب بن عوض القعیطی جانباز جنگ ان کی موت 1922ء (1341ھ) میں ہوئی۔ ان کا زمانہ 1325ھ سے 1340ھ (1907ء 1921ء)۔

(۴) سلطان عمر بن عوض القعیطی المخاطب شمشیر نواز جنگ وفات 1936ء (1355ھ) ان کا زمانہ 1340ھ سے 1354ھ (1921ء

1935ء)۔

(۵) سلطان صالح بن غالب القعیطی سیف نواز جنگ 1354ھ سے 1375ھ (1935ء 1955ء)۔

(۶) سلطان عوض بن صالح القعیطی 1375ھ سے 1386ھ (1955ء 1966ء)۔

(۷) سلطان غالب بن عوض القعیطی 1386ھ (1966ء) سے سلطان غالب صرف سات ماہ حکومت کئے اس کے بعد جمہوریہ الیمن (جنوب یمن) بن گیا۔ بموجب کتاب آزاد حیدرآباد مولف مظفر بیگ ھزھائنس سلطان مکلہ و شحر آصف جاہ کی رعیت میں شمار تھے۔

خاندان القعیطی نے نظم جمعیت عروب اور عرب کو توالی کے استحکام کے لیئے بہت کوشش کئے۔ اکثر عربوں کی ملازمت کے وقت یہ لوگ تصدیق کیا کرتے تھے۔ سلاطین القعیطی کا ذکر اس لیئے کیا گیا ہے۔ چونکہ ان کے زمانہ میں کافی عرب حیدرآباد آئے اور اچھے درجے پائے۔

عبداللہ بن علی عولقی جمعدار :۔ یہ بھی حضرموت (یمن) سے حیدرآباد، دکن آئے تھے۔

یہ زمانہ ناصر الدولہ آصف جاہ افضل الدولہ اور میر محبوب علیخان کا بچپن کا زمانہ دیکھا۔ ان کی شجاعت۔ کردار، ایمانداری حکومت کے ساتھ دیکھ کر افضل الدولہ آصف جاہ نے ان کو مقدم جنگ کا خطاب عطا فرمایا۔ ان کی بہادری سے خوش ہو کر افضل الدولہ آصف جاہ نے ان کو ناگر کرنول۔ نارائن پیٹ کلواکرتی۔ گرمٹکال اور پدا پلی جاگیرات عطاء فرمایا۔ جس وقت میر محبوب علی خان آصف جاہ کا بچپن تھا۔ انکی نگرانی دیکھ بھال عبداللہ بن علی عولقی مقدم جنگ کیا کرتے تھے۔

عبداللہ بن علی عولقی فوجی ڈریس کے قائل نہیں تھے۔ وہ عربی لباس لنگی۔ کرتا۔ کوٹ کو ترجیح دیتے تھے۔ عرب کے پاس ہتھیار کھلی تھی۔ وہ ہمیشہ اپنے ساتھ جنبیہ۔ نمچہ۔ تلوار رکھتے تھے۔ شاہی محلات۔ خزانہ دوسرے اہم مقامات پر نوکری کے دوران بندوق ساتھ رکھتے تھے۔

جس طرح عمر بن عوض القعیطی کو ریاست حیدر آباد کے شمال مغربی علاقہ نگرانی کے لیئے دئے گئے تھے۔ اس طرح عبداللہ بن علی عولقی کو مقدم جنگ کو ریاست حیدر آباد کے جنوبی علاقہ پر

نگرانی اور کنٹرول کرنے کے لیئے مامور کیا گیا تھا۔ ان کی دیوڑھی
میں ہمیشہ چار سو عرب ہتھیار سے لیس تیار رہتے تھے۔
عبداللہ بن علی عولقی مقدم جنگ کی دیوڑھی قاضی پورہ
(حیدر آباد) میں تھی لیکن اب ویران ہوگئی۔ اور وہاں پر دوسرے
مکانات تعمیر کئے گئے۔ ایک قبرستان بھی عبداللہ بن علی عولقی
کے نام سے موسوم کیا گیا۔ جہاں ان کی تدفین کی گئی۔
ان کا انتقال 1284ھ (1867ء) میں ہوا۔ ان کے بیٹے
محسن بن عبداللہ بن علی عولقی جانشین ہوئے۔ یہ بھی زیادہ دن
زندہ نہیں رہے اس طرح ان کا خاندان کا کوئی نشان باقی نہ رہا۔
ان کے اپنے زمانہ کے بڑے شجاعت کے کارنامے رہے اور
یہ آصف جاہی خاندان کے استحکام کے لیئے کئے گئے تھے۔

عراق اور مسقط سے عربوں کا ہندوستان میں دخول۔

بہت سے عرب عراق اور مسقط سے بھی حیدر آباد، دکن آئے
دوسرے بہت سے نظم جمعیت عرب اور جمعیت نظام محبوب میں
ملازم رہے۔ سادات بھی عراق سے ہندوستان آئے۔ اور

کئی اولیاء کرام کا بھی دخول ہندوستان میں عراق سے رہا۔ بصرہ (عراق) سے بھی عرب حیدرآباد دکن آئے۔

جو عرب بغداد سے آئے انہوں نے اپنے نام سے آخر میں بغدادی لکھنا شروع کیا۔ جو بصرہ سے آئے اپنے نام کے بعد بصروائی لکھنا شروع کئے۔ جو عرب سے مسقط سے آئے اپنے نام کے بعد مسقطی لکھنا شروع کئے۔ جو عرب مکہ مکرمہ سے آئے وہ اپنے نام کے بعد مکی لکھنا شروع کئے۔ صومالی باشندے صومالی لکھنا شروع کئے۔

یمنی عرب کی آمد حیدرآباد دکن (نظام اسٹیٹ) میں

عرب کا دخول کا سلسلہ حیدرآباد، دکن میں سکندر جاہ آصف جاہ ثالث کے زمانے سے شروع ہوا۔ حبیب صالح بن علوی بھی سکندر جاہ کے زمانے میں حیدرآباد آئے تھے۔ ان کو بحیثیت جمعدار تعین کیا گیا۔ اور ان کے تحت کافی عرب تھے۔ جو مختلف محلات اہم مقامات پر مامور کئے گئے تھے۔

ناصر الدولہ آصف جاہ کے زمانے میں نامور جمعدار عبداللہ بن علی علولقی اور سلطان عمر بن عوض القعیطی موجود تھے۔

ریاست حیدرآباد کی بیرونی اور اندرونی نگرانی یہ ہی دو جمعدار کیا کرتے۔ افضل الدولہ آصف جاہ کے زمانے میں عربوں کا دخول اور زیادہ ہوگیا۔

ونپرتی (یہ تعلقہ ضلع محبوب نگر آندھرا) گدوال (تعلقہ محبوب نگر) آتماکو (تعلقہ محبوب نگر آندھرا) یہ تینوں رجواڑے تھے۔ ان کی اندرونی حکومت تھی۔ اور ان سب راجاؤں کے پاس محلات اہم مقامات خزانوں اور فوج میں عرب مامور تھے عرب کی شجاعت۔ دلیری۔ ایمانداری کو سب راجاؤں نے پسند کیا۔ یہاں تک بعض راجاؤں نے عربوں کو زمینات بطور جاگیر دئے۔ اور عربوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔ ان رجواڑں میں عرب مقامی لوگوں سے ہل مل گئے تھے۔ ان سب عربوں نے اپنا بہت ہی اچھا مقام اور ریکارڈ پیدا کیا۔

1875ء سر سالار جنگ اول کی کوشش پر تقریباً چار سو عرب ونپرتی (تعلقہ ضلع محبوب نگر آندھرا) کی رانی کے پاس سے میسرم منکال جو حیدرآباد کے جنوب میں تقریباً 19 کلومیٹر پر ہے منتقل ہوئے۔

چار سو عرب اور چار سو روہیلے کمپنی ونپرتی سے میسرم منکال منتقل ہوئے۔ ان سب کی ایک رجمنٹ اعلیٰ حضرت میر محبوب علی خان آصف جاہ کے نام سے موسوم کی گئی۔ چونکہ میسرم منکال سے لنگ کوٹھی (جو عابڈ سے قریب ہے) حیدرآباد کا دور فاصلہ تھا۔ اس لیے یہ رجمنٹ 1885ء میں چندرائن گٹہ کے جنوب مشرق ۲ یا ۳ فرلانگ کے فاصلہ پر میدانی علاقہ میں منتقل کی گئی۔

رجمنٹ کے عہدہ داروں اور سپاہیوں کو زمین مفت دی گئی۔ اور یہ لوگ اپنے ذاتی مکانات کی تعمیر کر لیئے۔ پھر بعد میں ان مکانات کا رجسٹری ہر ایک نام پر کروا دی گئی۔ مٹی کی دیوار دیسی کیلو سے بڑے نظام کے ساتھ ان مکانات کی تعمیر کرلی گئی۔ عہدہ داروں کے مکانا علیحدہ بن گئے۔ اور سپاہیوں کے مکانات علیحدہ بن گئے۔

1885ء میں دو فوجی بیارکس ایک آفس ایک اسٹور روم دواخانہ، کواٹر گارڈ اور فوجی سامان کے لیئے علیحدہ کمرے، ہتھیار بارود کے لیئے علیحدہ کمرے پختہ سرکاری جانب سے تعمیر کئے گئے۔ 1885ء میں ہی یہ رجمنٹ باقاعدہ بنائی گئی۔

پہلے سالار جنگ اول نے آصف جاہ کو تجویز پیش کی کہ ایک

ہزار عرب پلٹن بنائی جائے ۔ آصف جاہ نے قبول فرمایا ۔ عوض بن سعید ابی الیل اس زمانہ میں افریکن کیولری گارڈ میں لفٹنٹ تھے یہ جمعیت ان کے حوالے کی گئی ۔ اور میسرم میں ان کی رجمنٹ کا ہیڈ کوارٹر بنایا گیا ۔

بموجب سوانح افسری جلد اول سالار جنگ ثانی کی تجویز یہ جمعیت افسر جنگ کے تفویض کی گئی ۔ گولکنڈہ بریگیڈ کے تقرر کے بعد جب فوجی اصلاح اور فورس کی ترقی خاص درجہ پر پہنچی تو جمعیت میسرم کو باقاعدہ بنانے کا کام کیا گیا ۔ یہ جمعیت عوض بن سعید ابی الیل جانثار یار جنگ کے حوالے کی گئی ۔

1302ھ میں اس رجمنٹ کو باقاعدہ بنایا گیا ۔ فوجی اصطلاح میں اس مقام کا نام میسرم لائن رکھا گیا ۔ جو بعد میں جمعیت نظام محبوب کے نام سے موسوم ہوئی ۔ جو فوجی بیارکس بنائے گئے تھے ان کی عام بولی بارکس ہو گئی ۔ اور یہی سلسلہ نام کا ابھی تک برقرار ہے ۔ بارکس منتقل ہونے کے بعد سپاہیوں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ۔ اور رجمنٹ میں سپاہیوں کی تعداد بارہ سو نفوس پر پر ہو گئی ۔ اس میں 95٪ یمنی نژاد کے عرب تھے ۔

اس رجمنٹ کے کمانڈنگ آفسر اہم عوض بن سعید ابی الیل مرحوم تھے اور سکنڈ کمانڈنگ آفسر عبداللہ بن علی ابی الیل مرحوم تھے۔ نارائن ریڈی اجیٹن تھے۔ یہہ ونپرتی کی رانی سے قرابت رکھتے تھے۔ سعید بن عوض ابی الیل لفٹنٹ تھے۔ عبود بن عمر بلبل صوبیدار میجر تھے۔

جناب میر محبوب علی خان آصف جاہ عوض بن ابی الیل کی بہادری ایمانداری۔ شجاعت سے متاثر ہو کر جانثار جنگ کا خطاب عطا فرمایا۔ ان کا بہت ہی بڑا رتبہ تھا۔ ایسا خطاب آصف جاہی خاندان سے کسی کو نہیں دیا گیا۔ بارکس کے سب سپاہی شاہی محلات، خزانوں اور اہم عمارتوں پر نگرانی کے لیئے مامور کیئے گئے تھے۔

بارکس میں سپاہیوں کو نیفارم ڈریس مفت سپلائی کیئے جاتے تھے۔ ڈریس کے دھلوائی کے لیئے دھوبی مقرر تھے۔ سپاہیوں کی درجہ بندی تھی۔ سپاہیوں میں لانس نایک۔ نایک اور دوسرے درجہ میں حولدار۔ جمعدار۔ صوبیدار۔ صوبیدار میجر تھے۔ ترقیاں سب کو ان کے کارنامے اور صلاحیت اور سینیارٹی کی بنا پر دی جاتی تھی۔

بڑے عہدہ پر تقرر آرمی ہیڈ کوارٹرس سے ہوتا تھا۔ جمعیت نظام محبوب کے کمانڈنگ آفسر کا تقرر اعلحضرت کی منظوری سے ہوتے تھے۔ کمانڈنگ آفسر کے تحت سکنڈ کمانڈنگ آفسر، اجیٹن اور کمپنی کمانڈر ہوا کرتے تھے۔ حوالدار اور لے ناک سپاہیوں کی تنخواہ اور راشن دیا کرتے تھے۔

راشن میں چاول۔ گیہوں۔ دال۔ گھی۔ لکڑیاں۔ آلو وغیرہ سپلائی کئے جاتے تھے۔ یہ سپلائی ہر ایک ماہ میں دی جاتی تھی دوران ملازمت کسی سپاہی کا انتقال ہو جاتا تو اس کے لڑکے کو رجمنٹ میں ملازم رکھا جاتا تھا۔ لڑکوں کو سپاہیوں میں بھرتی کرنے کے لیئے عمر کم ہوتی ان کو لائین باؤنس میں رکھ لیا جاتا تھا۔ ان بچوں کو تعلیم دی جاتی تھی۔ آئیندہ چل کر یہ اچھے سپاہی ثابت ہوتے تھے۔

جمعیت نظام محبوب رجمنٹ نے سپاہی گیری اور فوجی تعلیم میں اعلیٰ درجہ کے نقوش پیدا کئے۔ یہاں ہی کے ٹرینڈ اسٹاف نے آرمی ٹریننگ سنٹر میں استاد کی حیثیت سے کام انجام دیئے۔ فٹ بال ٹیم بیسرم بارکس بہت مشہور تھی۔ اس ٹیم نے کئی مقابلے باہر والوں سے جیتے موجودہ فٹ بال گراونڈ جو پہلے حمایت صاحی گراونڈ

کے نام سے موسوم تھا۔ سیکل پولو کے چار مشہور کھلاڑی بارکس میں ہی تھے۔ رجمنٹ کے سپاہی اسپورٹ۔ رسہ کشی۔ ہاکی جمپ نشانہ بازی۔ کشتی رانی اور فن سپاگیری میں باہر سے مقابلہ کرتے اور کئی انعام حاصل کرتے موجودہ بارکس کی آبادی تقریباً اسّی ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ موجودہ دور میں مٹی کی عمارتیں دیسی کیلو ختم کئے جا رہے ہیں۔ ان کی جگہ پختہ مکانات آر۔سی۔سی اور انگریزی کیلو کے مکان تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ جو فوجی بیارکس آفس کواٹر گارڈ، دواخانہ اور دوسری عمارتیں اب سنٹرل ریزرو پولیس فورس کے تحت آچکے ہیں۔

جمعیت نظام محبوب کا یونیفارم

: اس رجمنٹ کو ڈریس کے علاوہ فل ڈریس سپلائی کیا گیا تھا۔ یہ اودھو رنگ کا ڈریس بہت ہی خوبصورت ہوا کرتا تھا۔ سر پر رومی ٹوپی جس پر جمعیت نظام محبوب کا مالوگرام لگا ہوا ہوتا تھا۔

دیگر فوج میں یہ رجمنٹ آسانی سے معلوم کی جاتی تھی۔ اس کے بٹن جو پیتل کے ہوتے سامنے اور شولڈر پر بھلے

معلومات ہوتے تھے۔ یہ ڈریس عموماً اعلیٰ حضرت کی سالگرہ پر پہنا جاتا تھا۔ اور اس رجمنٹ کی دعا یہ ترانہ جو بیاگ پائپ پر ترنم کے ساتھ بجایا جاتا تھا۔ انتہائی خوبصورت انداز ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خان آصف جاہ کی وصیت کے مطابق بارکس ہی کی رجمنٹ عربوں نے ہی ان کی تدفین کا انتظام کیا۔

تعلیم بارکس میں:۔ بارکس میں فوجی چھاونی کے دور میں دو مدارس تحتانیہ ایک لڑکوں کے لیئے دوسرا لڑکیوں کے لیئے تھے۔ جس میں چہارم تک تعلیم دی جاتی تھی۔ تعلیم مفت دی جاتی تھی۔ مدرسین رجمنٹ کے ملازمین ہی ہوتے تھے۔ چہارم کا بورڈ امتحان ہوتا تھا۔ یہ اسکول محکمہ تعلیمات سے مسلّمہ تھے۔

چہارم کی کلاس پاس کرنے کے بعد آگے تعلیم کے لیئے شہر دوسرے اسکولوں میں داخلہ لینا پڑتا تھا۔ بارکس میں بچے زیادہ تعلیم حاصل نہ کر سکے ان میں تین وجوہات ہو سکتے تھے۔

(۱) اس دور میں تعلیم عام نہیں تھی۔

(۲) چہارم پاس کرنے کے بعد شہر کے دوسرے اسکولوں میں داخلہ لینا پڑتا تھا۔ یہ اسکول بارکس کے فاصلہ پر تھے۔ جانے آنے کا مسئلہ روز بچوں پر نگرانی مسئلہ اور روز جانے آنے کے اخراجات کا بوجھ تعلیم اخراجات کا بوجھ۔

(۳) جو لڑکے جوانی پر آجاتے ان کو آسانی سے جمعیت نظام محبوب میں سپاہی کا کام مل جاتا تھا۔ لیکن اب یہ باتیں نہ رہیں والدین کو بھی بچوں کی تعلیم دلانے کی رغبت ہو گئی ہے۔ بچے بھی تعلیم کی طرف بہت رجوع ہو رہے ہیں۔ اب بارکس میں سرکاری اردو مدارس میں طلبات کو فوقانیہ میٹرک تک تعلیم دی جاتی ہے۔ بدقسمتی سے سرکاری مدارس میں مدرسین کی کمی ہے۔ خاص کر ریاضی۔ سائنس۔ انگریزی اور تلگو کے لیے حکومت اس بارے میں توجہ دیتی ہے۔ لیکن کم عوامی نقطہ نظر سے عوامی جستجو کا محسوس ہونا۔ ایک جبر ہو سکتا ہے۔

اعلیٰ حضرات میر عثمان علی خان آصف جاہ کے زمانے میں تعلیمات کے بڑے اسکالرس یہ محسوس کئے تھے۔ تعلیم مادری زبان میں میٹرک تک دی جائے۔ تاکہ بچوں کو سمجھنے

میں آسانی ہو ۔ دورہ حاضر میں یہ احساس کم ہو گیا ۔

اب والدین اپنے بچوں کو تعلیم کی طرف توجہ دے رہے ہیں ۔ الحمد اللہ اس وقت کافی بچے میٹرک انٹرمیڈیٹ اور گریجویشن کر چکے ہیں ۔ بعض فنی تعلیم بھی حاصل کئے ہیں ۔

بارکس کے قرب و جوار میں دینی مدارس بھی کام کر رہے ہیں ۔ مثلاً جامعہ الحسنات ۔ جامعہ دارالہدیٰ ۔ مدرسہ سبیل السلام مدرسہ الہیہ جمعیت الشافعیہ ۔ اسکول شباب کیٹی ۔ الفاروق ٹیکنیکل انسٹیوٹ جمعیتہ الیمنیہ بالطعند میں عربی تعلیم بھی دی جاتی ہے ۔

مجموعی اعتبار سے بہ نسبت ماضی حال میں کافی تبدیلیاں تعلیم کی طرف ہو گئی ہیں تعلیم کے ساتھ بھی فنی تعلیم کی طرف تھوڑی توجہ باقی ہے

دوسرے مدارس :۔ سات مدارس انگلش میڈیم کے چل رہے ہیں ۔ محکمہ تعلیمات سے مسلمہ ہیں ۔ ان میں چند مدارسوں میں میٹرک تک تعلیم دی جاتی ہے ۔ اور ان مدارس سے بچوں کی تعلیم میں اچھا اسٹانڈرڈ رہا ہے

عربی تعلیم :- اکثریت قرآن پڑھنا جانتے ہیں اور عام عربی سمجھ لیتے ہیں۔ اردو پڑھنا لکھنا جانتے ہیں کاش کے عربی بات چیت کا ماحول زیادہ ہوتا تو شاید یہ لوگ کبھی پیچھے نہ رہتے۔ یہی حال دوسرے یمنی نژاد باشندے جو سابقہ حیدرآباد نظام اسٹیٹ میں مقیم رہے رہا۔

معاشی مسائل :- بارکس ایک فوجی چھاونی تھی۔ جب تک نظام اسٹیٹ باقی رہا۔ یہاں کے باشندوں کے لئے کوئی معاشی مسائل نہیں تھے۔

حیدرآباد میں پولیس ایکشن ستمبر 1948ء کے بعد حیدرآباد آرمی ختم کردی گئی۔ پھر بھی میر عثمان علی خاں آصف جاہ نے اس میسرم لائن یا بارکس رجمنٹ کو صرفخاص (خانگی) میں ختم کرلیا۔ صرفخاص میں تنخواہ بہت ہی کم تھی معاشی مسائل پیدا ہونے لگے۔

میر عثمان علی خان آصف جاہ نے عرب کی شجاعت۔ کردار۔ ایمانداری کا خیال کرتے ہوئے۔ بہت سے نوجوان کو خانہ زادی میں لے لیا۔ اس طرح نظام نے معاشی۔ تعلیمی طبی۔ شادی بیاہ رہائش کی سہولت سے سرفراز فرمایا۔

جس سے کچھ طبقے کے نفوس کو سکون ملا۔ موجودہ آبادی کا خیال کرتے ہوئے۔ سوائے چند نفوس کے اور بہت سے معاشی مسائل سے دوچار ہیں۔ سرکاری ملازمت ملتی ہی نہیں۔ کاروبار کے لیے سرمایہ کی کمی ہے۔ اور ساتھ ہی تجارت کا تجربہ کم ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس بستی ان حالات میں بھی لوگ امن سے رہتے ہیں۔ چند لوگ یمن، سعودی عربیہ، خلیج کی طرف طلب معاش کے لیے سفر کیے اس سے بھی کچھ نفوس کے مسائل حل ہوئے۔

صحت اور صفائی

بلدیہ سے صفائی کا انتظام ہے۔ لیکن جیسا ہونا چاہیے نہیں ہے یہی مسلہ اطراف بلدہ کے دوسرے مقامات پر بھی ہے۔

بارکس اونچے مقام پر ہے گھر کھلے اور صاف ہیں مکانات ہیں جام اور انجیر کے درخت ہیں۔ ہوا صاف ہے چونکہ بارکس ہیں کوئی فیکٹری وغیرہ نہیں ہے۔ سرکاری دواخانہ ایلوپیتھی اور ایک سرکاری یونانی دواخانہ ہے۔ ان دواخانوں میں جیسا انتظام ہونا چاہیے نہیں ہے۔ خانگی ڈاکٹرس اور لیڈی ڈاکٹرس ہیں لیکن اکثر ایم، بی، ایس

ہی ہیں کوئی اسپشلیسٹ نہیں ہے۔ رات میں دونوں سرکاری دواخانہ بند ہوجاتے ہیں۔ اور جو ڈاکٹرز شہر سے آتے ہیں۔ وہ شام میں واپس چلے جاتے ہیں۔ اچانک کوئی حادثہ ہو جائے یا لیڈیز کے لیے ضرورت ہو تو دور فاصلہ پر شہر کے دواخانہ کو لے جانا پڑتا۔ اور یہ شہر کا فاصلہ مختلف خانگی دواخانہ کا ۷ یا ۸ کیلو میٹر دور پڑتا ہے۔ اس کے اخراجات کا بوجھ بھی پڑتا۔ اور پریشانی بھی ہوتی ہے۔ بلدیہ کے جانب سے دودھ گھر کھولا گیا ہے۔ جہاں بچوں کو پولیو وغیرہ کے ٹھیکہ دے جاتے ہیں۔ صحت اور صفائی کے اعتبار سے اور توجہہ درکار ہے۔

تہذیب اور تمدّن:- بارکس میں عربی تہذیب موجود ہے خواتین سختی سے پردے کی پابند ہیں۔ لوگوں کا رہن سہن عربی طریقہ پر ہے۔ بارکس میں عام طور پر مردوں کا لباس لنگی اور کرتہ ہے۔ لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم نہ ہونے کی وجوہات یہ ہیں

(۱) بارکس میں کوئی کالج نہیں ہے۔

(۲) شہر اور دور کے مقامات کو بھیجنے کے لیئے خاص کر لڑکیوں کو ان کی نگرانی اور اخراجات کا بوجھ ہے۔ پھر بھی لڑکیاں میٹرک تک اچھے درجہ

سے کامیابی حاصل کی ہیں۔ 99 فیصد لڑکیاں قرآن اور دینی علوم سے واقفیت رکھتی ہیں۔ گھروں میں کھانے پینے کا ماحول بھی عربی طریقہ پر ہے۔ ہر ایک اپنے عربی خاندان اور آباء و اجداد کی عربی تاریخ سے واقف ہے۔

عربی سادگی موجود ہے۔ سب آپس میں بھائیوں کی طرح ملتے ہیں۔ بزرگوں کا ادب برقرار ہے۔ بڑے درجے اور چھوٹے درجے کا سوال نہیں کئی ایک مقامات پر مل جل کر کھایا کرتے ہیں۔ مہمان نوازی عرب کی برقرار ہے۔ کوئی اجنبی ملنے آئے تو اپنے ساتھ لے کر کھایا کرتے ہیں۔

پبلک لائبریری:۔ بلدیہ حیدرآباد کی جانب سے ایک لائبریری قائم کی گئی ہے۔ یہاں پر روزانہ اردو اور انگریزی اخبارات آتے ہیں جس سے عوام کو سہولت ہو گئی ہے ہر روز کے حالات سے واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ یہ لائبریری اخبارات کے حد تک ہے۔ اس کا وقت بھی مختصر ہے۔ عوام کی جانب سے اگر کوئی عوامی لائبریری قائم ہو تو اس میں دینی کتابیں اور معلوماتی کتابیں رکھی جاتی تو عوام الناس کو اور زیادہ

فائدہ ہوسکتا ہے۔

سماجی بہتری اسکے لیے غیر سیاسی کمیٹاں تشکیل دی گئی ہیں جو حسب ذیل ہے۔

(۱) سبیل الخیر
(۲) مساجد کمیٹی
(۳) عرب ایجوکیشنل بورڈ
(۴) خیر سپلائینگ کمیٹی
(۵) جمعیۃ الیمنیہ بالھند
(۶) جمعیۃ الخیریہ
(۷) فٹبال السوسی ایشن
(۸) یوتھ اسوسی ایشن (۹) شباب کمیٹی

(۱) سبیل الخیر:۔

بارکس کے عوام کی جانب تقریباً ۴۲ سال قبل یہ ادارہ قائم کیا گیا۔ ہر گھر سے سالانہ کچھ چندہ لیا جاتا ہے۔ اور غریب لوگوں کے اموات کی تجہیز و تکفین اس ادارہ کی جانب سے کی جاتی ہے۔ اس کی بھی ایک باڈی بنادی گئی ہے۔ ہر تین سال میں انتخابات کرواکر صدر معتمد

خازن منتخب کیا جاتا ہے۔ اسی ادارہ کے تحت مدرسہ حفاظ اور عصری تعلیم کے لیئے مدرسہ خیر العلوم قائم کیا گیا ہے۔
مدرسہ حفاظ سے کافی تعداد میں بچے حفظ تکمیل کئے ہیں

(۲) **مساجد کمیٹی** :- بارکس کی مساجد کے لیئے کمیٹی موجود ہے جو مساجد کی نگرانی کرتی ہے۔ اس کمیٹی میں صدر، معتمد، خازن ہوتے ہیں۔

(۳) **عرب ایجوکیشنل بورڈ** :- یہ بورڈ عوام منتخب کرتی ہے۔ اس میں بھی صدر، معتمد، اور خازن ہوتے ہیں۔ یہ بورڈ سبیل الخیر کے تعاون سے قائم کیا گیا ہے۔ اس بورڈ کے تحت ایک اسکول خیر العلوم کے نام سے چل رہا ہے، جہاں لڑکے اور لڑکیوں کو عصری تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ مدرسہ محکمہ تعلیمات سے مسلمہ ہے۔

(۴) **خیر سپلائنگ کمیٹی** :- یہ کمیٹی عوام کو شادی بیاہ اور دوسرے تقاریب میں برتن پکوان کے لیئے اور دوسرے چیزیں خیمے، دیگچیاں اور فرشی وغیرہ۔ سپلائی کرتے ہیں۔ جسکا کرایہ عموماً دوسرے سپلائنگ کمپنیوں

سے بہت کم ہوتا ہے جس کی وجہ عوام پر بہت کم بوجھ پڑتا ہے

(۵) جمعیۃ الحضرمیہ بالھند:۔ اس ادارہ کی ابتداء 1967ء میں بارکس حیدرآباد میں عمل میں لائی گئی۔ اس کا نام جمعیۃ الحضرمیہ بالھند رکھا گیا۔ ابتداء بچوں کو عربی تعلیم دی جاتی تھی۔ یہ ادارہ گورنمنٹ حیدرآباد اندھرا پردیش میں 1981ء میں جمعیۃ الیمنیہ بالھند کے نام سے رجسٹر کروایا گیا۔ ابتداء میں حسب ذیل نفوس موجود تھے۔

(۱) جناب محمد بن صلاح القعیطی صاحب

(۲) جناب علی بن عمر بابلیل صاحب

(۳) جناب جعفر بن احمد کثیری صاحب

(۴) جناب طیب بن عبداللہ باجابر صاحب

(۵) جناب شیخ صالح باوزیر صاحب (جو عدن میں تھے)

(۶) جناب سعید بن عامر الجعیدی صاحب (جو مکہ میں تھے)

(۷) جناب سعید جابری صاحب

(۸) جناب ابوبکر بن علی بامقداد صاحب مرحوم

(۹) جناب سعید بن عبداللہ باحمید الیعیج مرحوم

(۱۰) جناب محمد بن محسن بن شجبل صاحب مرحوم

(۱۱) جناب علی بن سعید العامری صاحب مرحوم

(۱۲) جناب احمد بن سعید باسلیمان صاحب مرحوم

(۱۳) جناب حبیب سالم بن محمد العطاس

(۱۴) جناب محمد بن سلطان بن محفوظ مرحوم

(۱۵) جناب صالح بن سعدی صاحب

(۱۶) جناب احمد بن علی جابر صاحب مرحوم

(۱۷) جناب مبارک بن عبداللہ عثمان صاحب

(۱۸) جناب سالم بن محمد بن حمید صاحب مرحوم

اس ادارہ کی ایک مستقل باڈی بنادی گئی ہے۔ صدر، نائب صدر، معتمد، خازن، مجلس شوریٰ بھی بنادی گئی ہے۔ باڈی کا انتخاب ہر تین سال میں کیا جاتا ہے۔ ایک عربی مدرسہ اس جمعیت کے تحت قائم کیا گیا ہے۔ عربی مدرس کو تنخواہ دی جاتی۔ باقی صدر، نائب صدر، معتمد، خازن بغیر کسی معاوضہ کے کام کرتے ہیں۔

۱۹۸۱ء میں جنرل باڈی میں فیصلہ کیا گیا۔ ہر یمنی نژاد کے لوگوں کو ان کی طلب پر یمنی تعریف کی سرٹفکیٹ دی جائے۔

اس تجویز کو یمنی سفارت خانہ نیو دلی نے قبول کر لیا

اجرا کرنا شروع کیے گئے۔ یمنی نژاد سر ٹیفکیٹ کے لیئے کچھ فیس مقرر کی گئی تاکہ آفس کے اخراجات پورے ہو سکیں۔ یعنی آفس کا کرایہ عربی پڑھانے والے استاد کی تنخواہ۔ آفس سکریٹری کی تنخواہ اور آفس بوائے کی تنخواہ اور اسٹیشنری وغیرہ کے اخراجات کے لیئے یمنی نژاد کی تصدیق کے لیئے دو ارکان جمعیۃ الیمنیہ بالھند سے مقرر کیے گئے۔ جناب علی بن عمر بابلیل کا محقق تعریف مقرر کیے گئے۔

(۲) جناب مبارک بن عبداللہ عثمان تصدیق کے لیئے۔ چند دن مرحوم سعید بن عبداللہ باحمید نے بھی یمنی نژاد باشندوں کی تصدیق کی جناب جعفر بن احمد کثیری بھی تصدیق کیا کرتے تھے۔ جمعیۃ الیمنیہ بالھند سے دو سر ٹیفکیٹ ایک عربی اور دوسری انگلش اجراء کیئے جانے لگے یمنی نژاد تعریف کی سر ٹیفکیٹ سے یمنی باشندوں کو سفارت خانہ یمنی سے ویزے حاصل کرتے اور سفر کرنے کے لیئے سہولت ہونے لگی جو اصحاب یمنی شہادت جمعیۃ الیمنۃ بالھند سے لے کر یمن گئے۔ وہاں جانے کے بعد اس شہادت کی بنائیوں کو وہاں یمنی پاسپورٹ حاصل کرنے کی سہولت ہوئی۔

1981ء میں یہ ادارہ جمعیۃ الیمنیۃ بالھند گورنمنٹ میں رجسٹر کرانے کے بعد حسب ذیل باڈی کام کرتی رہی۔

(۱) جناب محمد بن صلاح القعیطی صاحب صدر

(۲) جناب جعفر بن احمد الکثیری نائب صدر

(۳) جناب سعید بن عبداللہ باحمید نائب صدر (مرحوم)

(۴) جناب احمد بن عبداللہ العمودی صاحب مرحوم معتمد

(۵) جناب شیخ عبدالرحیم بن سعید باوزیر صاحب نائب معتمد

(۶) جناب حبیب سالم بن محمد العطاس خازن

موجودہ باڈی ان نفوس پر مشتمل ہے :-

(۱) جناب محمد بن صلاح القعیطی صاحب صدر

(۲) جناب جعفر بن احمد الکثیری صاحب نائب صدر

(۳) جناب عثمان بن سعید باعثمان معتمد

(۴) جناب حامد بن خلیفہ خازن

(۵) جناب علی بن عمر بابلیل صاحب (محقق تعریف)

(۶) جناب مبارک بن عبداللہ عثمان (برائے تصدیق)

ممبر عاملہ حسب ذیل ہیں :-

(۱) جناب سعید بن عمر باعوم صاحب

(۲) جناب شریف غالب بن یمانی صاحب

(۳) جناب طیب بن عبداللہ باجابر صاحب

(۴) جناب عاصم بن سعید باسلامہ صاحب

(۵) جناب عامر بن محسن بن زیاد صاحب

(۶) جناب عبداللہ بن عمر شبیبی صاحب

(۷) جناب خالد بن عبدالرحیم باوزیر صاحب

یمنی گورنمنٹ نے بھی بذریعہ یمنی سفارت خانہ دکی سے تھوڑا اسا تعادن کیا تھا۔ آفس اسٹیشنری کے لیئے۔ اس ادارہ کا استحکام زیادہ تر حضرہانس طلال بن عبدالعزیز السعودیہ کے سر ہے۔ یہ بارکس کو اکتوبر کے آخری ہفتہ ۱۹۸۱ء تشریف لائے۔ اور دلچسپی سے یمنی نثراد باشندوں کے حالات معلوم کئے۔ دیڑھ لاکھ روپیہ بطور عطیہ اسس ادارہ کو دیا۔ یہہ ادارہ ان کا اور حکومت سعودیہ کا بڑا ممنون ہے۔ اس ادارہ کو کوئی مستقل آمدنی نہیں ہے۔ اسس لیئے وسیع کام کرنے میں رکاوٹیں

پیدا ہوتی رہیں۔ الحمد اللہ سب ارکان مل کر اس ادارہ کو برابر قائم رکھے رہیں۔ اور کام کر رہے ہیں۔ سب کی یہی کوشش ہے کہ اس کے تحت عربی مدرسہ کو زیادہ وسعت دیں جمعیتہ الیمینہ بالھند کے مدعو کرنے پر کئی بار سفیر یمنی نیو دلّی سے بارکس آئے۔ اور حالات کا جائزہ لیا۔ یمن کے پارلمنٹ ممبر بھی جمعیتہ الیمنیۃ بالھند بارکس آئے تھے۔ اور کئی وزرا یمن کے جمعیتہ الیمنیہ بالھند بارکس آئے۔

جمعیتہ الیمینہ بالھند بارکس اپنا ربط سماجی سفارت خانہ نیو دلّی سے قائم کیے ہوئے ہے۔ بعض وقت جمعیتہ الیمینہ بالھند کے ارکان خود دلّی جاتے ہیں۔ اور سفیر الیمنہ کو یاداشت پیش کرتے ہیں۔ بعض وقت سفیر کو بارکس بلاتے ہیں۔ بہرکیف اِس ادارہ کے قائم ہونے سے یہاں ہندوستان کے یمنی نثراد اور جمہوریہ الیمن کے مابین واسطہ بتوسط سفارت خانہ قائم ہوگیا ہے۔ یمنی سفیر نیو دہلی کو یادداشت بھی پیش کی گئی ہے۔ اور اپیل کی گئی ہے۔

(۱) یمن کے عربی اخبار جمعیتہ الیمنیۃ بالھند کو روانہ کریں۔

(۲) بارکس میں چونکہ زیادہ تعداد میں یمنی نثراد باشندے آباد ہیں۔ ایک عربی اسکول کھولنے میں مدد کریں۔ اور عربی پڑھانے کے لیے

یمن سے مدرسین روانہ کریں۔

(۳) یمن کونسل آفس حیدرآباد میں قائم کریں۔ تاکہ یمنی نژاد باشندوں کو زیارتی ویزا ملنے میں آسانی ہو۔ سفارت خانہ دہلی میں اور کونسل آفس بمبئی میں ہے۔ لوگوں کو ان دونوں مقامات پر جانے کے لئے مصارف کا بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ زیارتی ویزا اور دوسرے سفری امور میں آسانی ہو سکے۔ یوں بھی یمنی نژاد باشندے حیدرآباد میں زیادہ تعداد میں ہیں۔

(۴) انڈین یمنی نژاد باشندوں کا ایک وفد یمن بلایا جائے تاکہ یہ وفد یمن کے ترقیاتی پروگرام دیکھے اور انڈو یمن تعلقات اور زیادہ بڑھانے کی کوشش کرے اور زیادہ استحکام کیا جا سکے۔

(۵) جب سے شمالی یمن اور جنوبی یمن ایک وحدہ بن گیا ہے۔ الحمد اللہ پیٹرول بھی کافی نکلنا شروع ہو گیا ہے۔ شخصی انٹرویو میں توجہ دلائی گئی ہے۔ انڈین یمنی نژاد باشندے جو تعلیم یافتہ ہیں۔ اور فنی ہیں اور اکثر اور غیر ہنر مند ان کو اپنے آباواجداد کے وطن سے زیادہ توقعات ہیں اور حالات سازگار ہو جائیں تو ملازمتوں کے ویزوں میں ان انڈین یمنی نژاد باشندوں کو ترجیح دیں۔

اب اس ادارہ کو وسعت دینے کے لئے اضلاع آندھرا پردیش

اور اضلاع مہاراشٹر (سابق اضلاع نظام اسٹیٹ) اضلاع کرناٹک (سابق اضلاع نظام اسٹیٹ) گجرات اور دیگر مقامات پر جہاں یمنی نژاد باشندے ہیں ان سے بھی روابط پیدا کرنی کی کوشش کی جارہی ہے۔

(۶) **جمعیۃ الخیریہ (ویلفر اسوسی ایشن)** :- سماجی بھلائی کے لیئے یہ ادارہ قائم کیا گیا ہے ادارہ کی بھی ایک باڈی بنادی گئی ہے۔ صدر، نائب صدر، معتمد، خازن بنانے گئے ہیں۔ توقعات ہیں کہ آئندہ یہ ادارہ سماجی بھلائی کے لیئے زیادہ کام کریگا۔

(۷) **فٹ بال اسوسیشن** :- بارکس میں کافی وسیع فٹ بال گراونڈ ہے بارکس کے نوجوان بچوں کو فٹبال کھیلنے کا بہت زیادہ شوق ہے۔ فٹ بال کے اسوسیشن بنائے گئے ہیں۔ نوجوان بچوں کو تربیت دی جاتی ہے۔ فٹ بال ٹیم انڈیا کے مختلف مقامات پر مقابلہ کو لے جاتے ہیں۔ اور انڈیا نے دوسرے ٹیم بھی فٹ بال مقابلے کے لیئے بارکس آتے ہیں لوگ بڑی دلچسپی سے فٹ بال کا مظاہرہ دیکھتے ہیں معاضی میں بھی میرم لائن رجمنٹ کے دوران بھی فٹبال

کا لوگوں بہت شوق تھا۔

(۸) **یوتھ اسوسی ایشن**:۔ یہ کمیٹی بھی بستی کی فلاح وبہبود کے لیئے کام کر رہی ہے۔

(۹) **شباب کمیٹی**: یہ کمیٹی بچوں کو دینی تعلیم کے لیئے کام کر رہی ہے۔

سابقہ حکومت حیدرآباد میں جمعیت عرب کے حسب ذیل اقسام تھے۔ یہ سب یمنی نژاد سے تھے۔ (۱) جمعیت عروب کوتوالی

(۲) نظم جمعیت عروب

(۳) جمعیت نظام محبوب (ایسرم لائن)

(۱) **جمعیت عروب کوتوالی**:۔ یہ خاص کاموں پر مامور تھے۔ اور اکثر پولیس کا تعاون کیا کرتے تھے۔ اور ان مقامات پر ان کو مامور کیا گیا تھا۔

(۱) **انگریزی بت خانہ**:۔ یہ عمارت عابڈ روڈ پر تھی۔ جہاں رگھوناتھ بنک تھا۔ اب وہاں پر کلیلکس بنایا گیا ہے۔ موجودہ وہاں پر باٹا شو کمپنی ہے۔ اس عمارت میں عرب گارڈ کوتوالی کو مامور کیا گیا تھا۔

(ب) **مغلائی ٹپہ خانہ** :- یہہ عمارت عابڈ پر ہی تھی آج اس جگہ جنرل پوسٹ آفس کی تعمیر کی گئی ہے ۔ یہاں پر بھی عرب گارڈ کو توالی مامور تھے ۔

(ت) **پرانہ باغ عامہ** :- یہاں پر سب اہم عمارتوں پر عرب گارڈ کو توالی متعین کیا گیا تھا ۔

(ث) **ریلوے اسٹیشن** :- کاچیگوڑہ، نامپلی، سکندرآباد عرب گارڈ کو توالی مامور تھا ۔ یہہ اسٹیشن پر پولیس کا تعاون کیا کرتے تھے ۔

(ج) **خزانہ عامرہ موتی گلی** :- یہ آفس موتی گوپی لاڈ بازار میں ہے یہاں پر بھی عرب گارڈ کو توالی مامور تھا ۔ کو توالی عروب اور نظم جمعیت عروب کے قہوہ خانے حسب ذیل مقامات پر تھے ۔ جہاں عرب سکونت اختیار کرتے تھے ۔

یہہ قہوہ خانوں کی نوعیت بیارکس جیسی تھی ۔ یہاں پر عرب بڑے بڑے ہالوں میں سکونت اختیار کرتے اور اندر دیواروں پر ہتھیار بندوقیں تلواریں، لٹکے رہتے تھے ہر ایک سپاہی کی تلوار اور بندوق علیحدہ ہوتی پکانے کے لیئے اور غذا سپلائی وغیرہ کے لیئے ان قہوہ خانوں

مرفاشی ہوتے تھے۔ اور یہ بھی سرکاری ملازم ہوتے تھے۔

(ا) **خزانہ عامرہ** :- یہاں پر تقریباً چار سو عرب مقیم تھے۔

(ب) **کبوتر خانہ** :- یہاں پر تقریباً چار سو عرب مقیم تھے۔

(ت) **پنچی براق** :- یہاں پر تقریباً تین سو عرب مقیم تھے۔

(ث) **پرانی حویلی** :- یہاں پر تقریباً پانچ سو عرب مقیم تھے۔

(ج) **بکر کوٹ** :- یہاں پر چار سو عرب رہتے تھے۔

(د) **دیوڑھی عبدالجبار** :- یہاں پر دو سو عرب مقیم تھے۔

عرب کی ملازمت کے لیے ابتدا میں حسب ذیل افراد تصدیق کیا کرتے تھے۔ (ا) صالح بن عمر بابلیل صاحب

(ب) علی بن سعید بابلیل صاحب

(ت) علی بن عمر بابلیل صاحب (اب یہ جمعیۃ الیمنیۃ بالھند میں محقق تعریف ہیں)

انتظامیہ کوتوالی:۔ چار صدر چاوش ہوا کرتے تھے۔ ان کے تحت آٹھ ذیل چاوش ۔صدر چاوش کے نائب ہوتے تھے۔ بیس[20] منطرف چاوش ایک چیف خرب گارڈ اور جملہ آٹھ سو جوان تھے۔

نظم جمعیت عروب:۔ یہہ وہ عرب ہیں جن کو بادشاہی محلات اور خاص کر نظام اسٹیٹ کے جملہ سولہ اضلاع ۔ تعلقہ جات اور بعض اہم مواضعات خزانوں تحصیلوں پر نگرانی کے لیئے مامور کیا گیا تھا ۔ سابقہ نظام اسٹیٹ کے جملہ اضلاع اورنگ آباد، عثمان آباد، پربھنی ناندیڑ، بیڑ (موجودہ دور میں مہاراشٹرا کے تحت ہیں) رائچور، گلبرگہ، بیدر (موجودہ دور میں کرناٹک کے تحت ہیں)، کریم نگر، ورنگل، نظام آباد، نلگنڈہ محبوبنگر میدک، عادل آباد، اطراف بلدہ (موجودہ دور میں یہہ آندھرا پردیش کے تحت ہیں)، ہر ضلع میں اور تعلقہ جات کے تحصیل میں نگران کار مامور کیئے گئے تھے۔ ذیل چاشن ۔ منطرف چاوشن ان کے تحت کافی عرب تھے

سرکاری بنک:۔ اسٹیٹ بنک حیدرآباد اور اس کے

تحت جتنے بھی بنک اضلاعوں میں تھے۔ سب پر عرب گارڈس نگرانی کیا کرتے تھے۔ ان کی بھی درجہ بندی تھی۔ صدر رجاوش، نائب وغیرہ۔

(۳) **جمعیت نظام محبوب** :۔ اس کی تفصیل پیچھے واضع کردی گئی ہے

ونپرتی، آتماکور، گدوال :۔ موجودہ یہ تینوں تعلقہ ضلع محبوب نگر آندھرا پردیش کے تحت ہیں۔ پہلے یہ سب رجواڑے تھے۔ اِن رجواڑوں میں بھی عرب گارڈ مامور کیئے گئے تھے۔ یہ عرب گارڈ خزانوں۔ محلات اور اہم مقامات کی نگرانی کرتے تھے۔ راجہ مہاراجے عربوں کی شجاعت کردار، اور ایمانداری سے بہت متاثر ہوئے۔ یہاں تک کے بہت سے راجاؤں نے بعض عربوں کو زمین بطور جاگیر عطاء کئے۔ اس زمانہ میں یہ سب عرب راجاؤں کے پاس بہت خوشی سے دل لگا کر کام کیا کرتے تھے۔

یمنی عرب عالم دین حسب ذیل تھے :۔

(۱) جناب معلم سعید بن صالح بلصقع مرحوم

(۲) جناب شیخ سالم بن صالح باحطاب مرحوم

(۳) جناب شیخ صالح بن سالم باحطاب مرحوم

(۴) جناب معلم شیخ احمد باشراحیل مرحوم

(۵) جناب حبیب عبداللہ بن احمد مدیحج (۶) سید ابوبکر بن شہاب العلوی مرحوم

جناب حبیب عبداللہ مدیحج مرحوم کو اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خان نے آصفیہ لیبریری کی تصحیح اور تحقیق پر مامور کیا تھا۔ حکومت ہند نے پدم شری کے خطاب سے بھی نوازہ تھا۔ سابقہ حیدرآباد نظام کی فوج میں بھی عرب بڑے عہدوں پر مامور تھے۔

(ا) جناب ناصر بن عوض ابی الیل کمانڈنگ آفیسر تیسری پلٹن

(ب) جناب بن شیخ ابوبکر بن سالم (حبیب یار جنگ) کمانڈنگ آفیسر اور اعلیٰ حضرت عثمان علی خاں آصف جاہ کی بیٹی میں رہے

(ت) حبیب احمد بن محضار العیدروس چیف کمانڈنگ آفیسر حیدرآباد آرمی

(ث) سید احمد بن عبدالقادر العیدروس بریگیڈیر آرمی رہے۔

(ج) احمد بن عوض ابی الیل سکنڈ کمانڈنگ آفیسر سکنڈ لانسر علاوہ ان کے دوسرے عہدوں پر کئی عرب نژاد لفٹنٹ۔ کرنل ناصر سید ابجر

صوبیدار۔ جمعدار وغیرہ رہے۔

یمنی عرب کی تصدیق :۔

ملازمت کے وقت مختلف جمعدار مختلف محلے اطراف بلدہ میں تھے اور جو عرب جمعیت میں ملازم ہوتے تھے۔ ان کی تصدیق یہی جمعدار کیا کرتے تھے۔

یمنی عرب کی نام ور شخصیات :۔

(۱) جناب محمود بن محمد صالح عولقی صاحب کرنول اندھرا پردیش میں پیدا ہوئے انہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ حیدرآباد میں اعلیٰ عہدہ پر فائز رہے انہی کو ہندوستان کا سفیر بنا کر سعودی عرب بھیجا گیا تھا۔ موصوف کے والد محمد بن صالح بن عوض بن علی بن عبداللہ بن احمد بن صالح بن محمد عولقی لقب بارودیس ریاست حیدرآباد فوج میں اعلیٰ عہدہ پر فائز رہے۔

(۲) جابر بن سالم مُصلّی مرحوم پروفیسر زیالوجی عثمانیہ یونیورسٹی میں خدمت انجام دے۔

(۳) حبیب محمد العیدروس کلکٹر تھے بعد میں صوبیدار ہوئے۔

(۴) جناب صالح بن محسن الیافعی جن کا تعلق ضلع عادل آباد سے ہے ڈپٹی کلکٹر رہے

(۵) احمد بن محضار العیدروس مرحوم سابقہ ریاست حیدرآباد کے چیف کمانڈر آرمی رہے۔

(۶) موجودہ دور میں کئی عرب ڈاکٹرس اور کئی ایڈوکیٹس ہیں۔

سیاسی شخصیات :-

(۱) سعید بن عبداللہ باحمید الحیج مرحوم صوبیدار میجر تھے۔

(۲) ابوبکر بن علی بامقداد صوبیدار میجر مرحوم

مذکورہ دونوں حضرات بارکس کی رجمنٹ میں صوبیدار میجر کے عہدہ پر فائز رہے دونوں حضرات بلدیہ حیدرآباد میں کونسلر رہے۔ دونوں کانگریس پارٹی سے وابستہ تھے۔ اور اچھا رسوخ رکھتے تھے۔ دونوں نے بارکس کی بستی کی صفائی اور صحت اور دیگر امور کے لئے خدمات انجام دئے۔

یمنی عرب کے نام ور جمعدار :- یہ عہدہ عرب کو آصف جاہی حکومت

میں دیا گیا اگرچیکہ یہ عہدہ بظاہر معمولی نظر آتا لیکن اُس زمانہ میں یہ عہدہ کی نوعیت فوجی کمانڈینگ آفسر سے زیادہ تھی۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) حبیب صالح بن علوی (یہ زمانہ آصف جاہ ثالث سکندر جاہ بہادر کا تھا)

(۲) حبیب عبداللہ بن صالح علوی (یہ زمانہ آصف جاہ ثالث سکندر جاہ کا تھا)

(۳) غالب بن محسن الکثیری (یہ زمانہ ناصر الدولہ آصف جاہ کا تھا

(۴) شیخ احمد بن صالح عبادی المخاطب احمد یار خاں ببر جنگ یہ زمانہ ناصر الدولہ آصف جاہ کا تھا۔ ان کی جمعیت میں ایک ہزار عرب ایکس[21] سوار ایک عماری ایک پالکی دو منزلہ میانہ ایک زنجیر فیل اور کافی جاگیر بھی تھی۔ ان کے بیٹے کا نام شیخ حسین عبادی تھا۔

(۵) السید مجاہد عبدالرحمن بن زاہر یہ بہادر تھے۔ اور جلیل القدر عالم بھی تھے۔ یہ زمانہ ناصر الدولہ کا تھا۔

(۶) عبداللہ بن علی عولقی المخاطب مقدم جنگ موصوف زمانہ

ناصر الدولہ افضل الدولہ میر محبوب علی خان آصف جاہ کے زمانہ میں برسر خدمت رہے۔

(۷) عمر بن عوض بن عبد اللہ القعیطی:۔ شمشیر نواز جنگ شمشیر الملک موصوف زمانہ ناصر الدولہ افضل الدولہ میر محبوب علی خاں کے زمانہ میں برسر خدمت رہے۔ ان جمعداروں نے آصف جاہی حکومتوں میں بڑی شجاعت اور دیانتداری سے خدمت انجام دی۔ اس زمانہ کے حالات بہت بگڑے ہوئے تھے۔ ہر طرف فتنہ اور افراتفری کا عالم تھا۔ ان جمعداروں نے حکومت کا پورا پورا ساتھ دیا۔ اندرونی اور بیرونی حالات کو قابو میں کیا آصف جاہی خاندانوں کی حفاظت حکومت کی حفاظت خزانوں کی اور امراء کی حفاظت سرکاری عمارتوں کی حفاظت بہر کیف انہوں نے اطراف بلدہ اضلاع تعلقہ جات مواضعات ہر مقام پر ہر حالت میں حکومت کا بہت ہی بہادری اور ایمانداری کیساتھ تعاون کیا ان جمعداروں کے تحت کافی عرب ہوتے۔ گھوڑے سوار ہوتے عرب ہتھیار بند گروپ ہوتے ان جمعداروں نے بڑے کارنامے انجام دیئے ہیں جو آج تک یاد کئے جاتے ہیں۔

عرب بحیثیت قوم اور رعیت

:- تاریخ النوایط میں شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی صاحب تقریظاً جو تحریر کی گئی ہے۔ قدیم زمانہ میں شخصی سلطنت کے اصول نے فن تاریخ پر یہ اثر کیا تھا کہ تاریخی تصنیفات میں جو کچھ لکھا جاتا صرف سلاطین کے واقعات اور حالات ہوتے تھے۔ ملک اور قوم کے حالات سے مطلق بحث نہیں ہوتی تھی۔

اس تحریر کو پڑھنے کے بعد اصلیت اچھی طرح واضح ہوجاتی ہے۔ بادشاہوں، وزیروں اور اعلیٰ عہدے داروں اور بڑے شخصیات کی تاریخ زیادہ نمایاں بتائی گئی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب تک بادشاہ، وزیر۔ قائد اور ذمہ داراں کے کردار، شجاعت ایمانداری قابل بھروسہ نہ ہو قوم یا رعیت کی صحیح رہنمائی ہونا مشکل ہوجاتا ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ قوم اور رعیت بھی اچھے کردار، شجاعت بہادر، ایماندار نہ ہو تو قائد کے لئے بھی دشواری ہوجاتی ہے۔ اس تاریخ میں جتنے عرب قبائل کا اظہار کیا گیا ہے۔ ان کا بھی وقار اس طرح ہے جیسا کہ ذمہ دار قائدین کا ہوتا ہے جیسے کہ جمعداروں کے تحت آور دے (جیسے رجمنٹ) تھے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) عبداللہ بن علی عولقی المخاطب مقدم جنگ

(۲) غالب جان باز جنگ

(۳) شمشیر نواز جنگ

(۴) شمشیر یاور جنگ

(۵) شمشیر الدولہ

(۶) سیف نواز جنگ

(۷) سیف الدولہ

(۸) بافنع

(۹) عبادیؒ

(۱۰) ناصر نواز الدولہ

(۱۱) برق جنگ

(۱۲) غالب جنگ

(۱۳) عمر نواز جنگ

ان جمعداروں کے تحت صدر چاوش ہوتے اور صدر چاوش کے تحت ذیل چاوش ہوتے ذیل چاوش کے تحت منظرف چاوش ہوتے۔ منظرف چاوش کے تحت سپاہی ہوتے۔ سپاہی کی بھی

دو قسمیں ہوتیں۔ (۱) عام سپاہی (۲) منصرم (جیسے کیڈیٹ) ہر آوردہ میں تین سو۔ چار سو کسی میں پانچ سو کے قریب سپاہی ہوتے یہ سب اپنی قومی لباس میں اور ہتھیار بندھ ہوتے۔

یمنی عربوں کا لباس: لنگی سبایات (خاص قسم کی لنگی مختلف رنگ کے پٹے ہوتے)

کرتا لنگی میں انشرٹ کیا ہوتا کمر میں چمڑے کا بیلٹ میں دو نیام ہوتے ایک جنبیہ (خنجر خمیدہ نما) اور شفرۃ (چھوٹی سکین) کے لیئے ہوتا۔ جنبیہ کا مٹ (سرا) ہاتھی دانت یا سینگ کا ہوتا۔ اُس مٹ پر چاندی کی طلای کا کام کیا ہوا ہوتا۔ کمر کے اطراف ٹپکا (ایک قسم کا مخصوص رومال) بندھا ہوتا۔ سر پر دشمال (ایک قسم کا خاص رومال) پہنا کرتے جس طرح کے پگڑی ہوتی ہے۔ پیر میں چپل یا سینڈل پہنا کرتے۔ مختلف رنگ کے کوٹ پر مشجرہ ڈالا کرتے تھے تلوار اور نیمچہ (خمیدہ تلوار) بھی عموماً ساتھ رکھتے تھے۔ ڈیوٹی پر بندوق ساتھ رکھتے تھے۔ پہلے بندوق فتیل کے ہوتے تھے۔ بعد میں توڑے والے بندوق استعمال میں آنے لگے۔ جنگجو قبائل جنبیہ اور شیوخ خنجر کمر میں استعمال کرتے تھے۔

یمنی عربوں کی غذا :۔ عرب ہر صبح نہار پیٹ قہواہ (آدھی سوکھی سونٹھ اور آدھی کافی

نی بیج جن کو بُن کہتے ہیں) جوش کیا ہوا پانی میں یہ سفوف ملا کر پیا کرتے

یہ قہواہ اعصابی کمزوریوں کے لیئے اور سینے سے بلغم اور صفرا دور

کرنے کے لیئے اور دوسرے کئی بیماریوں کو دور کرنے کے لیئے بہت

مفید ثابت ہوا ہے۔ اس قہواہ کے ساتھ کھجور بھی استعمال کیا کرتے

مرق میں کافی مرچ بھی استعمال کرتے (بکرے کا گوشت اور ہڈیوں

کا شوربہ) ہر روز استعمال کیا کرتے۔ مزبی (بکرے کا گوشت کو پارچہ

کیا جاتا اس کو ادرک اور لہسن پیس کر لگایا جاتا اور پتھر کو آگ سے گرم

کر کے بھونا جاتا تھا۔ یہ غذا ہفتہ میں دو ہفتہ میں ایک بار استعمال کی

جاتی۔ عموماً یہ غذا باہر جنگلوں میں جب تفریح کے لیئے جاتے تو ضرور

استعمال کیا کرتے تھے۔ اس مزبی کے ساتھ لیمو بھی استعمال

کیا جاتا تھا۔

معضاف : بکرے کے آنتوں کو پانی سے صاف کر کے ان

کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنائے جاتے بکرے کا معدہ، کلیجی اور سر دان

پانی سے صاف کر لیا جاتا۔ پھر اس کے بھی چھوٹے ٹکڑے بنائے جاتے

کچھ آنتوں بشمول معدہ، کلیجی اور سر دان کے ٹکڑے ان کو انھیں آنتوں سے باندھ کر پلنڈے سے بنائے جاتے۔ اور پھر ان پلنڈوں کو مرق میں ڈال کر اُبال لیا جاتا۔ پھر بعد میں ان کو کھا لیا جاتا۔

یہ مغضاب کھانے میں بڑے لذیز ہوتے ہیں میٹھے کا استعمال کم اور گوشت کا استعمال زیادہ کیا جاتا تھا۔

حلیم، ھریس اور عصید (گیہوں کے آٹے میں گوڑ کا شیرا گرم کیا ہوا۔ ملا کر گھوٹا جاتا ہے۔ کافی دیر تک گھوٹنے کے بعد یہ بالکل ملائم ہو جاتا ہے۔ عربستان میں گوڑ کی جگہ کھجور کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس عصید کو اصلی گھی کے ساتھ کھایا جاتا۔ اب عرب النسل کی غذاؤں کا استعمال عام ہو گیا ہے۔ صرف عصید چھوڑ کر۔

یمنی عربوں کی چستی اور چالاکی:۔ عرب بڑے چست اور چالاک ہوتے تھے۔ اگر ان کو نیند سے بیدار کرنا ہوتا تو سر کی طرف آواز دینا پڑتا۔ پیروں یا جسم کے کسی حصہ کو چھونے پر فوراً بھڑک اٹھتے۔ بسا اوقات اپنی کمر پر بندھا ہوا جنبیہ بھی کھینچ لیتے اس لئے ان کو بیدار کرنے میں احتیاط برتنا پڑتا تھا۔ کسی پر ظلم برداشت نہیں کرتے تھے۔

بڑے حاضر دماغ ہوتے تھے۔

یمنی شرح :۔ عربوں میں مخصوص طرز کا گانا بجانا ہوتا۔ گروپ میں سے دو ٹکڑیاں بنائی جاتی تھیں دونوں ٹکڑیاں اپنے عربی لباس میں مقابل کچھ فاصلہ پر ٹھیر جاتے۔ دونوں ٹکڑیاں گاتے ہوئے۔ اور خاص انداز میں پیروں کو رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے قریب مقابل آجاتے پھر الٹے پاؤں اس انداز میں پیر رکھتے ہوئے واپس ہوتے۔ یہ سلسلہ گاتے ہوتے ہوئے چلتا رہتا۔ درمیان میں **مزمار** : (دو نلیوں سے بنی ہو ڈبل بانسری جیسی جس کی لمبائی ۶ یا ۷ انچ ہوتی) مرفہ بھی بجایا جاتا۔ یہ شرح مخصوص اوقات خوشی کے موقع پر کی جاتی۔ موجودہ یمنی نژاد باشندوں میں یہ رواج باقی ہے

زامل

ضامعی :۔ (اظہار مسرت کے لیئے انداز تغزل) یہ گروپ کی شکل میں بولا جاتا تھا۔ شادی بیاہ۔ عید کی مسرت میں یا کسی اپنے اعلیٰ افسر کی تہنیت پیش کرنے بولا جاتا تھا۔ اس کے انداز تغزل مختلف ہوتے شجاعت، بہادری۔ سخاوت۔ تہنیت وغیرہ

حسب ونسب:- قدیم زمانے سے عربوں میں اس کی خاص اہمیت چلی آرہی ہے۔ الحمداللہ آج بھی ان نسلوں میں حسب ونسب کا ضرور خیال کیا جاتا ہے۔

عربوں میں اپنے نام کے ساتھ آباؤ اجداد کی نہ صرف ابنیت (ولدیت) کا اظہار کیا جاتا بلکہ قبیلوں کے نام بھی شامل کرنا اظہار افتخار ہوتا۔ آئے دن یہہ دیکھا جارہا ہے کہ عرب نژاد بطور خاص حضارم اپنی پرانی روایات کو متروک کرتے ہوئے اپنے نام کے ساتھ ابنیت کو ظاہر کرنا چھوڑ دیئے ہیں۔ یہہ روایت نہ صرف حضارم قوم کا امتیاز تھی۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اکرامؓ کے نام بھی ابنیت کیساتھ پڑھے اور لکھے جاتے ہیں میری گذارش ہے کہ عرب اور حضارم اپنی اس روایت کو برقرار رکھیں تو اپنے نام کے ساتھ ان کے آباد اجداد کے ناموں کو بھی جاننا آسان ہوگا۔

یمنی نژاد باشندے:- آندھرا پردیش مہاراشٹرا۔ کرناٹک۔

(خصوصاً سابق ریاست حیدرآباد کے اضلاع) میں یمنی نژاد

باشندے تقریباً" دو لاکھ سے زیادہ ہیں اور اب ان کی قومیت ہندوستانی ہے۔ کیرالہ۔ اور گجرات اور کچھ مقامات پر یمنی نژاد باشندوں کی صحیح تعداد کا اندازہ نہیں ہے۔

یمنی عرب کے اپنے اعلاجات :-

(۱) جسم کے خون کو ایک سال یا دو سال میں ایک بار نکالا جاتا طریقہ یہ تھا۔ ایک سوکھی ہوئی سینگ ہوتی جس کا ایک سرا بڑا دوسرا سرا چھوٹا ہوتا۔ چھوٹے سرے پر سوراخ کر لیا جاتا۔ دوسرے سرے پر بڑا سوراخ ہوتا۔ بڑے سوراخ والے سینگ کو جسم پر رکھ دیا جاتا یعنی جسم کو جہاں خون نکالنا ہوتا چسپاں کیا جاتا۔ چھوٹے سوراخ منہ میں لیکر سینگ کے اندر کی ہوا۔ کھینچی جاتی۔ اور چھوٹا سرا بند کر دیا جاتا۔ سینگ کا بڑا سرا خود بہ خود جسم کے حصہ سے چسپاں ہو جاتا۔

یہہ عمل کرنے سے پہلے جس حصہ کا خون نکالنا ہوتا اس جسم کے حصہ پر باریک نشتر مارے جاتے تاکہ خون نکل سکے اسی نشتر مارے حصہ پر یہہ سینگ چسپاں کر کے خون نکالا جاتا عموماً۔ سر کے پیچھے گردن پر پیٹھ پر اور ایسے حصے پر لگایا

جاتا جہاں کا خون نکالنا مقصود ہوتا۔ اس کے کئی فوائد ہوتے ہائی بلڈ پریشر نہیں ہوتا۔ غلیظ خون جسم سے خارج ہوتا اور کئی بیماریوں کیلئے مفید سمجھا جاتا تھا۔

(۲) سردی کے لیئے مُر استعمال کیا جاتا۔ مُر بڑوں چھوٹوں کا چٹایا جاتا۔ اور اس کا لیپ بنا کر سر درد یا کسی مقام کے درد کو لگا کر آگ سے سیکھا جاتا۔

(۳) پھوڑے پھنسی اور بچوں کی ختنہ کے زخم وغیرہ کے لیئے ورش استعمال کیا جاتا۔ اس کا لیپ لگایا جاتا۔

(۴) صُبر خون صاف کے لیئے اور پیٹ کے بیماریوں کے لیئے یہ کھایا جاتا تھا۔ مُر۔ صُبر۔ ورش یہ حضر موت (یمن) سے لایا جاتا تھا یعد لارڈ بازار حیدر آباد میں سعید بن عبود رمضان اور احمد بن عبود رمضان حضر موت سے منگا کر فروخت کیا کرتے تھے۔ ان دونوں کے انتقال کے بعد عمر بن سعید رمضان حضر موت سے منگایا کرتے۔ عربوں کے لباس۔ لنگی سبایات۔ دُشمال پٹکے بھی یہی رمضان والوں فرخت کیا کرتے تھے۔ دوسرے اور بیوپاری بھی تھے۔

عربوں کی مہمان نوازی :- عرب بڑے مہمان نواز تھے۔ دسترخوان پر اکیلے کھانا نہیں کھایا کرتے بلکہ کوئی نہ کوئی ان کے ساتھ شریک رہتا۔ یہ رواج عرب نسل میں اب بھی موجود ہے۔

عربوں کے عادات اطوار :- عرب سادگی پسند تھے۔ ان میں کوئی غرور نہیں ہوتا تھا۔ کسی کو اپنا دوست بنا لیتے تو اس کا ہمیشہ ساتھ دیتے۔ دماغی اعتبار سے بڑے چالاک ہوتے۔ برسوں گذری بات کو اچھی طرح یاد رکھتے۔ سخاوت اور خیرات ان کے ورثہ میں رہی۔ سلام کرنا سلام کا جواب دینا یہ دونوں ان کے پاس بڑی اہمیت تھی۔ باہر سے آنے والا یا گزرنے والا بیٹھے لوگوں کو سلام کیا کرتا جیسا کہ حدیث شریف سے واضح ہے۔

عربوں کی ایمانداری اور شجاعت :- چھوٹا سا عرب گارڈ (جن کی تعداد مشکل سے دو یا تین یا زیادہ سے زیادہ چار) ایک مقام سے دوسرے مقام خزانے لے جایا کرتا تھا۔

کبھی سو سال میں بھی کوئی ایسا حادثہ نہیں پیش آیا۔ اور نہ کسی کی کوئی ہمت ہوسکی۔ عرب گارڈ پر حملہ کرسکے۔ جو بھی ذمہ داریاں آصف جاہ خاندان کی طرف سے ان کو سونپھی جاتی عرب اپنی جان دے کر اس کو انجام دیتے۔ شجاعت اور ایمانداری ہی نے ان کا درجہ بلند کیا۔

آصف جاہ خاندان۔ نظام اسٹیٹ کے نوابوں۔ راجہ مہاراجاؤں مہاراشٹرا کے راجاؤں اور گجرات کے راجہ مہاراجاؤں نوابوں۔ کیرالہ کے قدیم حکمرانوں اور کئی ایسی ہستیاں ہیں۔ جنہوں نے عرب کی شجاعت۔ کردار۔ بہادری۔ ایمانداری سب کچھ پسند کرکے عرب کو اپنی ہندوستانی رعیت میں شمار کرلیا۔

عرب کی دین داری:۔ عرب واحدانیت و رسالت میں بہت ہی راسخ تھے۔ نماز باجماعت کا بڑا ہی اہتمام کیا کرتے۔ اُن کے قہوہ خانہ قریب عموماً مساجد ہوا کرتی تھیں۔ نہ ہونے کی صورت میں قہوہ خانہ میں ہی نماز باجماعت کا اہتمام کرتے۔ جس کی مثال اب بھی بارکس حیدرآباد میں موجود ہے۔

بالکل چھوٹے بچے بھی روزہ رکھنے کا بے حد اہتمام کرتے ہیں
ایک خاص عادت جو عرب میں دیکھی گئی۔ وہ یہ ہے۔
اگر دو افراد کسی معاملہ میں جھگڑے تو تیسرا جھگڑا ختم کرنے کے
لیئے کہنا صلی علی النبی تو جھگڑا بالکل ختم ہو جاتا۔ قرآن کی تلادت
بھی اچھے انداز میں کرتے مساجد میں حزب کا حلقہ ہوتا۔ جو بھی موجود
رہتے باآواز بلند قرآن کی تلاوت کرتے تاکہ غلطیاں دور ہو سکیں۔
کیونکہ عرب کو قرآن کی تلاوت پر بڑا عبور حاصل تھا۔

توکل کے تعلق سے تو آج بھی دینا کے لوگ عرب کے توکل
کا اعتراف کرتے جو ان عربوں میں بھی بدرجہ اتم موجود تھا۔

شادی بیاہ بڑی ہی سادگی سے انجام پاتی۔ پکوان
خود آپس میں کرلیتے۔ گھوڑے جوڑے کی رسم آج تک بھی
ان کے پاس اپنے ناپاک قدم نہ جما سکی۔ تمام امور شریعت
دائرے میں انجام پاتے

الحمدللہ حالات حاضرہ کا خیال کرتے ہوئے۔ سب مسلمان
ان غیر شرعی رسموں کو ترک کرنے کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔
جو ہمارے لیئے خوش آئند بات ہے۔ مذکورہ بالا صفات جو

عرب میں تھیں۔ آج ان کی اولاد میں بھی موجود ہیں۔

عربوں کی نشانہ بازی:۔ بندوق چلانے میں یہہ بڑے ماہر تھے۔ نشانہ پر برابر گولی

چلاتے۔ یہاں تک بندوق چلانے میں مہارت اتنی تھی۔ کہیں کی آواز بھی آجاتی اُس آواز پر برابر نشانہ لگاتے۔ جنبیہ چلانے میں میں بھی بڑے ماہر تھے۔ ان کا وار برابر کارگر ہوتا۔ لبعض ایک تلوار چلاتے لبعض دو تلوار ایک ساتھ چلا کر حملہ آوروں کو پیچھے ڈھکیل دیتے۔ تلوار چلانے میں ان کے پینترے (یعنی پانوں) خاص انداز پر رکھتے۔ ان سب کے علاوہ بدّو (جو اکثر پہاڑیوں پر رہتے) کنکریاں مار کر کسی جانور کا شکار کرتے۔ اور دشمن آئے اُس پر پیشانی یا کنپٹی پر کنکریوں سے وار کر کے مار دیتے ایک کنکر دائیں ہاتھ کی پہلی انگلی پر رکھتے اور اُس کنکر کے اوپر سیدھے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی رکھ کر پھرتی سے کنکر مارتے۔ یہہ کنکر جیسے گوپن میں پتھر رکھ کر مارا جاتا ہے۔ اسی رفتار سے مارا جاتا اور نشانہ جس مقام پر لگاتے وہیں جا کر لگ جاتا۔

ان عربوں کی خاص بات یہہ تھی کے اپنے طرف سے کبھی

حملے کا اقدام نہیں کرتے اور ہمیشہ اپنے دفاع کے لیئے ہی ہتھیار چلانے پر مجبور ہو جاتے۔

آصف جاہ نواب برکت علی خان بہادر پرنس مکرم جاہ کا خطاب بارکس میں

۱۲ مارچ ۱۹۹۲ء کو نواب برکت علی خان بہادر آصف جاہ ثامن پرنس مکرم جاہ کو بارکس میں مدعو کیا گیا تھا۔ بارکس پلے گراونڈ پر انہوں نے بہت ہی اچھے انداز میں یمنی عرب کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا عربوں کی تاریخ سے واقف کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تالیوں کی گونج میں انہوں نے کہا عرب نہ ہوتے تو یہ ٹوپی میرے سر پر نہ ہوتی۔ خدا کے فضل اور آپ کے تعاون سے ہی یہ مقام حاصل ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ عرب تہذیب اور تمدن کیسے رہا جس کی آصف جاہ خاندان کے بادشاہوں سکندر جاہ آصف جاہ سے لیکر میر عثمان علی خان آصف جاہ کے زمانہ تک نہ صرف تعریف کی گئی۔ بلکہ ان کو خطابوں سے نوازا گیا۔

روابط جمہوریہ یمن خلیجی ممالک اور سعودی عرب سے

ہندوستان کے یمنی نژاد کے باشندوں کے روابط بتوسط سفارت خانہ یمنی نیو دہلی اچھے ہیں بہت سے یمنی نژاد نوجوان یمن گئے۔ اور وہیں مقیم ہو گئے۔ سب وہاں اچھے ہیں۔ اور برسر روزگار ہیں۔ اور ان میں سے اکثر یمنی قومیت بھی حاصل کر چکے ہیں۔ کچھ نوجوان خلیجی ممالک بھی گئے۔ وہاں کی قومیت بھی حاصل کئے ہیں۔ اور اکثر ہندوستانی قومیت پر ہی قائم ہیں۔

سعودی عرب میں بھی بہت سے یمنی نژاد باشندے ہندوستانی قومیت سے ہی برسر روزگار ہیں۔ ابتدا میں ہندوستانی یمنی نژاد جو جمہوریہ یمن گئے۔ ان کو برٹش حکومت کا بڑا تعاون حاصل رہا۔ عدن اور حضرموت برٹش کے ماتحت تھے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد عدن اور حضرموت برٹش کالونی کے زمرہ میں آگئے یمنی نژاد افراد جو ہندوستان خاص کر حیدرآباد میں مقیم ہے۔ ان کو اگر عدن یا حضرموت سفر کرنا ہوتا تو برٹش پروٹکریٹ پاسپورٹ لینا پڑتا تھا۔ برٹش ھائی کمشنر مدراس درخواست روانہ کرنے پر وہاں سے پاسپورٹ فارم دستیاب ہوتے۔

ان کو پُر کر کے دو رشتہ داروں کے نام جو عدن یا
حضر موت میں ہوتے دینا پڑتا تھا۔

یہ کارروائی برٹش ہائی کمشنر مدراس ایک ماہ میں تکمیل کر کے
بغیر کسی رکاوٹ کے برٹش پروٹیکٹریٹ پاسپورٹ اجراء کرتا۔
عدن یا حضر موت جانے یا واپس ہندوستان آنے کیلئے بغیر ویزہ
کے سفر ہوتا چونکہ ہندوستان دولت مشترکہ کا ممبر ہے اس لئے
کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

برٹش کے دور میں برٹش ہائی کمشنر اور برٹش حکومت کا یمنی نژاد
باشندوں کیلئے بڑا ہی خاطر خواہ تعاون رہا۔ حضر موت
عدن نومبر ۱۹۶۷ء میں آزاد ہوا۔ ڈیمقراطیہ الشعبیہ حکومت
عوامی بنی یہ حکومت نے بھی یمنی نژاد باشندوں کے لئے سہولتیں
دیں۔ اور پاسپورٹ بھی اجراء کئے۔

۲۲ مئی ۱۹۹۰ء میں شمالی اور جنوبی میں اتحاد کے بعد جمہوریہ یمن
نام رکھا گیا۔ جمعیت یمنیہ بالھند بارکس حیدرآباد کی جانب
سے مبارک بادی کے پیغامات صدر جناب علی عبداللہ صالح
نائب صدر علی سالم البیض وزیر اعظم حیدر ابوبکر عطاس

کے نام روانہ کیے گئے۔ جمعیت لیمنہ بالھند بارکس سے وفد کی شکل میں صدر جناب محمد بن صلاح القعیطی معتمد جناب عثمان بن سعید باعثمان آفس سکریٹری حامد بن خلیفہ و رکن خالد بن عبدالرحیم باوزیر نے سفیر یمن جناب محمد بن محمد الحبشی سے ملاقات کی اور اتحاد یمن پر مبارکباد دی۔ ایک یاداشت پیش کی۔ اور ایک یاداشت سفیر شمالی یمنی جناب یوسف الحویطی سے بھی ملاقات کے بعد پیش کی۔

موجودہ سفیر یمن جناب احمد عبدہ راجح اور نائب سفیر جناب عبدالرحمن احمد الیشبی اور عبدالرحمن سالم بن بریک وزیر سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر سال جمعیت کا وفد سفارت خانہ کا دورہ کرتا ہے۔ اور یمن کے حالات سے واقفیت حاصل کرتا ہے۔ اور یمنی نژاد افراد کے حالات اور مشکلات سے سفیر وغیرہ کو واقف کرواتا ہے۔

یمنی نژاد باشندے جو عرب ممالک گئے ہیں بعض اپنی فیملی کے ساتھ مقیم ہیں۔ اور بہت سے یمنی نژاد افراد کے خاندانی تعلقات ہیں۔ ہر سال دو سال بغرض ملاقات ہندوستان

آیا جایا کرتے ہیں۔ اکثر یمنی نژاد جو ممالک میں مقیم جن کے بچے
وہاں مدارس میں پڑھتے ہیں۔ عربی زبان سے واقفیت رکھتے۔
ہیں۔ جس کی وجہہ سے یہاں مقیم یمنی نژاد افراد کے بچے جو
حیدرآباد اور اضلاع میں رہتے ہیں۔ عربی زبان سے محبت
اور دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور کچھ عربی زبان سمجھتے اور بولتے اس
کی وجہہ قرآن پڑھنے سے واقف ہیں۔ جس کی وجہہ انہیں عربی بول
چال میں دشواری نہیں ہوتی۔

عرب کے عام معاشی مسائل :۔ ستمبر 1948ء

ریاست حیدرآباد
میں پولیس ایکشن ہوا۔ نظام حیدرآباد کی حکومت ختم ہوگئی۔ اور ساری
ریاست حیدرآباد انڈین یونین کے تحت ہوگئی۔ حالات بالکل بدل
گئے ریاست حیدرآباد کے سولہ اضلاع ہیں۔ (۱) اطراف بلدہ
(۲) محبوب نگر (۳) رائچور (۴) گلبرگہ (۵) ورنگل (۶) نظام آباد
(۷) ناندیڑ (۸) پربھنی (۹) اورنگ آباد (۱۰) کریم نگر (۱۱) بیڑ
(۱۲) عادل آباد (۱۳) بیدر (۱۴) میدک (۱۵) عثمان آباد
(۱۶) نلگنڈہ۔ ان میں مختلف اضلاع آندھراپردیش، مہاراشٹرا

اور کرناٹک میں تقسیم ہو گئے۔ ضلع ناندیڑ۔ پربھنی۔ اورنگ آباد عثمان آباد۔ بیڑ۔ مہاراشٹرا میں ضم ہو گئے۔

ضلع بیدر۔ گلبرگہ اور رائچور۔ کرناٹک میں ضم ہو گئے۔

باقی اضلاع آندھرا پردیش میں ضم ہو گئے۔ یہ تقسیم زبان کی بناء پر کی گئی۔ مہاراشٹرا میں مرہٹی۔ کرناٹک میں کنڑی اور آندھرا پردیش میں تلگو زبان پولیس ایکشن کے بعد بعض عرب جو یہاں ہندوستان میں رہنا نہیں چاہتے تھے۔ وہ حضرموت یمن چلے گئے۔ تقریباً دو پانی کے جہاز فل بھرے ہوئے یمنیوں کو بمبئی سے لے کر عدن چھوڑ دے۔ ان کے جانے کا بندوبست جناب حبیب احمد العیدروس سابقہ کمانڈنگ آفسر حیدرآباد آرمی نے کیا۔ نظام حیدرآباد نے ان کے اخراجات کا بندوبست کیا۔

ان سولہ اضلاع میں جتنے بھی عرب تھے۔ اکثریت فوج میں ملازم تھے۔ پولیس ایکشن کے بعد فوج ختم کر دی گئی۔ جتنے عرب ملازم تھے۔ اور جن کی سروس تھی ان کو وظائف دیئے گئے۔ جن کی سروس کم تھی۔ ان کو کچھ بھی نہیں ملا۔ ان عربوں کی آمدنی کا ذریعہ محدود ہونے لگا۔ تعلیم تجارت، زراعت کی طرف

کم عرب مائل تھے۔ یہی وجہہ تھی پولیس ایکشن کے بعد عرب کافی پریشان ہوئے۔ سابقہ حیدرآباد کے اضلاع کی لسانی بنیاد کی تقسیم کے بعد عرب منتشر ہو گئے۔ کافی عرصہ گذرنے کے بعد نوجوان یمنی نژاد عرب ممالک خلیج، یمن اور سعودیہ سفر کئے بغرض معاش بعض کو خاندانوں کی پہنچان سے روزگار ملا۔ بعض اپنی خود کی کوشش سے روزگار حاصل کئے۔

یہہ نوجوان بچے اپنے خاندانوں کی مدد کرنے لگے اس سے چند لوگوں کے معاشی مسائل کچھ حد تک سنبھلے۔ لیکن اب بھی مجموعی اعتبار سے ان لوگوں کے حالات بھی خاطر خواہ نہیں ہیں اکثریت طبقہ ابھی بھی معاشی مسائل سے پریشان ہے۔

اگر یہہ لوگ دینی تعلیم عربی تعلیم عصری تعلیم اور فنی تعلیم کی طرف توجہہ دیں تو کسی حد تک معاشی مسائل پر غالب آسکتے ہیں

ہونہار طالب علموں کے لیئے سرمایہ کی کمی کا سوال بھی ہو سکتا ہے۔ ان حالات میں اگر سماجی کمیٹیاں متحد ہو کر کام کریں۔ تو انشاء اللہ اس کا بھی کوئی حل نکل سکتا ہے۔

اسلام کی تبلیغ :۔ عربوں نے تبلیغ اسلام کے لیئے بھی بہت

کام کیے ہیں۔ خاص کر سادات جو عراق سے آئے۔ اور حضرموت (جنوبی یمن) سے آئے۔ انہوں نے سندھ۔ گجرات۔ حیدرآباد۔ کیرالہ۔ کلکتہ اور برما۔ سری لنکا کے کئی علاقوں میں تبلیغ اسلام کے لیئے کام کیا۔

سورت میں محمد بن عبداللہ العیدروس۔ دکن میں سید جعفر الصادق بن علی زین العابدین اورنگ آباد، مہاراشٹرا میں السید ابوبکر بن احمد بن حسین بن عبداللہ بن الشیخ کالی کٹ میں سید مجاھد بن عبدالرحمٰن بن الناصر مقیم رہے اور بعد میں سری لنکا بھی گئے۔ انہوں نے بعد میں کلکتہ میں بھی قیام فرمایا۔ کلکتہ میں السید عبداللہ بن علوی بن حسن بن علی بن احمد بن صالح آئے۔ بڑے عالم تھے۔ تبلیغ فرمائے۔ برما کے کئی شاگرد آپ کے پاس موجود تھے۔ غیر سادات جو یمنی نژاد سے تھے تبلیغ اسلام کے لیے کام کیے۔

جمہوریہ الیمن میں پیٹرول کا نکلنا: اب چونکہ شمالی یمن اور جنوبی یمن ایک ہوگیا ہے۔ اب موجودہ نام جمہوریہ الیمن بن گیا ہے

وہاں پر پٹرول بھی کافی نکلنا شروع ہوگیا ہے۔ بموجب اخبار
الایام مورخہ ۲۸ رجولائی ۱۹۹۳ء مورخہ ۹ رصفر ۱۴۱۴ھ یمن
میں کافی پٹرول نکل چکا ہے۔ اور پائپ لائن کا کام بھی مکمل
ہوچکا ہے۔ اس کا افتتاح ۲۶ ستمبر اور ۱۴ اکٹوبر ۱۹۹۳ء کو
سرکاری طور پر کیا گیا۔ انٹرنیشنل بنک بھی یمن کو تعاون کے لیئے
تیار ہوچکا ہے۔ جب سے یمن ایک ہوگیا ہے۔ یمنی عوام کو زیادہ
توقعات ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ ہندوستان کے یمنی نژاد و تعلیم
یافتہ اور فنی تعلیم یافتہ باشندوں کے لیئے بھی آئندہ توقعات
بڑھ جائیں گے۔

شجرہ اعلیٰحضرت

نظام کا اس لیئے واضح کردیا گیا ہے۔ کیونکہ عرب آصفجاہی
بادشاہوں کے بہت قریب رہے۔

شجرہ نسب اعلیحضرت نظام

عابد قلی خان

↓

فیروز جنگ

↓

نظام الملک آصف جاہ اول ۱۷۱۲ تا ۱۷۴۸ء

- غازی الدین
- ناصر جنگ دوم ۱۷۴۸ تا ۱۷۵۰
- صلابت جنگ ۱۷۵۱ تا ۱۷۶۱ء
- نظام علی خان ۱۷۶۱ تا ۱۸۰۳ء
- بسالت جنگ
- دختر ← مظفر جنگ سوم ۱۷۵۰ء

نظام علی خان ←
- سکندر جاہ ۱۸۰۳ تا ۱۸۲۹ء
- عالی جاہ

↓

ناصر الدولہ ۱۸۲۹ تا ۱۸۵۷ء

↓

افضل الدولہ ۱۸۵۷ تا ۱۸۶۹ء

↓

میر محبوب علی خان آصف جاہ ۱۸۶۹ تا ۱۹۱۱ء

↓

میر عثمان علی خان آصف جاہ ۱۹۱۱ تا ۱۹۶۷ء

چندولال صدر المہام ۱۸۳۲ تا ۱۸۴۳ء

۱۰ شعبان ۱۲۵۹ھ میں ناصر الدولہ نے چندولال کو معزول کر دیا انکی جگہ ان کے برادر نسبتی راجہ رام بخشی بہادر صدر المہام ہوئے۔ چندولال راجہ ٹوڈرمل (اکبر کے نورتن میں سے تھا) کی فیملی سے تھے۔ کشن پرشاد۔ ۱۹۰۱ تا ۱۹۱۲ء ان کے جانے کے بعد سالار جنگ سوم وزیر اعظم بنے۔ ۱۹۱۴ء میں سالار جنگ سوم نے استعفیٰ دے دیا۔

سالار جنگ اول ۱۸۲۹ء تا ۱۸۸۳ء :-

ان کا نام تراب علی خاں تھا۔ اور فیملی ادریس قریبی مدینہ منورہ سے بتائی گئی۔ ان کے جد اعلیٰ پہلے بیجاپور آئے تھے۔ اور علی عادل شاہ کا زمانہ تھا۔ علی عادل شاہی حکومت نے اس خاندان کی بہت عزت کی۔ اور اچھے عہدوں پر مامور کیا۔ سالار جنگ اوّل ۱۸۵۳ء میں ریاست حیدرآباد دکھن کے وزیر اعظم ہوئے۔

ان کے جاگیرات ۔کپل ۔ یلبرگہ ۔کوڑنگل ۔ کولی کنڈہ اجنتہ تھے۔ ان سے پہلے ریاست حیدرآباد کے وزیر اعظم نواب سراج الملک (سالار جنگ اول کے چچا) تھے ۔ یہ زمانہ ناصر الدولہ آصف جاہ کا تھا۔ ان کے زمانہ میں عرب کے نامور جمعدار عبداللہ بن علی عولقی المخاطب مقدم جنگ اور عمر بن عوض القعیطی المخاطب شمشیر الدولہ دونوں موجود تھے۔

سالار جنگ اول کے جاگیرات کے محلات اور خزانوں پر عرب گارڈ مامور کئے گئے تھے ۔ گجرات ۔ مرہٹواڑہ ۔ اور دنیرتی کی رانی کے پاس جتنے بھی عرب دکن آئے۔

ان کے لانے میں سالار جنگ اول کا بڑا تعاون رہا۔ عرب کے معاملات جو بھی ہوتے۔ وہ ان دونوں جمعداروں کے تعاون سے ہوتے۔

افضل الدولہ آصف جاہ کے ۲۶ فروری 1869ء کو انتقال ہوا۔ اس وقت محبوب علی خاں آصف جاہ کی عمر چار سال چار ماہ تھی۔ ان کی دیکھ رکھ کے لیئے سالار جنگ اول نے عبداللہ بن علی عولقی جمعدار کو نگرانی کے لیئے مامور کیا تھا۔ سالار جنگ اول کے وفات کے بعد مہاراجہ نرندر پرشاد بہادر ان کی جگہ منصرم کام انجام دئے۔

سالار جنگ دوم ۱۸۶۱ء تا ۱۸۸۹ء

ان کا نام لائق علی خان تھا۔ 1884ء میں یہ ریاست حیدرآباد کے وزیر اعظم بنے۔ انہوں نے بھی جاگیرات پر محلات اور خزانوں پر عرب گارڈ رکھے۔ عربوں کے کردار اور شجاعت اور ایمانداری سے وہ خوش تھے

سالار جنگ سوم ۱۸۸۹ء تا ۱۹۴۹ء

ان کا نام یوسف علی خان تھا۔ ۱۹۱۲ء میں یہ ریاست حیدرآباد کے وزیر اعظم بنے۔ جب کہ کشن پرشاد اپنے عہدے سے ہٹ گئے تھے۔ ان کے زمانہ میں بھی جاگیرات کے محلات اور خزانوں پر عرب گارڈ مامور کئے گئے تھے۔ دیوان دیوڑھی حیدرآباد میں مسجد کے سامنے ایک دو بڑے ھال عرب گارڈ کے رہنے کیلئے دے گئے تھے۔ سالار جنگ سوم بھی عرب کی شجاعت، کردار، ایمانداری سے بہت متاثر ہوئے تھے۔ اور عربوں کو بہت پسند کرتے تھے۔

جمعیت نظام محبوب کا قیام

سالار جنگ اول نے آصف جاہ سے تجویز پیش کی تھی۔ کے عرب کی ایک باقاعدہ بٹالین بنائی جائے۔ آصف جاہ نے قبول فرمایا۔ اور افسر الملک کی سرپرستی میں یہ طے پایا کہ ایک ہزار عرب کی بٹالین باقاعدہ بنائی جائے۔ سالار جنگ دوم نے بھی عرب بٹالین کی تجویز کی اور آصف جاہ نے قبول فرمایا۔ افسر الملک کی نگرانی میں عرب بٹالین باقاعدہ بنائی گئی۔ اور دنکال میسرم میں اس کا ہیڈ کوارٹر بنایا گیا۔

عوض بن سعید ابی الیسل جو آفریکن کیولری میں لفٹننٹ تھے۔

یہ بٹالین ان کے سپرد کر دی گئی۔ گولکنڈہ بٹالین کی فوجی تربیت دینے کے بعد جب وہ بٹالین بلکل باقاعدہ ہو گئی۔ اس کے بعد میرم لائن (جمعیت نظام محبوب) کو باقاعدہ بنا کر فوجی ٹرینیگ دی گئی۔ 1302ھ میں یہ جمعیت بلکل باقاعدہ بنائی گئی۔

اکثر یمنی عرب میں جد اعلیٰ ایک اور قبیلے متفرق ہیں اور بعض کے جد اعلیٰ ایک ہی ہے

بارکس حیدرآباد آندھرا پردیش میں مقیم یمنی نژاد قبائل

العطاس (سید) ۞ النقیب ۞ العمودی ۞ العامری ۞ الکسادی بن شیخ الوبکر (سید) ۞ الکثیری ۞ البکری ۞ البحر (سید) العیدروس ۞ الکاف (سید) ۞ البار (سید) ۞ الحامد (سید) السقاف (سید) ۞ الجفری (سید) ۞ الماس ۞ بن اسحاق (شیخ) بارشید (برشید) ۞ بن علی جابر ۞ بن بریک ۞ بحدیلہ ۞ بلحباب یا بلبیل ۞ یحدیلی ۞ بو عشی ۞ بفلح ۞ بو قطیم (سید) ۞ بن رضوان دبا رضوان) ۞ برلرواس (با رواس) ۞ بارزیق ۞ ارمادہ

بلقیع ÷ بابرکات ÷ توفیق ÷ تمیمی ÷ باتیس ÷ بن ثابت

باجابر ÷ باجمال ÷ جابری ÷ جعیدی ÷ باجماع ÷ جنیدی (سید)

بن جمیل اللیل (سید) ÷ باجوبیر ÷ باجوع ÷ بن حمید ÷ حمدان

باحطاب ÷ باحذق ÷ باحشوان ÷ باحمید ÷ بن حیدرہ ÷

باحمید الهیج ÷ بن حریز ÷ باحردان ÷ بن جنید ÷ حمومی ÷

باحمیدان ÷ حمامی (باحمام) ÷ بن حاجب ÷ بن خلیفہ ÷ خلاقی

خولانی ÷ خلیدی ÷ بلخیر (باالخیر) ÷ باخریصہ ÷ خرصان

بادیان ÷ دینی ÷ بادعام ÷ بادحدح ÷ بن دعار ÷ باریم

رمضان (جمیل) ÷ بارجع ÷ رفاعی (سید) ÷ بارلود ÷ بارہبر

رشیدی ÷ بازلیقہ ÷ برزق ÷ بارقبہ ÷ زبیدی ÷ زرعی

زملی ÷ بن زیاد ÷ بن زاکن ÷ باسلوم ÷ باسعید ÷ باسلیمان

باسودان ÷ باسلامہ ÷ باسعین ÷ باسوید ÷ سعدی ÷ باسالم

باششتی ÷ باسلاسل ÷ باسویدان ÷ شاکر ÷ باشراحیل

بن شجبل ÷ بن شملان ÷ شرعبی ÷ باشعیب ÷ باشاذی

بن شعیب (سید) ÷ باجبران ÷ شیبی ÷ شرفی ÷ بن شعیب

(جابری) ÷ باصرہ (سید ÷ صاعری (حضیری) ÷ باصلیب

حضرمی ÷ [illegible] ÷ [illegible]ان ÷ ابی اللیل ۔ ابوقاسم

بن صدیق ٭ باسبیت ٭ صوبان ٭ بن صعیر ٭ بن اضو بی ٭
ظہر بیبی ٭ بن ذیاب ٭ بن طالب ٭ باطویل ٭ باطاھر
باطویحنہ (عمودی) ٭ باضریس ٭ باعثمان ٭ عسکری ٭ عسیری
عمشان ٭ بن عفیف ٭ باعوم ٭ باعقیل ٭ باعقیل (سید)
بن عقیل (سید) ٭ عوینی ٭ باعمرن ٭ عفاری ٭ بن عبد العزیز
عکبری ٭ بن عبری ٭ باعیاش ٭ بلعبید ٭ عبادی ٭ باعیسیٰ
باعزام ٭ بن عبداد ٭ بن الزدع ٭ باعمر ٭ عولقی ٭ بن عثمان
باعبود ٭ باعمر ٭ عبس (ابس) ٭ المجحری ٭ بن عوض
باعلی ٭ باغبرہ ٭ غنامی ٭ بافضل ٭ بافقرہ ٭ بافنع ٭ بن فضل
بافرج ٭ قندوان ٭ بن قماش ٭ بن قروان ٭ قندوس ٭ باقریہ
بن قناب ٭ قرموشی ٭ قشمی ٭ باکوبن ٭ باکرشوم ٭ باکلکا ٭
بن کرطوس ٭ باکرع ٭ کرامہ ٭ باکودح ٭ باکلیب ٭ بارکبیں ٭
بلصقع ٭ لرضی ٭ بلوعیل ٭ بالشدق ٭ بالحول ٭ لحمدی
بلشرم ٭ بلحجذم ٭ بلفقیہ (باالفقیہ) ٭ لحجی ٭ بلضراف (بالضراف)
لبیدی ٭ بامسعود ٭ مشجری ٭ بن مھری ٭ بامعلم ٭ بن منخاش
مرجان ٭ بامطرف ٭ بن ماضی ٭ بن معقر ٭ بن مربطان

عمّاری، حساد، بادلیف، باعاجی، حیقی، حسان بن جمیل الحمری، بن سبیع
بن محفوظ ❁ محاوی ❁ بن مرشد ❁ مقیبل (سیّد) ❁ ملاحی
بن مفتاح ❁ بامسق ❁ بامقداد ❁ بن جبیدع (جعیدی) ❁ مُصَلّی
بامحروس ❁ بامسدوس ❁ بامعروف ❁ بامنیف ❁ مکارم
بن مفلح ❁ بانعمان ❁ نہدی ❁ بانقیب ❁ بن تھبان ❁ بن نصر
باناقع ❁ بانعیم ❁ باھارون (سیّد) ❁ بن ھلابی ❁ بن عبلتور
بن وھلان (جابری) باھرمز ❁ باوزیر ❁ بن یثرب ❁ بن یمانی
بالعیثوت ❁ بایزید ❁ بن یزید ❁ بامُمین ❁ یافعی، بن عیفان، عبدانی

حیدرآباد، آندھراپردیش شہر میں مقیم یمنی نژاد قبائل

بامحرزہ، بلطفراف، باشنتوش، بابحم، العامری، باکول
رمضان۔ جمیل :۔ بن شملان :۔ بن طاہر :۔ حمیدان
لحمدی :۔ بن منیف :۔ نھدی :۔ بن مصفر :۔ بن دویل :۔ شیبی
عمودی :۔ بن مرشد :۔ بن محفوظ :۔ بایزید :۔ باحکم :۔ سعیدی
باجراحی :۔ بن سواد :۔ مدیحج (سیّد) :۔ العیدروس (سیّد)
الکاف (سیّد) :۔ بن زین (سیّد) :۔ عمولقی :۔ باحمیدح :۔
بطاطیی :۔ مُصلّی :۔ بن مریطان :۔ سرحنی :۔ بغلج :۔ باسیت
مشجری :۔ بن مھری :۔ بن مخاشن :۔ باقتیان :۔ باصلیب

باحمید :- باخطیب :- بن سریحی :- کیشری :- زبیدی :- بالرواس
بامسدوس :- باجابر :- خولانی :- باشمیل :- باحذق :- کربیی
بن حویل :- یزیدی :- عمشان :- بلخشر :- بن حنة :- باخریصہ
بعشی :- بن حلیس :- سعدی :- بن حمزہ :- یافعی :- بلعیث
باحاتم :- بلعلا :- بن بریک :- بادعام :- بن شعبان :- بالکلکا
بن سواد :- بن سند :- کرامہ :- بن کلیب :- بن جدنان
باطوق :- باصفاری :- باقرصین :- باقریہ :- باکعیان
باحویرث :- بن صدیق :- باکرمان :- بن قمزہ :- باسلوم
مسنون :- زرملی :- زملی :- بادقیل :- حمومی :- بلشرم
بن شریشر :- صباعری :- بن منیف :- بامجلد :- بن سیف
حمومر :- القعیطی :- الحسین بن الشیخ ابوبکر (سید) :- مولی الدویلة (سید)
قنسح (قرح) :- بن رضوان :- حداد :- کوسان :- دیبانی
باغبار :- باحمام :- بارزقان :- باجماح :- بن مطھر
فداعق (سید) :- بالفقیہ (سید) :- بن جمل اللیل (سید) :- الجفری
(سید) :- الحامد (سید) :- البار (سید) :- عبادی :- بن شعیب
(سید) :- جابری :- باسعید :- بالکودح :- باضغار :- باجعر
حرحرہ (یافعی) :- مکتب :- باغزال :- باشاذی :- باقبع :- العفاز :- عم[illegible]

باحمیشان ۔معیبد ۔عسکری ۔ بانقیب ۔ ابوقاسم ۔ باقلاقل
بامعاس :۔ بامداعس :۔ باتخیبر :۔ باعمر :۔ بن عطیف
دوسری :۔ باعشیر :۔ بازرارہ :۔ بامنخرمہ :۔ باحارث
بلعیش :۔ باسالم :۔ رفاعی (سید) :۔ بایدیری :۔
بن مسعد :۔ بافلیح :۔ بن داود :۔ بن طیمران (بن محفوظ)
بن قعوش (بن محفوظ) :۔ باداود :۔ باھمام :۔ باقرین :۔ باحجاج
باجویبر :۔ باعباد :۔ باشعیب :۔ بن شھاب :۔ الجیلی ۔بن طیمران

ضلع محبوبنگر آندھراپردیش میں مقیم یمنی نژاد قبائل

جابری :۔ باجبور :۔ یافعی :۔ الحامد (سید) :۔ باناب
باتحدوم :۔ زبیدی :۔ کلدی :۔ بن یمن :۔ بامسدوس
بن غانم الحکیم (بن بلال) :۔ باطاران :۔ بن فضل
بلحق :۔ العبوثانی :۔ الکثیری :۔ بانواس :۔ بن حویل
بامکبوس :۔ بن محفوظ :۔ حبیب الحبشی (سید) :۔
باشویعر :۔ بن ماضی :۔ باوزیر :۔ بن شیخ علی ھرھرہ
باحشوان :۔ العامری :۔ باحمید :۔ بن یمانی :۔ باحویل
بن عفیف :۔ باجیال :۔ باحسن :۔ باوطیش
بابدر :۔ بن زاکن :۔ باسبیت :۔ باالشرف :۔ بامجمر
عمودی :۔ باعمران :۔ باضاوی :۔ باحیدرہ؟

تعلقہ ونپرتی ضلع محبوب نگر آندھرا پردیش مقیم قبائل

لبطاطی :- باخمیس :- باشعیب :- ذیبانی

تعلقہ اتماکور ضلع محبوب نگر آندھرا پردیش

باعثمان :- بن غانم الحکیم (بن ہلال)

تعلقہ کلواکرتی ضلع محبوب نگر آندھرا پردیش :-

بن صدیق :- باعثمان :-

تعلقہ کلواکرتی ضلع محبوب نگر :-

باشاذی :- بن محفوظ :- کیثری :-

بن حلیس :-

تعلقہ ناگر کرنول محبوب نگر تعلقہ گدوال

بادزیر :- بامنیف :- باحسین

لکھم آندھرا پردیش سنٹ محمد

ضلع عادل آباد، آندھرا پردیش، کاغذ نگر، آصف آباد اٹنور، لکشمی پیٹ، نرمل، بھینسہ، بودھن، سدنور، چینور، منچریال، مدھول میں مقیم یمنی نژاد قبائل :-

بلصقع الجابری :- بن حمید :- بن قتاب - بلشرف :- بانیف
بن قمصان :- باحیدرہ :- باھیثم - یافعی :- باکرشوم :-
بلبود :- باجابر :- بن ماضی :- باحشوان :- بن مجلد
بکران :- باسلوم :- جعیدی :- بن عفیف :- بن سیف
باسبارہ :- عمودی :- بن بریک :- بلنجباک :- تمیمی -
باقریبہ :- عولقی :- بن مریطان :- ستران :- حداد :- فرارہ
بن یمین :- بن محفوظ :- حضرمی :- باسر :- بن ناجی :-
بن مقدش :- بابرک :- بریمول :- بن عبداد :- الکثیری
بن عبدالعزیز - البکری :- یحیی :- دوری :- جابری :-

ضلع عثمان آباد مہاراشٹرا میں یمنی نژاد قبائل

باھارون (سید) :- حبیب مقبل (سید) :- بن شیخ ابوبکر (سید) :- بکر (س
[illegible]

ضلع بیڑ مہاراشٹرا میں مقیم یمنی نژاد قبائل :-

بن محفوظ :- باصفت :- العطاس (سید) :- بن جعاد :- بن غانم ایم الحکیم

ضلع ناندیڑ مہاراشٹرا میں مقیم یمنی نژاد قبائل :-

بالخم :- بن عبدالعزیز :- بن طالب :- بن عبید اللہ :- بالخیر

بن محفوظ :- بابشیر :- باالقشر :- بن علوی (شیخ باذیر)

شیخ باحسین :- شیخ العمودی :- باحنشوش :- عمشان :-

باجندع :- جعیدی :- لحجی :- قتیمی :- جابری :- باداود

بن جیش :- بانعیم :- باصعر :- لحمدی :- القعیطی :- باالضرانی

جبیب بن حبشہ :- حمدمیر :- باسوید :- بابطین :- حداد

بکران :- عماری :- باضروس :- رمضان بن جمیل :- بن قعوش

بن محفوظ :- بن حیدرہ :- خرصان :- بالواب :- شبیبی

بن ذنیر :- باالمضراف

تعلقہ بلولی ضلع ناندیڑ :-

باشاذی :- برداس

شبیبی :-

ضلع پربھنی مہاراشٹرا میں مقیم یمنی نژاد قبائل

الیافعی :- بن شملان :- باعمر :- باوزیر :- باموسیٰ
حبیب الجیلانی :- عولقی :- قرصان :- بن طاهر :- لحجی
باحداد :- لرضی :- باثواب :- عمودی :- هرهره یافعی
بن عبدالعزیز :-

تعلقہ پاتری ضلع پربھنی مہاراشٹرا :-

بن محفوظ :- بن کلیب :- بن حویل :- بن جبذان :- باحنتوش شیخ موسیٰ

تعلقہ پالم ضلع پربھنی مہاراشٹرا :- سیّد الجیلانی

بن وصلان

تعلقہ جنتور ضلع پربھنی مہاراشٹرا :- بارلبود :-

باوزیر :-

تعلقہ بسمت ضلع پربھنی مہاراشٹرا :-

عمودی

الیافعی :- تمیمی :- قطن :- حبلبیل :- لحمدی :- بن سرحان

قرصان :- العامري :-

ضلع اورنگ آباد مہاراشٹرا جالنہ معہ تعلقہ جات میں مقیم یمنی نژاد قبائل :-

بن حترش (نهدی) بن ثابت (نهدی)

بن کلیب (نهدی) :- بن حلویل (نهدی) :- بن جدنان (نهدی) بامسدوس (دینی) :- باکرشوم (دینی) :- باقحدوم (دینی) باموکرہ (مشجری) :- بن عیفان (نهدی) :- باشمیل (دینی) بوقدیم (دینی) :- الکثیری :- الجابری :- المحمدی :- التمیمی بن ماضی :- بامدرک :- باضروس :- باشمول :- بلحمر باعوبث :- باکروم :- باطوق :- باحکیم :- بلفجور :- یاجری بن عبری :- عامری :- بن ہلابی (جعیدی) :- بن مبارک بن مرضاح :- (جعیدی) :- بن حمد بن علی (جعیدی) :- بن شملان (جعیدی) :- بن جبیش بن مرضاح (جعیدی) :- الهندي بن مرضاح (جعیدی) :- بن جمیل بن مرضاح (جعیدی) :- بن کریشان (جعیدی) :- بن حمید (جعیدی) :- بن مسلم (جعیدی) :- بن الشیبہ (جعیدی) :- بلجذم (جعیدی) :-

الصقرہ (جعیدي)؛- بن علی بن مرضاح (جعیدي)؛- بن صلوفحہ
(جعیدي)؛- بن خشر (جعیدی)؛- بن حیدرہ؛- بن سمیدع
صاعری؛- بن حمود؛- یافعي؛- بارشید؛- حمومي؛-
شیخ عمودی؛- باقیس؛- باسمیح؛- بن محفنا (نحفدی)؛-
باشیبہ؛- بن بل لیث؛- بن قربان (بن یلیث)؛- باوزیر
حنتوش؛- بامتق؛- بادلہ؛- باصمد؛- باجعمان
القشمي؛- باقرنون؛- شیخ باحرد؛- بن ہرہرہ یافعي؛-
باھسھیمي؛- باعشن؛- سید الحداد؛- القطامي؛- بن طیب
بن اسحاق- بن محفوظ؛- سید بن الشیخ ابوبکر (الحامد)؛-
سید العطاس؛- سید العیدروس؛- سید البکری (الحامد)
یامعروف؛- باعمر؛- عیسري؛- باکودح؛- باحشوان؛-
بادعام؛- باشماخ؛- باصولان؛- بامنقا؛ شیخ باقادر
بالحرک؛- باسعد؛- سید الجیلاني؛- بارحیم؛- سید الشھاب
بادریك؛- بل کلوسیلنہ؛- باجحاو؛- باجعیم؛- بافضل
سید بن جمل اللیل؛- باسھل؛- باحمیدہ؛-

☆

ضلع نظام آباد آندھرا پردیش میں مقیم یمنی نژاد قبائل

بن منیف :۔ بازھر :۔ باحریش :۔ بن عبد العزیز الکثیری
بررواس :۔ الجیلانی (سید) :۔ مشجری :۔ بن جنید
شمائی :۔ البو الشافی :۔ بررضوان :۔ باحویرث :۔ جعیدی
حمدان :۔ غانم بن یمین :۔ باضي (باصي) :۔ باحویل :۔ بانعیم
یافعی :۔ بن سمیدع :۔ باداؤنی :۔ باحطاب :۔ عمودی :۔ جابری
الکاف (سید) :۔ باشفرہ :۔ بازرارہ :۔ حضرمی :۔ باحذق
بلصقع جعیدی :۔ نہدی :۔ بالمحس :۔ باعمر :۔ متحرس
محمدی :۔ بامهدی :۔ بالشدق :۔

تعلقہ بودھن ضلع نظام آباد

:۔ بابکیر
بازرارہ :۔ الجیلانی

تعلقہ آرمور ضلع نظام آباد

یافعی :۔ بکران
یحیی :۔ حضرمی :۔

تعلقہ بانسواڑہ ضلع نظام آباد

:۔ جابری :۔ یافعی
بن منیف :۔ یحیی

ضلع کریم نگر آندھرا پردیش میں مقیم یمنی نژاد قبائل

جابری :- یافعی :- عمودی :- نھدی :- خمبشی :- بلحباٹ
باجمال :- عبادی :- بر رواس :- الکثیری :- بارلبود :- شمتوط
حسان :- جعیدی :- باوزیر :- صعری :- باصلیب :-

ضلع رائچور کرناٹک میں مقیم یمنی نژاد قبائل

بن محفوظ :- الجیلانی :- خلاقی :- بن خلیفہ :- بالحول :- باشمیل
باموکرہ :- حیقی :- الکثیری :- بن حمید :- باعثمان :-
باتیس :- مجلد :- بن یمانی :-

تعلقہ گنگاوتی ضلع رائچور کرناٹک :-

باجویرث :- بایزید :-

تعلقہ چھاونی ضلع رائچور کرناٹک :-

بن محفوظ :-

تعلقہ سندنور ضلع رائچور کرناٹک :-

بن یمانی :-

تانڈور :- بن صمیط (سید) ۔ بن الشیخ ابوبکر بن سالم (سید)

تعلقہ دیودرگ ضلع رائچور کرناٹک :-

باخطیب العمودی

تعلقہ کشٹگی ضلع رائچور کرناٹک :-

باعثمان :-

ضلع گلبرگہ کرناٹک میں مقیم یمنی نژاد قبائل :-

یافعی :- باالفقیہہ (سید)

تعلقہ یادگیر ضلع گلبرگہ :-

عولقی :- الھاجری :-

بن حنشرش :- بانافع :-

بن نعمہ :- باقریبہ :-

موضع گرمٹکال تعلقہ یادگیر ضلع گلبرگہ

الحامد (سید) :- یھدی :- بن سیف :- مرفاشی :- صعری

باشراحیل :- العطاس (سید) :- بایمین :- باوزیر :-

ضلع میدک آندھراپردیش :

کشیری :- بن زیاد

بابطیل :- بارطبہ

یھدی - الکثیری - الحبشی (سید)

باحویلہ :- باحویل :-

ضلع ورنگل ہنمکنڈہ، آندھرا پردیش :-

بوعشی، بادعام، عمودی :-

بن سلمان - الکثیری :- بن سمیدع :- بن خلیفہ :- جیب احمد السیتی

ضلع نلگنڈہ آندھرا پردیش :-

باہیر بار - بن ذیلع :- بن مجیدع - باافضال

الکثیری - العصیر ان - بن فحیل - باسیف - الحدادر الحدود - باقرسیہ - بابید

جمہوریہ الیمن

:- شمالی یمن اور جنوبی دونوں کا وحدہ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۹۰ء کو ہو گیا :- اب یہہ دونوں ممالک ضم ہو جانے کے بعد اس کا نام جمہوریہ الیمن رکھا گیا ہے۔ اس ملک کے صدر ہز یکسیلنی علی عبداللہ صالح ہیں۔ اور نائب صدر ہز یکسیلنی علی سالم البیض ہیں اور وزیر اعظم ہز ہانس حیدر ابوبکر العطاس ہیں باقی کے وزراء شمال اور جنوب ملا کر بنائے گئے ہیں۔

میں اس تاریخ میں مختصراً اِن علاقوں کی تاریخ اور کچھ جغرافیہ بیان کرنے کی کوشش کیا ہوں تاکہ پڑھنے والوں کو یمن کے بھی حالات معلوم ہو سکے۔ آخر میں اِن علاقوں کے نقشے بھی دکھا گئے ہیں۔ ان نقشوں کو دیکھنے سے مزید معلوم ہو سکتے ہیں

جمہوریہ الیمن کی آبادی :۔ اس کی آبادی 10,864,448 ہے۔ خلیج کی جنگ (عراق اور اتحادیوں کے درمیان ۱۶ ر جنوری ۱۹۹۱ء کو ہوئی۔ اتحادیوں میں بڑے ممالک امریکہ، برطانیہ، فرانس اور دوسرے ممالک تھے) کے بعد بہت سے یمنی سعودی عربیہ اور خلیج سے واپس آگئے ہیں شاہداب اس آبادی میں کچھ اضافہ ہوا ہوگا۔ واپسی کی وجہ جمہوریہ الیمن نے عراق کی تائید کی تھی۔

جمہوریہ الیمن کا رقبہ :۔ شمالی یمن 200,000 + جنوبی یمن 3,360,870 جملہ رقبہ 3,560,870 مربع کیلومیٹر ہے

ایرلاین :۔ اس وقت گورنمنٹ کے تحت دو ایرلاین چل رہے ہیں (۱) یمن یرویز (۲) الیمدا یمن یرویز پہلے شمالی یمن کی ایرلاین تھی۔ اور الیمدا جنوبی یمن کی ایرلاین تھی۔

پیٹرول کی پیداوار :۔ اس کا ذکر ابتداء میں کیا جاچکا ہے۔ عرب یمن کے معاشی حالات ٹھیک ہو رہے ہیں۔ کافی تعداد میں پیٹرول نکل رہا ہے۔

☸

جمہوریہ الیمن میں مذہب اور زبان :- مذہب اسلام ہے۔

زبان عربی ہے۔

کرنسی :- فی الوقت شمالی یمنی ریال اور جنوبی دینار (شلنگ) دونوں ایک ساتھ رائج ہیں۔ شاید بعد میں ایک کرنسی ہو جائے۔

شمالی یمن :- جزیرہ نمائے عرب کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ ۲۰۰،۰۰۰ مربع کیلومیٹر ہے اس کے شمال اور مشرق میں سعودی عربیہ ہے اس کے مغرب میں بحرہ احمر ہے۔ جنوب کا حصہ بحرہ عرب تک جا کر ملتا ہے۔ ۲۰° (بیس ڈگری) عرض البلد سے جنوب کی طرف بحرہ عرب تک اس کی وسعت ہے۔ بحرہ احمر سے مشرق کی طرف ریگستان ربع الخالی تک ہے۔ طبعی اعتبار سے شمالی یمن کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) نشیبی زمین جو بحرہ احمر سے لگی ہے مغرب کی طرف

(۲) سلسلہ کوہ اور درمیانی پہاڑیوں کی بلندی

(۳) درمیانی پہاڑ کے فاصلے

(۴) نیم ریگستانی سطح مرتفع

شمالی تاریخی پس منظر

[illegible] یمن میں سباء کی [illegible] تھی۔

(10th to 2 century B.C) اُس زمانہ میں یمن کا صدر مقام مارب تھا۔ دوسری صدی بی سی (2 century B.C) سے چھٹی صدی (2 century B.C. to 6 century A.D) یمن پر حمیرہ کی حکومت رہی۔ حمیرہ کی حکومت 525 A.D میں ختم ہوگی۔ حبشہ (Ethiopean) کرسچن یمن پر حکومت کے۔ یہ 575 A.D تک حکومت کیئے اس کے بعد ایرانیوں (ساسانی شہنشاہ) نے حکومت کی۔ قرون وسطیٰ گیارہ سے بارہ صدی میں یمن کی تاریخ میں کچھ الجھن ہے۔ اس دوران میں مقامی امام مقابلے پر آگئے۔ فاطمین مصر نے اسماعیل پہاڑیوں پر رہنے والوں کو گیارہویں صدی میں مدد کئے۔ صلاح الدین نے 1173 میں یمن کو اپنی ریاست میں ضم کرلیا۔

خاندان RASULID نے ۱۲۳۰ سے پندرہویں صدی

(century 1230 to 15th) یمن پر حکومت کیئے اور ان کے زمانے میں یمن کا صدر مقام زابد تھا۔ ۱۵۱۶ میں مصر کے مملوک نے یمن کو مصر سے جوڑ لیا۔ تھوڑے دن بعد ترکیوں نے مصر کے مملوک پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح سے یمن پر ترکیوں کا قبضہ رہا۔

زیدی امام قاسم دی گریٹ 1620 - 1597 تا یمن کے اندرونی حصوں پر اپنا مقام بنا لیا۔ ترکی یمن کے ساحلی علاقوں پر قابض رہے انیسویں صدی (19th century) وھاب نے یمن پر قبضہ کر لیا۔ 1818 میں ابراہیم باشاہ ولد محمد علی والی مصر نے وھاب کو ہٹا دیا۔

1840 تک مصری فوج یمن پر قابض رہی۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد امام یحیٰ کا ظہور بحیثیت حکمران ہوا۔ امام یحیٰ کی حکومت یمنی قوم کو پسند نہیں آئی۔ جنوری 1948 میں انقلاب ناکام ہوگیا۔ ۱۷ فروری سنہ 1948 دوبارہ انقلاب آیا اور امام یحیٰ کی موت واقع ہوئی امام یحیٰ کا بیٹا امام احمد تخت نشین ہوا۔ یہ چند قبائل کو ملا کر حکومت چلانے میں کامیاب ہوا۔ اس کی حکومت کو ۲۲ اپریل 1948 میں انگریزوں نے تسلیم کر لیا۔

امام احمد نے اپنے بیٹے البدر کو نائب وزیر اعظم وزیر داخلہ فوج کا کمانڈر اور وزیر دفاع بنایا۔ ۱۸ ستمبر ۱۹۶۲ء کو امام احمد کا انتقال ہو گیا۔ امام محمد البدر حکمران بن گیا۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۶۲ء کو پھر انقلاب آیا۔ امام البدر فرار ہو گیا۔ ۲۶ ستمبر ۱۹۶۲ء سے قومی حکومت بن گئی۔ البدر شمالی علاقہ میں جا کر چند قبائل سے دوبارہ مدد حاصل کر کے حکومت حاصل کرنے کی بہت کوشش کی لیکن ناکام ہو گیا۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۲ء کو U.N.O میں یمن کی عوامی حکومت کو سیٹ مل گئی۔

پہلی قومی حکومت کے صدر عبداللہ سلال کو منتخب کیا گیا عبداللہ سلال کی حکومت عرصہ تک چلی۔ اس زمانہ میں مصر میں جمال عبدالناصر صدر تھے۔ عبداللہ سلال کو جمال الناصر سے کافی فوجی مدد ملی۔ مصری فوج شمالی یمن میں عرصہ تک مقیم رہی۔ شمالی یمن اور سعودی عربیہ دونوں میں عرصہ تک جنگ ہوتی رہی۔ عبداللہ سلال کا مطالبہ تھا کہ نجران، جیزان عسیر دہیہ علاقے سعودیہ کے جنوب میں واقع ہیں اور سعودیہ کے تحت ہیں، کے علاقہ شمالی یمن کی ملکیت ہیں یمن کے حوالے

کردیا جائے۔ آخرکار ملک فیصل بن عبد العزیز السعودیہ اور مصر کے جمال عبد الناصر کے درمیان معاہدہ ہوا۔

اس کے بعد مصری فوج یمن سے واپس چلی گئی۔ شمالی یمن میں اندرونی انقلاب آیا۔ عبد اللہ سلال عراق منتقل ہوگئے، العریانی کو بحیثیت صدر منتخب کیا گیا۔ دوبارہ اور ایک انقلاب آیا۔ العریانی کو ہٹا دیا گیا۔ العینی کو صدر جمہوریہ الیمن منتخب کیا گیا۔ اسکے بعد علی عبداللہ صالح کو صدر منتخب کیا گیا یہ ابھی موجود ہیں۔

سید ناحاتم کی درگاہ:۔ صنعا سے حدیدہ کے درمیان پہاڑوں کی گھاٹیاں ہیں۔

ایک پہاڑ پر سید ناحاتم کی درگاہ ہے۔ اور بڑے خوبصورت مقام پر ہے فرقہ بواہیر یہاں پر بڑے عقیدے سے زیارت کے لیئے آتے ہیں۔ کافی تعداد میں بواہیر بغرض زیارت آتے ہیں۔

صنعاء میں ان بواہیر کے اپنے رباط ہیں۔ جہاں پر یہ بواہیر آکر مقام کرتے ہیں۔

شمالی یمن کی آبادی:۔ شمالی یمن کی آبادی 173ر274ر9 ہے۔ زبان عربی اور مذہب

اسلام ہے۔ شمالی یمن میں صنعاء کے اطراف و اکناف کافی زیدی باشندے آباد ہیں۔ اور حکومت میں ان کے زیادہ اثرات ہیں۔

شمالی صدر:۔ ۱۷ جولائی ۱۹۷۸ء سے اب تک ہز ایکسیلنی علی عبداللہ صالح صدر مملکت ہیں۔

شمالی یمن عام پیداوار:۔ گیہوں۔ مکئی۔ باجرہ تل۔ ترکاری۔ بارلی۔ کھجور تمباکو۔ کپاس۔ کافی۔ انگور۔ جانوروں کا چارا

مویشی:۔ اونٹ، گائے، بیل، مینڈھے، بکرے، اور پولٹری فارم بھی ہیں۔ مچھلی بھی کافی ہے۔ جو سمندر سے پکڑی جاتی ہے۔ انڈے، چمڑے، دودھ کی بھی کافی پیداوار ہے

صنعتی پیداوار:۔ صنعتی پیداوار بھی کافی ہے۔ کئی انڈسٹریز بھی کام کر رہی ہے

یمن کا صدر مقام:۔ صدر مقام صنعاء ہے۔ یہ سمندر سے اونچا ہی پر ہے۔ آکسیجن کی کمی رہتی ہے۔ وہاں زیادہ رہتی ہے۔ بارش بھی ہوتی ہے۔ صنعاء میں ایئرپورٹ

ہے صنعاء میں سابقہ امام کا پرانا قلعہ ہے۔

یمن کی سمندری بندرگاہ یمن کی بڑا سمندری بندرگاہ حدیدہ ہے۔ یہ بحیرہ احمر پہ ہے۔ یہاں پر گرمی بڑی شدید ہوتی ہے۔

یمن کے مشہور مقامات: تعز:۔ اِب۔ صعدہ:۔ بیضاء:۔ مارب:۔ جوف

تعز یمن کے جنوب میں ہے۔ اِس شہر کے اطراف پہاڑ ہیں۔ دِن میں گرمی زیادہ رہتی ہے۔ راتوں میں ٹھنڈ محسوس ہوتی ہے۔ یہاں پر بارش بھی ہوتی ہے۔ یہ شہر جنوب یمن کے قریب ہے۔

سڑکیں: صنعاء سے حدیدہ سڑک ہے۔ حدیدہ سے تعز سڑک ہے۔ تعز سے صنعاء سڑک ہے۔ اچھے وسیع سڑکیں ہیں۔ صنعاء سے حدیدہ جاتے وقت کافی دور تک گھاٹیاں ہیں۔ روڈ پہاڑوں پر سے گذرتی ہے۔ حدیدہ کے قریب سڑکیں صاف ہیں۔ صنعاء سے تعز کے لیئے بھی سڑک گھاٹیوں سے گذرتی ہے

تعلیم: عام تعلیم کے علاوہ زرعی اور فنی اِسکول بھی

کھل چکے ہیں۔ تقریباً ہر علاقہ میں اسکول کھل چکے ہیں۔

صوبے جات (محافظات):۔ دس صوبے (دس محافظے) بنائے گئے ہیں۔

(۱) صنعاء (۲) زمار (۳) اِب (۴) تعز (۵) الحدیدہ (۶) المحویت (۷) حجۃ (۸) صعدہ (۹) مارب (۱۰) البیضاء

شمالی یمن کی وادیاں:۔ شمالی یمن میں بڑے خوبصورت وادیاں ہیں۔ ان میں وادی بنا اور وادی نادرہ بہت خوبصورت ہیں۔ وادی نادرہ میں ہمیشہ پانی بہتا رہتا ہے۔ اور وادی کے دونوں طرف نیچے سے اوپر تک بڑے اچھے خوبصورت بنگلے دو درجہ تین درجہ تک بنے ہوئے ہیں۔ اس وادی میں میوہ جات زیادہ ہوتے ہیں۔ اس وادی نادرہ میں جانے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے جیسا کہ ہم ہندوستان کے کشمیر میں آ گئے ہیں۔ شمالی یمن میں اخروٹ کے درخت بہت ہیں۔ شمالی یمن کے بادام بہت لذیذ ہوتے ہیں۔

امریکہ اور انگلینڈ:۔ بہت سے شمالی یمنی باشندے امریکہ اور انگلینڈ میں رہتے ہیں۔ اور اکثر

چھوٹی تجارت کرتے ہیں۔ اور یہ لوگ بہت ہی شریف واقع ہوئے ہیں

سال، دو سال، یا تین سال بعد وہ اپنے وطن واپس آتے ہیں۔

پھر چلے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی کئی سالوں پہلے چند شمالی یمنی

آکر آباد ہو گئے۔ اس کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی کافی یمنی جاکر

آباد ہو گئے ہیں۔ سعودیہ میں بھی کافی یمنی تھے۔

عمارتیں اور تاریخی اشیاء:۔ صنعاء میں خوبصورت عمارتیں ہیں۔ مدارس اور دواخانے ہیں

یمن کے بنک کے علاوہ کافی بیرونی بنک بھی کام کر رہے ہیں۔ پرانی عمارتیں

تاریخی بہت ہیں۔ صنعاء میں ایک پرانا قلعہ ہے۔ جس کو سابقہ حکمران

امام استعمال کرتے تھے۔ اور یہاں پر پرانے تاریخی چیزیں مثلاً

بندوق۔ تلوار۔ خنجر۔ جنبیہ اور کئی چیز دستیاب ہوتے ہیں۔

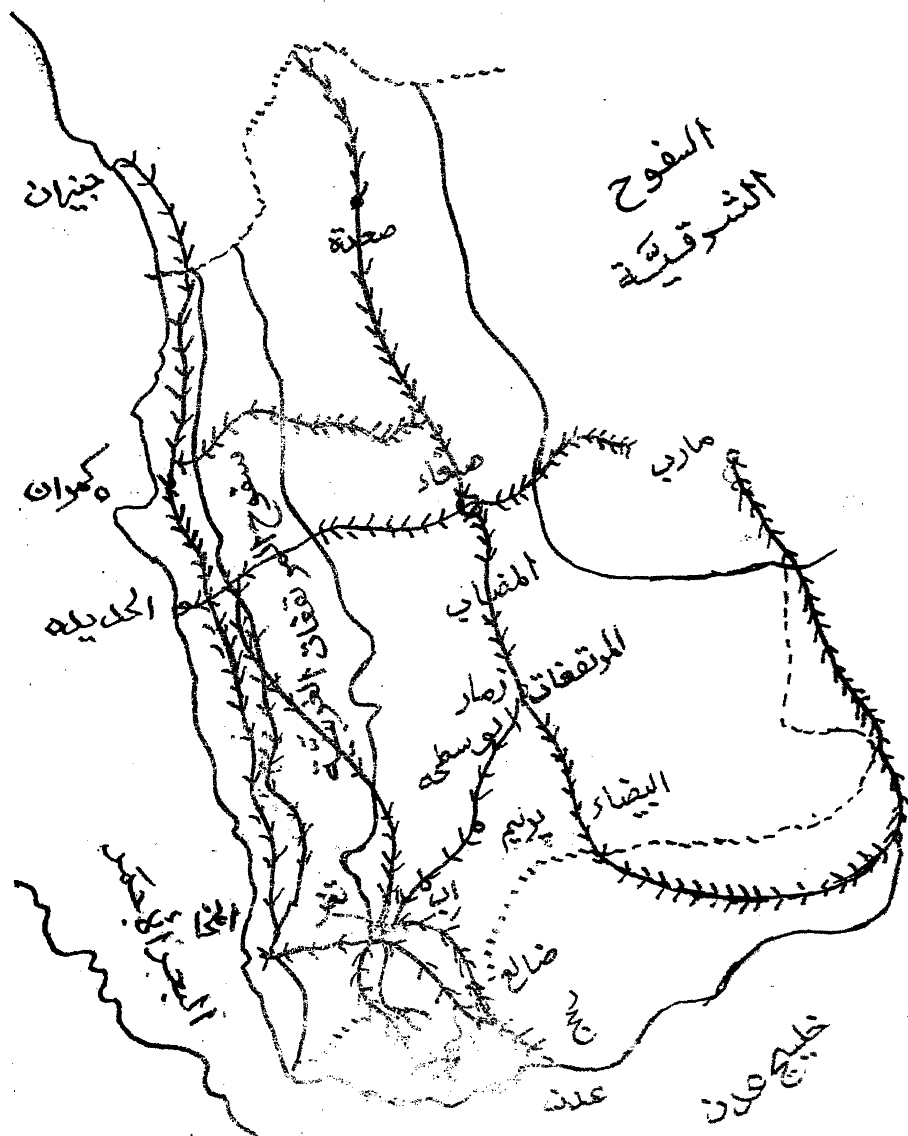
یہاں پر اکثر سیاح ضرور آتے ہیں۔ یمن کے کنکر مشہور ہیں۔ ان

میں عقیق عام طور پر دستیاب ہوتا ہے۔

کرنسی:۔ شمالی یمن میں یمنی ریال رائج تھے۔ ابھی بھی رائج ہے۔

نقشہ شمالی یمن

سڑکیں



جنوبی یمن: طبعی اعتبار سے مغرب میں باب المندب اور بحرہ احمر ہے۔ جنوب میں بحرہ عرب ہے مشرق میں ظفار (عمان کا علاقہ ہے) شمال میں الربع الخالی اور سعودی عربیہ ہے شمال مغرب میں شمالی یمن کا علاقہ ہے

تاریخی پس منظر: قدیم تاریخ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ جنوبی یمن کے باشندے سام بن نوح کے اولاد میں سے ہیں۔ (بموجب تاریخ الحضرمی۔ مصنف سعید بن عوض باوزیر) یہہ علاقہ قوم عاد سے جانا گیا ہے۔

ھود علیہ السلام بھی یہاں ہی پیدا ہوئے۔ اور ان کی قبر بھی حضرموت میں ہی ہے۔ عاد بن اوُس بن ارم بن سام بن نوح عاد کے دو لڑکے تھے۔ (بیضاوی نے لکھا ہے) ایک کا نام تھا۔ شدید دوسرے کا نام تھا شدّاد یہہ دونوں ملکر شہنشاہیت کرتے تھے۔ شدید مر گیا۔ شدّاد اکیلا حکمران ہو گیا۔

ھود علیہ السلام نے دعوت حق دی اور فرمایا جو بھی ایمان لائیگا جنتّی ہوگا۔ شدّاد نے کہا کیوں دینا ہیں میں خود جنت نہ بنالوں۔ شدّاد نے سونا چاندی ہیرے جواہرات مشک و

عنبر کثیر تعداد میں جمع کیا اور وادی القریٰ میں ایک دلکش باغ تعمیر کروایا۔ اپنی بنائی ہوئی جنت نہیں دیکھنے سے پہلے بحکم اللہ تعالیٰ ملک الموت نے شدّاد کی روح قبض کر لی۔ قوم عاد نے ھود علیہ السلام کی حق کی دعوت کو قبول نہیں کی۔ ان کی دعوت حق کا مذاق اڑایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ھود علیہ السلام کی دعاء سے ایسی آندھی آئی جیسے بہتے ہوئے۔ آگ تھی۔ انسان اور حیوان تک ریت کی اڑتی ہوئی چنگاریوں کے نیچے دب گئے۔ عاد کی قوم کی کوہی نشانی باقی نہ رہی۔ اِن کی تعمیر اِن کا تمدن سبز وادیاں صحراؤں میں تبدیل ہو گئیں۔

شعیب علیہ السلام کے متعلق بھی کہا جاتا ہے کہ اِن کی قبر وادی بن علی کے کافی دور شمال میں جہاں کوہی آبادی نہیں ہے۔ دن کی قبر واقع ہے (اللہ بہتر جانتا ہے)

قدیم تاریخوں میں حضر موت کی قوم کو قوم عاد اور قوم ثمود سے جانا گیا ہے۔ شمالی یمن میں سبا اور حمیر حکومت کا دور شروع ہوا۔ یہہ دونوں حکومتوں میں جنوبی یمن کے تقریباً تمام سبز علاقہ جات ان کی حکومت کے تحت رہے۔ اور حضر موت میں بھی ان کے

اثرات رہے۔ اس کے بعد مُعینین کی حکومت چلی یہہ مارب سے حضرموت کی طرف رُخ کیئے۔ یہہ تجارت میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔ یہہ لُبان کی تجارت کیا کرتے تھے۔ ظفار (یہہ آج عمان حکومت میں ہے) میں زراعت کیا کرتے تھے۔ اپنے تجارتی قافلوں کی حفاظت کے لیئے چوکیاں ہر راستے پر بنوائے تھے۔ ان چوکیوں میں نگران کار مقرر تھے۔ جو قافلوں کی نگرانی کرتے تھے۔ خیال ہے کہ اِن کے آثار جوف میں موجود ہیں۔ مُعینین کا اہم شہر براقش بتایا گیا ہے۔ تیسری میلاد صدی میں حمیرہ اور سباء میں جنگ ہوئی۔ حمیرہ غالب رہے۔ انہوں نے ظفار کو اپنا صدر مقام بنایا۔ وادی بیحان پر قتبانین کی حکومت تھی۔

وادی عرمہ اور شبوۃ پر حضرمین کی حکومت تھی۔ قدیم زمانہ میں شبوۃ ہی صدر مقام تھا۔ یہاں بخور (جس کا دھواں خوشبودار ہوتا ہے) منڈی تھی۔ شبوۃ سے بخور شمال میں زمار، صنعاء اور صعدہ ہوتے ہوئے مصر اور یونان بھیجا جاتا تھا۔ بخور کو آفریقہ اور ہندوستان کے ساحل بھیجا اور فروخت کیا جاتا تھا۔ اس لیئے بعض اوقات حضرموت کو بلاد اللُبان کہا گیا ہے۔

چوتھی میلاد صدی میں مشہور ہمیر عشن کا وجود ہوا۔ اس کو ملک کا خطاب دیا گیا۔ یہ دولۃ حمیرہ کا ہیرو مانا گیا ہے اس نے سب منطقوں کو ملا کر ایک حکومت کر دیا تھا۔ لوگ اس کے نام سے گھبراتے تھے۔

حضرموت کا اصل نام حاضرمیت بتایا گیا ہے۔ جو بعد میں حضرموت کی بولی میں عام ہو گیا۔ حضرموت میں اولیا و اکرم بھی پیدا ہوئے۔ جیسے سید الحداد اور شیخ سعید بن عیسیٰ۔ ان کے علاوہ اور بھی اولیا کرام گذرے ہیں۔ بقول مصنف سعید بن عوض باوزیر جنوبی یمن کے باشندے عدنان اور قحطان کی قوم سے بتائے گئے ہیں

جنوبی یمن میں سلاطین کا ظہور: پہلی جنگ عظیم کے کچھ قبل

یا بعد جنوبی یمن میں سلاطین اور شیوخ کا ظہور ہوا۔ بعد میں ان سلاطین کو برٹش حکومت سے مدد ملنے لگی۔ ۱۹/ جنوری ۱۹۳۹ء میں سلاطین اور برٹش حکومت میں کچھ معاہدے ہوے۔ اس طرح برٹش حکومت سلاطین کی محافظ بن گئی۔ یہ سلسلہ کئی سالوں تک چلتا رہا۔ عدن کا پورا علاقہ برٹش کالونی بن گیا۔

عدن بین الاقوامی تجارتی منڈی بن گیا۔ اور نامور بندرگاہ میں شمار ہونے لگا۔ حضرموت میں خاندان الکثیری اور خاندان القعیطی حکمران بن گئے۔ ان کے آپسی اختلافات بھی کافی دن تک چلتے رہے۔ 1964ء کے بعد برٹش حکومت نے جنوبی یمن کے سب سلاطین کو ملا کر اتحاد جنوب العرب Federation of South Arabia بنایا۔ عدن میں ایک ہی بلڈنگ میں تین ٹریشیر Treasuries بنائے۔ ایک اسٹیٹ عدن کے لیے دوسری اتحاد جنوب العرب کے لیے تیسری ھائی کمیشن کے لیے۔

جنوبی یمن کی شہریت

برٹش کے دور میں جنوبی یمن کی شہریت کے لیے ایک بورڈ بنایا گیا۔ اُن کی تصدیق کے بعد وہاں کے وطینوں کو جنوبی یمن کے سرٹیفکیٹ اجراء کئے جانے لگے۔ شمالی یمنی جو وہاں آباد تھے۔ اُن کو بطاقے (شناختی کارڈ) اجراء کیے جانے لگے۔ قوم آزادی کی طرف مائل تھی اس لیے یہ سلسلہ زیادہ کامیاب نہ ہو سکا۔ سلاطین القعیطیہ کو نظام آصف جاہ حیدرآباد دکھن ہندوستان ... القعیطی خاندان اور الکثیری خاندان کا ذکر

ابتداء میں کیا جا چکا ہے۔

۱۴ر اکتوبر ۱۹۶۳ء میں جنوب یمن میں برٹش کے خلاف قوم نے آواز اٹھائی اور آزادی طلب کی۔ پہلی قوم کی آواز جبال ردفان سے شروع ہوئی۔ یہ سلسلہ چار سال تک چلتا رہا۔

انقلابی پارٹیاں۔ صدور کی تبدیلیاں:۔

۳۰ر نومبر ۱۹۶۷ء آزادی کے بعد دو مقامی پارٹیاں جبہۃ القومیہ اور جبہۃ التحریر (دونوں آزادی کے لیے برٹش حکومت سے لڑے) دونوں میں کافی خانہ جنگیاں ہوئیں۔ سب میں بڑی خانہ جنگی شیخ عثمان اور منصورہ (یہ علاقے عدن سے تقریباً چار کیلو میٹر پر ہیں) میں ہوئی۔ اس میں دونوں پارٹیوں کے کافی ممبر ہلاک ہو گئے۔ اور درمیان میں عوام بھی۔ اس خانہ جنگی میں جبہۃ القومیہ کا پلڑا بھاری رہا اور جبہۃ التحریر کمزور پڑ گئی۔ سب سے پہلے قحطان الشعبی جنوبی یمن کے صدر منتخب ہوئے۔ ان کا دور زیادہ سے زیادہ دو سال رہا ان کے بعد سالمین ربیعہ جنوبی یمن کے صدر منتخب ہوئے۔ انکے زمانہ میں پارٹی سوشلزم کی طرف راغب ہوئی۔

بینک۔ عوام کے مکانات ہر ایک آثاثہ حکومت نے قومیالیا۔
عوام کا سفر ممنوع قرار دیا گیا۔ خصوصاً نوجوان طبقہ کے لیے۔
مجبوراً کسی کو سفر کرنا ہوتا تو پہلے مقر (مقامی پارٹی کا آفس) سے
اجازت لینا پڑتا۔ پھر وزارت خارجیہ سے اجازت لینا پڑتا۔
اس کے بعد پاسپورٹ آفس میں شخصی ضمانت داخل کر کے
اجازت لینا پڑتا۔

سالمین ربیعہ کی حکومت تقریباً چھ سال چلی۔ پھر اندرونی
انقلاب آیا۔ سالمین ربیعہ کو ہلاک کر دیا گیا۔ سالمین ربیعہ
کے بعد علی ناصر محمدؔ صدر منتخب ہوئے۔ سالمین ربیعہ کے
ہی دور میں جنوبی یمن کا نام جمهورية اليمنية الدالمقراطية الشعبية
رکھا گیا۔ علی ناصر محمدؔ کی حکومت ۱۳ جنوری 1986ء تک رہی۔

۱۳ جنوری 1986ء بروز پیر جنوبی یمن میں بڑا انقلاب آیا۔ بہت
سوشلسٹ پارٹی کے انقلابی لیڈرس قتل کر دیئے گئے۔ پارٹی
کے اہم انقلابی لیڈر اور بانی آزادی عبدالفتاح اسماعیل کو
بھی ہلاک کر دیا گیا۔ ان کے بہت سے انقلابی ساتھی۔
علی احمد ناصر عنتر۔ صالح ایم قاسم۔ علی شائی ھادی۔ قاسم الزموی

محمود عبداللہ عشیش سعید سالم القیبہ۔ محمد ثابت صوفین
ڈاکٹر طاہر عبد حسین ۔ ڈاکٹر مطلوک عبدالرحمن علی سعد مشنیٰ
ڈاکٹر حمید احمد سعید۔ ڈاکٹر اے ملک محمد علی۔ احمد محمد حاجب
ڈاکٹر محمد سالم علی۔ میڈم حسنہ سعید بھی اس انقلاب
میں ہلاک کر دیئے گئے۔ انقلاب کے لانے میں علی ناصر محمد کا زیادہ
ہاتھ رہا۔ اس انقلاب کے بعد علی ناصر محمد نے بھی شمالی یمن کو
منتقل ہو گئے۔ ان کے بعد یمن شوشلسٹ پارٹی کے دوسرے
ممبر جناب علی سالم البیض کو جمہوریہ الیمن الدیمقراطیہ الشعبیہ کا
صدر منتخب کیا گیا۔

یہ ۲۲ مئی ۱۹۹۰ء تک بحیثیت صدر رہے۔ اسی تاریخ
میں شمالی یمن اور جنوبی یمن کا وحدہ ہو گیا۔ دونوں ملکوں کو
ملاکر اس کا نیا نام جمہوریہ الیمن رکھا گیا۔ اس وحدہ کے بعد
علی سالم البیض نائب صدر ہوئے۔ اور علی عبداللہ صالح
صدر ہوئے۔ وحدہ اور قوم کے مفاد میں علی سالم البیض
اپنی صدارتی عہدے کی قربانی دی۔ اس وحدہ سے عرب
حکومتیں اور یمن کا عوامی حکومتیں بہت خوش ہوئے۔

جنوبی یمن کی آزادی:- جنوبی یمن برٹش حکومت کے زیرِ نگرانی تھا۔ عدن برٹش کالونی میں شمار کیا جاتا تھا۔ ۳۰ نومبر ۱۹۶۷ء کو آزاد ہو گیا۔ اور قومی حکومت وجود میں آئی۔

جنوبی یمن کی آبادی:- جنوبی یمن کی آبادی 1973 میں 590,275 تھی۔ ان میں 7,87,017 مرد اور 803258 عورتیں تھیں۔ اب خلیج کی جنگ کے بعد جنوبی یمن اور شمالی یمن میں جو یمنی سعودی عربیہ میں مقیم تھے تجارت کرتے تھے۔ بہت سے واپس اپنے وطن آگئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اب یمن کی آبادی میں اضافہ ہوا ہو۔

صدر:- جنوبی یمن میں ہز ایکسیلنسی علی سالم البیض صدر تھے۔ اب جب سے شمال اور جنوب کا ۲۲ مئی ۱۹۹۰ء میں وحدہ ہو گیا۔ جناب علی سالم البیض بحیثیت نائب صدر جمہوریہ الیمن ہیں۔

جنوبی یمن کی عام پیداوار:- گیہوں۔ باجرہ۔ تل جوار۔ کپاس۔ کھجور

لوبا۔ مچھلی کی پیداوار زیادہ ہے۔ اور استعمال بھی بہت کرتے ہیں۔ عود اور کھجور کی پیداوار بھی زیادہ ہے۔

حضرموت کا شہد:۔ حضرموت میں شہد کی مکھیوں کو پالا جاتا ہے۔ یہاں دُنیا کا سب سے بہترین شہد دستیاب ہوتا ہے۔ شہد حضرموت سے باہر کے ممالک بھیجا جاتا ہے۔

مُر۔ صُبر۔ ورش:۔ یہ تینوں حضرموت میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور یونانی علاجوں میں کام لیا جاتا ہے۔

مویشی:۔ اونٹ۔ گائے۔ بیل۔ مینڈھے۔ بکرے پائے جاتے ہیں۔

صنعتی پیداوار:۔ صنعتی پیداوار بھی کافی ہے۔ کئی انڈسٹریز کام کر رہے ہیں۔

جنوبی یمن کا صدر مقام:۔ جنوبی یمن کا صدر مقام عدن تھا اور سمندری بندرگاہ عدن ہے عدن میں خاص کر کریٹر اس کے اطراف پہاڑ ہیں گرمی کافی ہوتی ہے

جنوبی یمن کے مشہور مقامات: عدن۔ مُکلہ شحر۔ تریم۔ سیون بیحان۔ لحج۔ قطن۔ شبوۃ۔ جعار۔ زنجبار ہیں۔

جنوبی یمن کے جزیرے: سقطرای۔ میون کمران۔

جنوبی یمن کی سمندری بندرگاہ: عدن بڑی سمندری بندرگاہ ہے۔ دوسری چھوٹی بندرگاہ مُکلہ ہے۔

جنوبی یمن کی سڑکیں: جنوبی یمن کی ایک بڑی سڑک عدن سے مُکلہ تک ہے جو آزادی کے بعد بنائی گئی۔ دوسرے سڑکیں عدن سے پورے چھ صوبے تک ہیں عدن کی سڑکین بڑی خوبصورت ہیں برٹش کے زمانے میں بنائے گئے تھے۔

صوبے جات: (المحافضات) جنوبی یمن کے جملہ چھ صوبے ہیں۔ ثمود کا علاقہ علیحدہ ہے۔ ہر صوبے میں مدیریہ ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

ء ۱:۔ صوبہ نمبر ۱:۔ (المحافظ اولی) مدیریہ (۱) عدن (۲) الشعب (۳) البجذر۔

ء ۲:۔ صوبہ نمبر ۲:۔ (المحافظ الثانیہ) مدیریہ (۱) الجنوبیہ (الحوط) (۲) الشرقیہ (الحلین) (۳) الشمالیہ (الضالع)۔

ء ۳:۔ صوبہ نمبر ۳:۔ (المحافظ الثالثہ) المدیریہ (۱) الجنوبیہ (جعار) (۲) الشمالیہ (لودر۔ زارہ) (۳) الغربیہ (لیعوس) (۴) الشرقیہ (مودیہ)

ء ۴:۔ صوبہ نمبر ۴:۔ (المحافظ الرابعہ) المدیریہ (۱) الشمالیہ (بیحان) (۲) الوسطی (عتق) (۳) الجنوبیہ (معیفہ) (۴) الشرقیہ (عرما)

ء ۵:۔ صوبہ نمبر ۵:۔ (المحافظ الخامسہ) المدیریہ (۱) الجنوبیہ (مکلہ) (۲) الغربیہ (حریضہ) (۳) الشمالیہ (سیئون) (۴) الوسطی (القطن) (۵) الشرقیہ (الشحر) (۶) الثورہ (بعث)۔

ء ۶:۔ صوبہ نمبر ۶:۔ المحافظ السادسہ (۱) المدیر الجنوبیہ (قشن) (۲) الشرقیہ (جوف) (۳) الغربیہ (سیحوت) (۴) الوسطی (الغیضہ)

ء ۷:۔ مدیریۃ الثمود۔ مدیریہ (۱) ثمود (۲) حذہ (۳) رماہ شیبوت۔

جنوبی یمن کی وادیاں

:۔ وادی (۱) تبن صوبہ ۲ میں ہے

وادی احور وادی بنا صوبہ نمبر ۳ میں وادی جردان وادی مرخہ صوبہ نمبر ۴ میں ہے

وادی حجر۔ وادی حضر موت وادی دوعن وادی عمد وادی عدم وادی سر صوبہ نمبر ۵ میں ہیں۔

وادی جزع اور وادی مسیلہ یہ دونوں صوبہ نمبر ۶ میں ہیں

کرنسی:۔ جنوبی یمن میں دینار رائج تھے۔ اب بھی رائج ہے۔

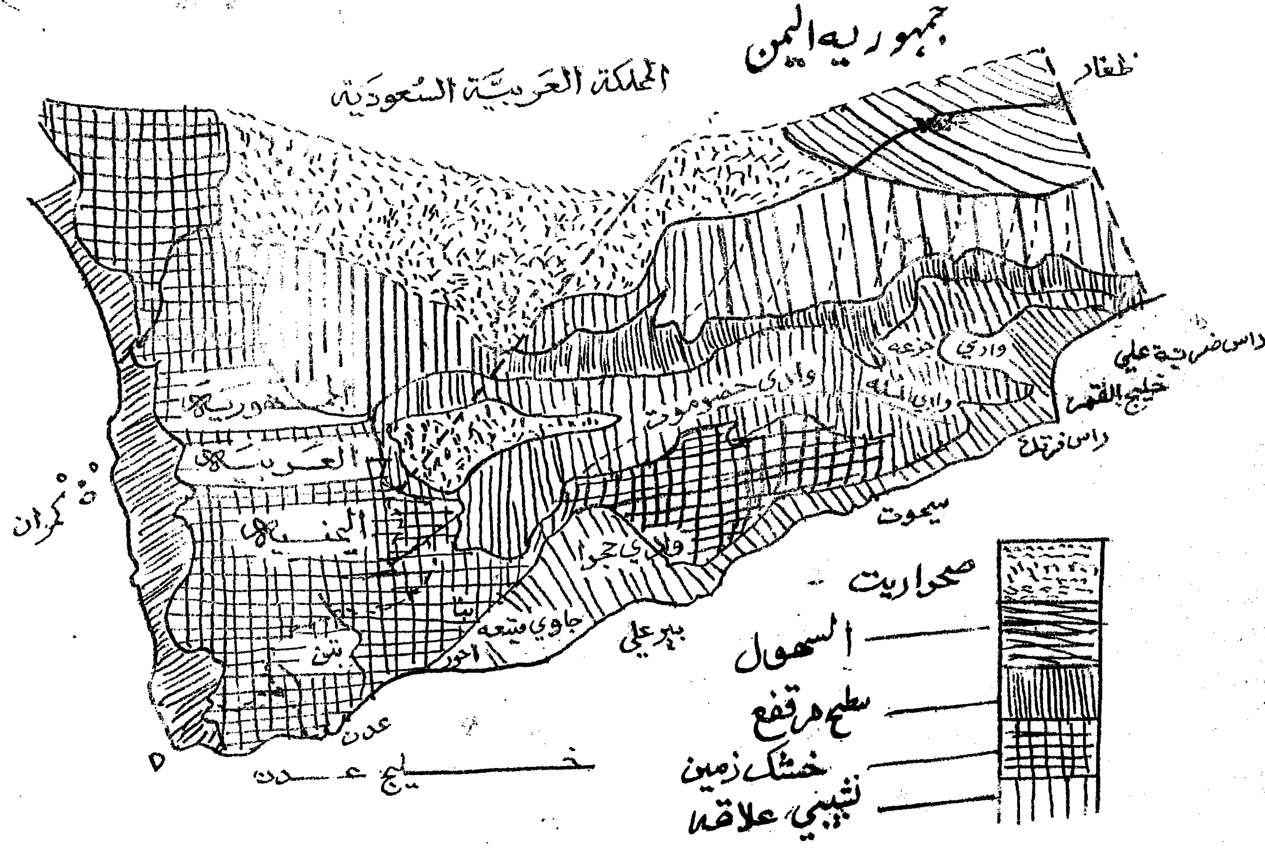
امریکہ، انگلینڈ، یورپ، انڈونیشیا، افریقہ، جاوا، سماٹرا، ہندوستان، سعودیہ ان سب ممالک میں جنوبی یمن کے باشندے آباد ہو گئے ہیں۔ امریکہ اور انگلینڈ میں اب بھی چھوٹی تجارت کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد اپنے وطن آتے ہیں۔ یورپ انڈونیشیا۔ جاوا، سماٹرا۔ ہندوستان سعودی عربیہ افریقہ میں کافی عرب کئی سال پہلے جاکر آباد ہو گئے۔ اب بھی ان کی نسل ان علاقوں میں موجود ہے۔

عمارتیں:۔ عدن کی عمارتیں زیادہ تر برٹش کے دور میں

تعمیر ہوئے۔ مکانات۔ سڑکیں۔ مدرسے۔ دواخانے اسکول سب پلاننگ سے بنے ہوئے ہیں۔ جنوبی یمن کے شہر میں حضرموت میں سیؤن اور تریم بڑے خوبصورت شہر ہیں۔ مُکلّہ (حضرموت) میں کافی بلند عمارتیں ہیں۔ دوعن کی وادی بھی خوبصورت ہے۔ بعض شہروں کے مکانات کی تعمیر بڑی خوبصورت ہے۔ کئی درجے کے مکانات ہیں۔ بلند عمارتوں کو دیکھ کر بعض وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم کسی یورپ یا امریکہ کے ممالک میں آگئے ہیں۔ بڑی تنظیم سے تعمیر کی گئی ہیں۔

جنوبی یمن میں کسانوں کی تعداد صوبے واری

	کسانوں کی اوسط
صوبہ نمبر ۱	۱۰۱
صوبہ نمبر ۲	۲۷۸۲
صوبہ نمبر ۳	۱۲۱۲۶
صوبہ نمبر ۴	۳۴۵۰
صوبہ نمبر ۵	۱۷۵۴
صوبہ نمبر ۶	۲۶۰

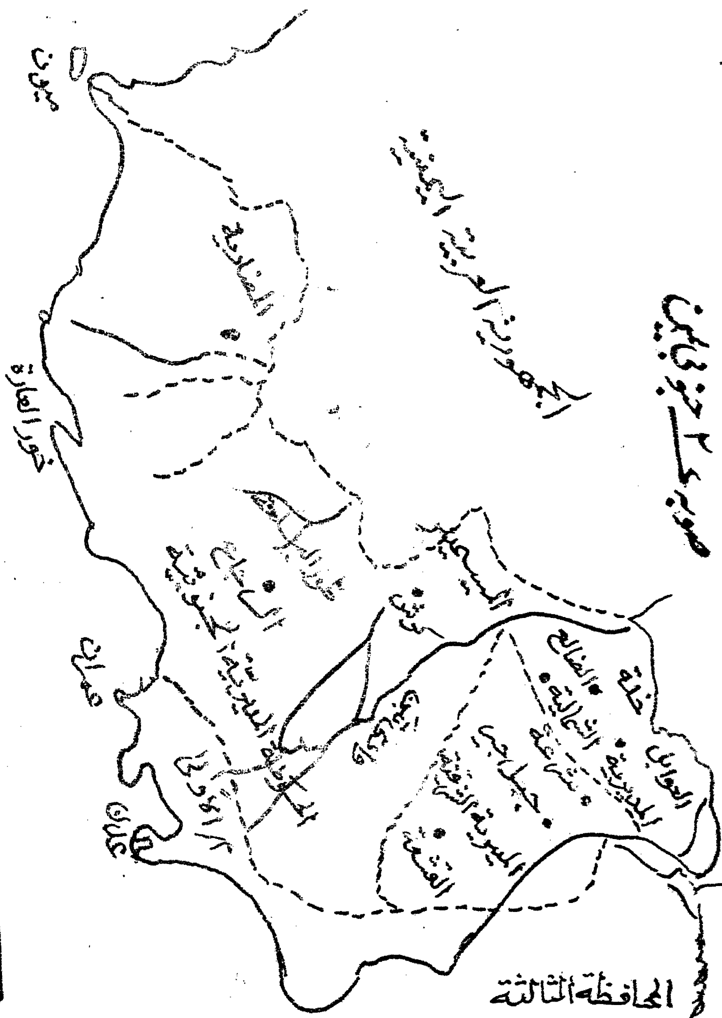

جمہوریہ الیمن
المملکۃ العربیۃ السعودیۃ
العربیۃ
الیمنیۃ
ظفار
راس ضربۃ علی
خلیج القمر
راس فرتک
وادی حضرموت
سیحوت
بیر علی
احور
عدن
خلیج عدن
کمران
صحرایت
السہول
سطح مرتفع
خشک زمین
نشیبی علاقہ

٦ صوبوں کی تقسیم جنوبی یمن

صوبہ ۱ جنوبی یمن



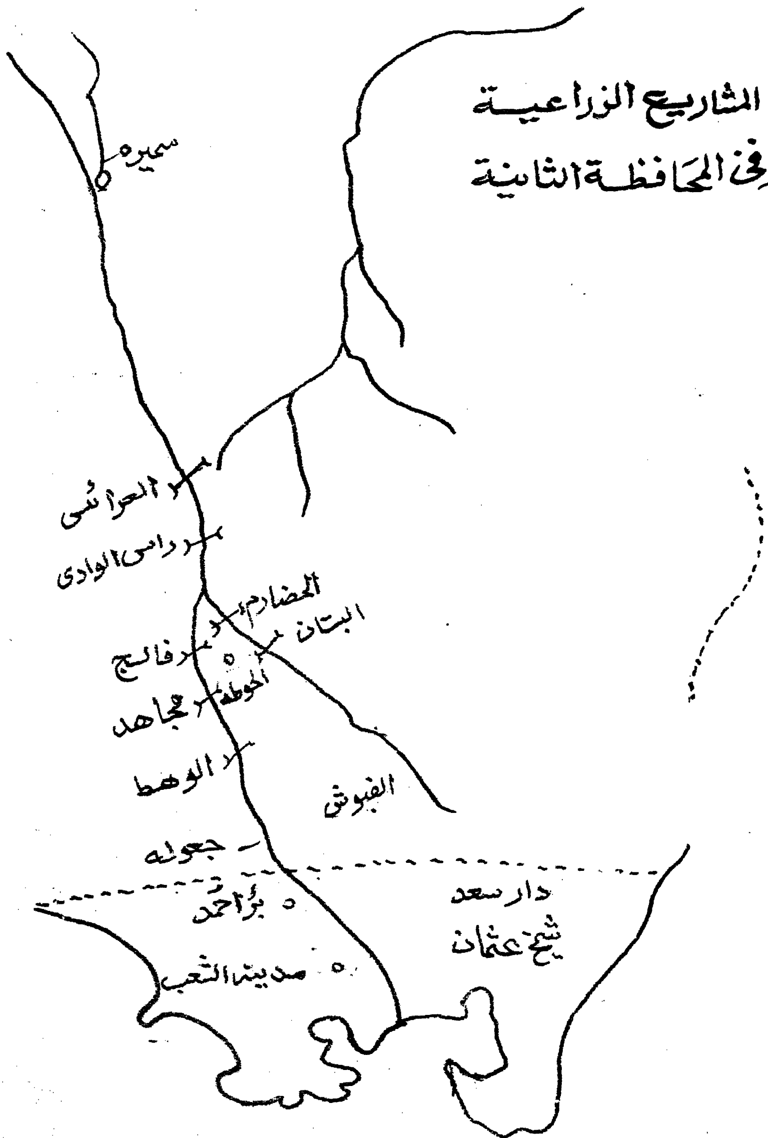
صوبہ ۱ میں نمک تیار کیا جاتا ہے۔ دھاگے بنائے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے ورکشاپ ہیں سگریٹ اور ماچس کے کارخانے ہیں المونیم کا کارخانہ ہے۔ پٹرول صاف کرنے کی رفینری ہے بیرونی شرکات ہیں برٹش کے دور میں عدن بین الاقوامی ایئرپورٹ تھا۔ کریٹر۔ معلا تواہی خورمکسر ان سب مقامات پر مستحکم عمارتیں ہیں زیادہ عمارتیں برٹش کے دور میں پہلے سے بنائے گئے کافی اونچی عمارتیں ہیں۔ اس صوبہ میں تین مدیریۃ ہیں (۱) عدن (۲) الشعب (۳) البجذره

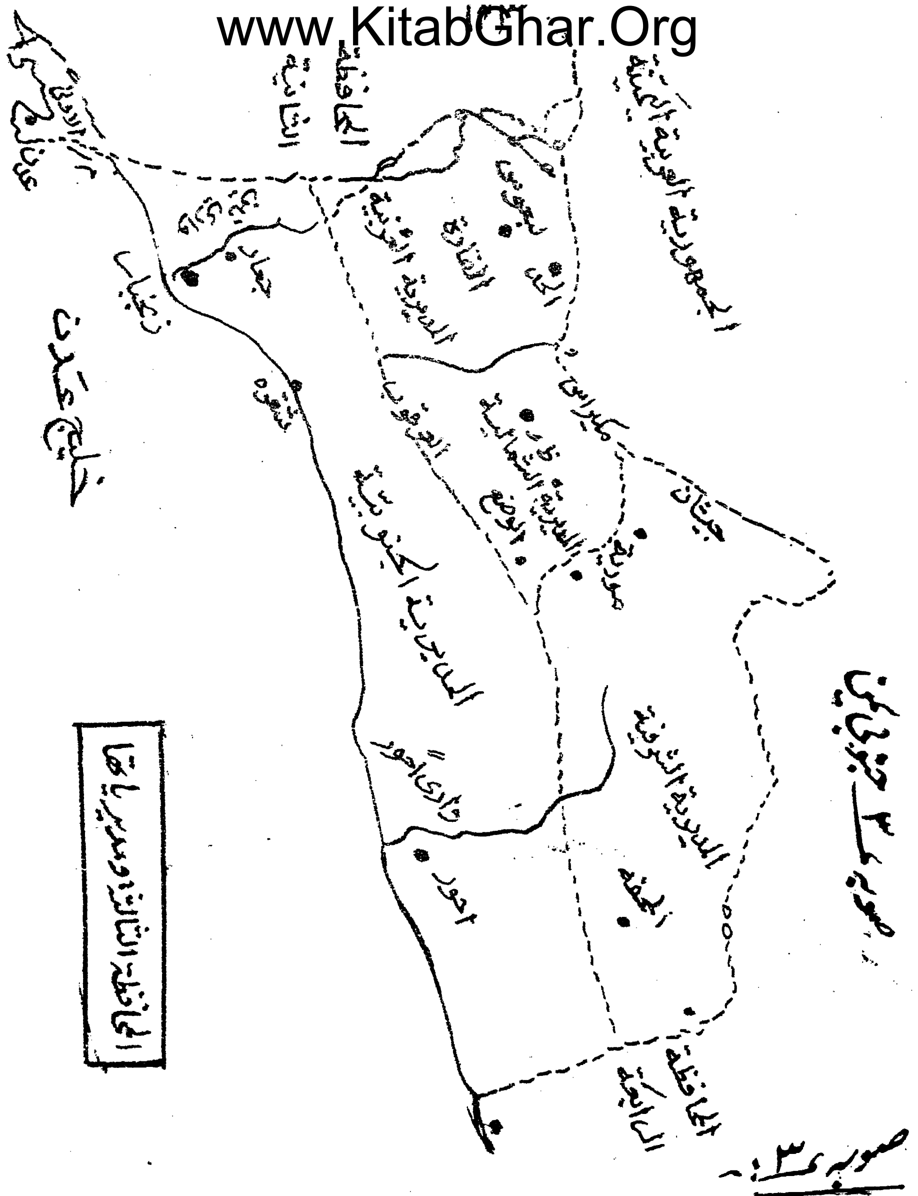


صوبہ ی ۲

المدیریه	المراکز
الجنوبیه :-	الحوطه - المسیمیر - طور الباحه - المضاربة
المشرقیه :-	الحبلین - القشعة - جبیل جبر - سرعة وسیله القفاب - یمهر
الشمالیه :-	الضالع - الشعیب - خله

صبوى ٣ زراعت

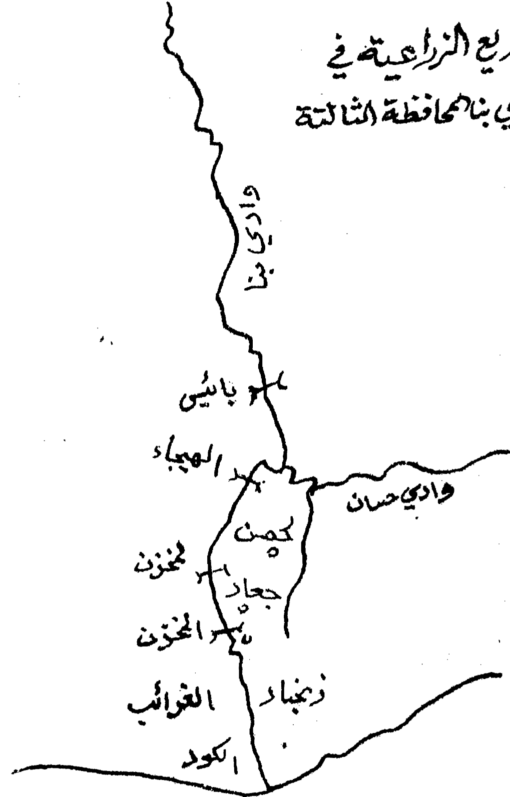

المشاريع الزراعية
في المحافظة الثانية
سميره
العرائس
راس الوادي
المضارم
البتان
فالج
الحوطه
مجاهد
الوهط
الفيوش
جعوله
دار سعد
بر احمد
شيخ عثمان
مدينة الشعب



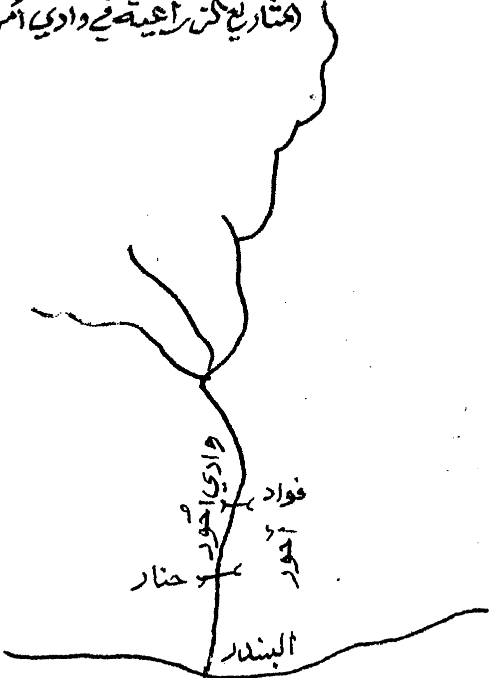
صورة رقم ٣ :-

المديرية	المراكز
الجنوبيه	جعار - احور
الشماليه	لودر - مذاره - الوضيع - ميكراس
الغربيه	لبعوس - القاره - الحد
الشرقيه	موديه - المحفد - جيشان

صوبہ ۳ وادی بناء وادی حسان - زراعت



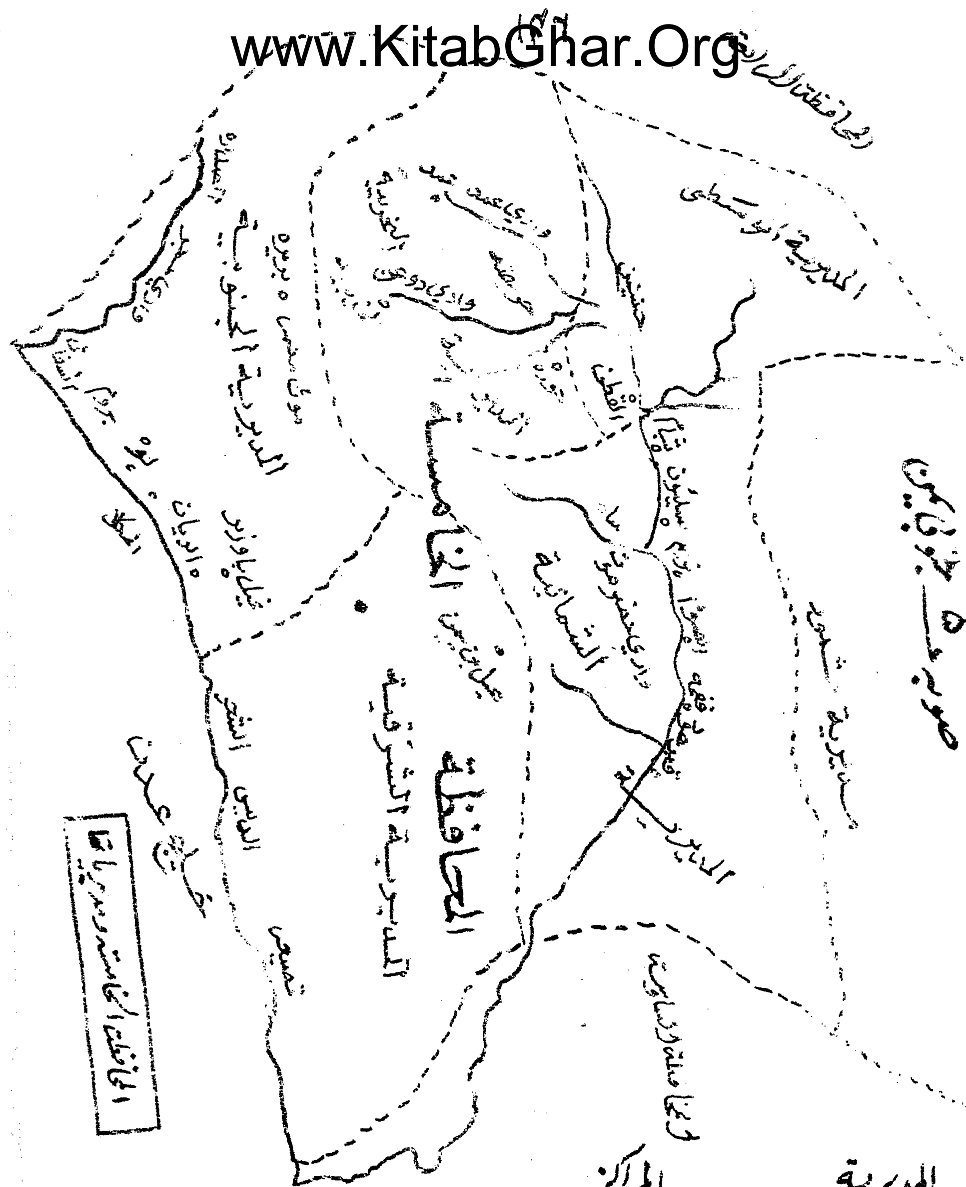
صوبہ ۳ وادی اُحور زراعت



صوبہ ۴ جنوبی یمن



المدیریة	المراکز
شمالیہ :-	بیحان - وادی عین
وسط :-	ختق - الصعید - حبان - حطیب - نصاب
جنوبیہ :-	میفعہ - رضوم - الروضہ -
شرقیہ :-	عرما - العبر - جردان



المديرية	المراكز
جنوبيه	مكلا - غيل باوزير - بروم
غربيه	حرايضه - وادي عين - وادي محمد - ريدة الدين - حوت بلعيد
شماليه	سيئون - تريم - شبام - ساه - السوم
وسطى	قطن - هجر الصيعر - وادي سر - حوره - رخيه
شرقيه	شحر - الديس - الحامي - قيدون - ريدة عبد الودود - غيل بن يمين
الثوره	يبعث - الجول - الصداله - ميفع حجر - الحنى - شرح العلاجين

زراعت صوبہ ۵

محافظہ خامسہ

مدیریۃ الشورہ

المحافظہ الخامسہ

مدیریہ الشورہ

المحافظہ الرابعہ

وادی حجر

باتیس

السفال

باجحیفہ

صوبہ ۵ وادی حضرموت ۔ وادی سر ۔ وادی عدم

وادي دوعن

وادي سر

قطن

شبام

وادي حضرموت

سيئون

بن عزيز

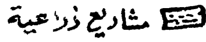
تريم

الغرف

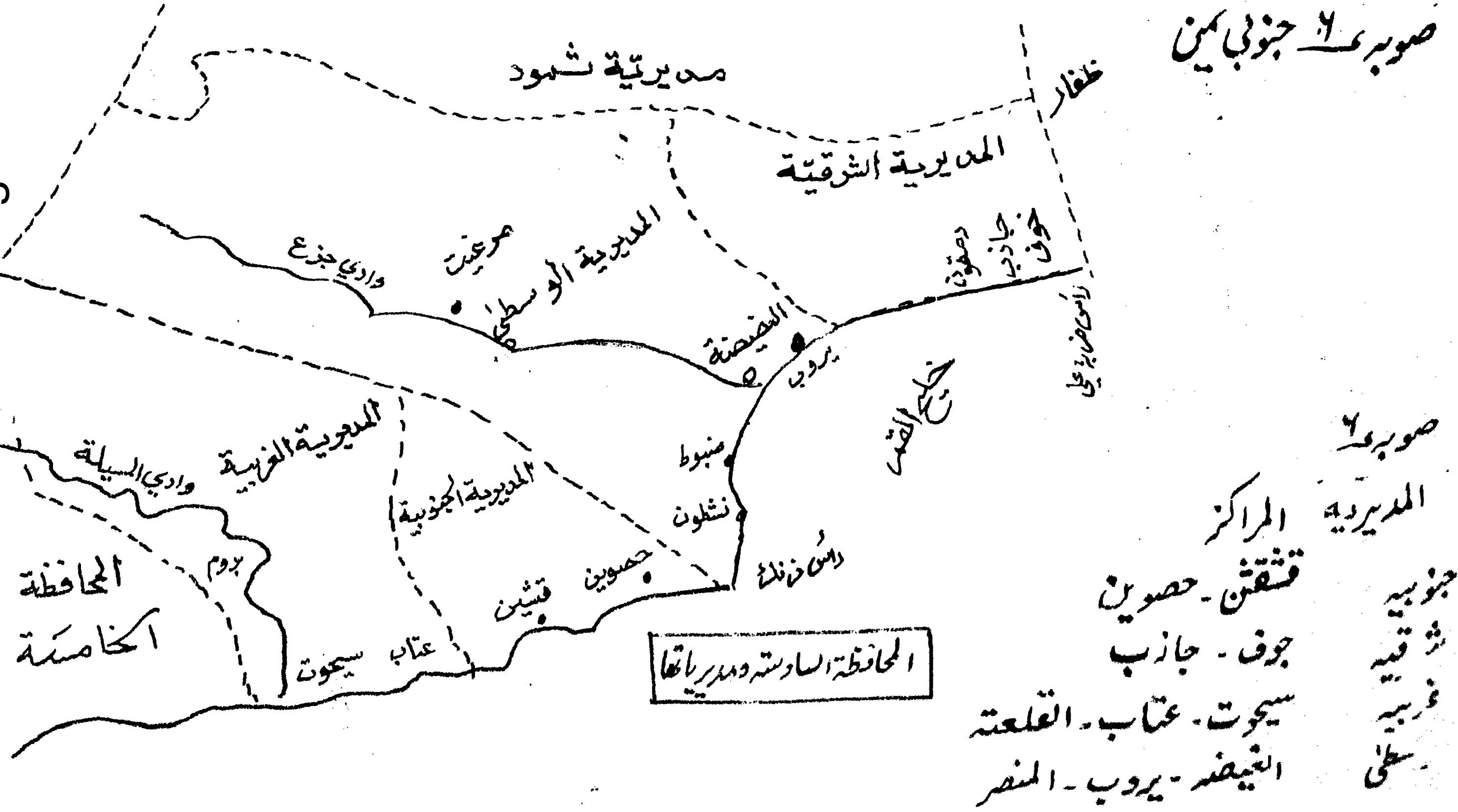
قسم

عنات

وادي عدم



مشاريع زراعية


صوبہ ٦ جنوبی یمن
مديرية ثمود
ظفار
المديرية الشرقية
المديرية الوسطى
وادي جزع
النيصنة
يروب
خليج القمر
جاذب
خوف
دمقوت
راس ضربة علي
المديرية الغربية
وادي السيلة
المديرية الجنوبية
منبوط
نشطون
راس فرتك
حصوين
قشن
عتاب
سيحوت
بروم
المحافظة الخامسة
المحافظة السادسة ومديرياتها
صوبہ ٦
المديرية
المراكز
جنوبية
قشن - حصوين
شرقية
جوف - جاذب
غربية
سيحوت - عتاب - القلعة
وسطى
الغيضة - يروب - المنصر

حضرموت اور یمن کے منطقوں اور وہاں کے مختلف قبیلوں کا اندراج کیا گیا ہے۔ یہ ریکارڈ جمعیتہ الیمنیہ بالہند کے آفس اور کچھ بزرگوں سے دریافت کرنے کے بعد لکھا گیا ہے۔

منطقہ	قبیلہ
بلد الحوتہ	الجفری
قطن الحصن	خلاقی
قطن وادی صدیہ	جابری
قطن قصیبص	الشبیبی
قطن حورہ	بن مخاشن۔ باصنجر۔ الحدرد
قطن مشیخہ	سعیدی
قطن	معنتب، لمری، العکبری، بن الزوع
	باشراحیل، الرشیدی، الحاج، رمضان
	قعیطی۔ الحدادی
	النقیب، البکری، المحارش
	حضرمی، بامطرف، بافضل، رشیدی، بن عفیف
	لرضی، المصلی، بن زیاد، بن علی جابر، بعفدی
دوعن قریبہ	باعمر البار
دوعن۔ حورہ	
دوعن المعس	باوزیر
دوعن وادی لیسر	باخریصہ۔ عمودی
دوعن وادی لیسر ارسمہ	باعثمان، باشمیل
وادی العین	بن جعفر

دوعن ريدة الدين	بابدر، دیینی ، الجیلانی ، باکرشوم
دوعن، وادی لیسر	الصعبری ، باسبع
دوعن تاربه	بن صدیق ، بن اضونی
دوعن بلد صیف	باسمیح
دوعن	بارزقان ، عمودی ، باعوم ، باسوید ، باموسی
	باعقیل ، باسعد ، بالصقع عمودی ، باحطاب
	بابونس ، باحافق ، بن ماضی ، بالبود
تضبع	سبیعم
سیئون	باشاذی ، الکثیری
سیئون تاربه	قندوان ، بوفطیم بن الشیخ ابوبکر ، شبیبی
سیئون ۔ قارة عبدالعزیز	عمشان
سیئون	برمدان ، باناب ، بن عبداللہ ، بامدحج
	بن حاجب ، الجفری
سیئون قارة عبدالعزیز	خرصان
عمیل یافعہ	باقیمی ، بن زیاد
وادی عمد	فتیح ، قرنح باسلوم ، بن شملان ، باحارث
	بن ماضی ، بن طیب ، بن خلیفہ ، باعثمان
وادی عمد قرن بن عدوان	جعیدی ، بن مفلح
وادی عمد خمیلہ	بایزید ، قودر
وادی عمد قرن بن عدوان تبرعہ	بن مریطان الجحیدی ، بوحدیل ، باوزیر
	بالصقع ، باسلیمان ، قندوان

وادی عمد ترمل	بن سویدان
وادی عمد یدعنق	الحامد (سیدّ)
وادی عمد ہلد جبیب	بن شملان
وادی عمد تبرعہ	بلصقع
وادی عمد شرقی باتیس	باتیس
وادی عمد خربت باکرمان	باکرمان
وادی عمد سترج باآلشدف	باآلشدف
وادی عمد شعیہ	مشائخ - بن الراقی
وادی عمد قمحان	بن شملان
وادی عمد جسترہ	بلموق (سویدان) بن ذیاب
وادی عمد صعادا (بچاڑیر) باتیس	المنصور سدے - بن سمیدع
وادی عمد باتیس	باتیس
وادی عمد قرن	جعیدی
وادی عمد ہلد با محمد	با محمد
وادی عمد نعیر	بن خلیفہ - بلجذام
وادی عمد حندل	باجابر
وادی عمد حارہ باصلیب	بن طیب - باصلیب
وادی عمد	قتنح (قرنح)، باسلوم، بن شملان، باحارث بن ماضی، بن طیب، باوزیر، نھدی بوعسکر، بن خلیفہ، باعثمان
وادی عمد قرن المال	بن مجیدع الجعیدی
وادی جعدہ	جعیدی
وادی حوطہ -	باحفیظ - دریک - باشوابلہ

وادی عمد معجل	یا عمران
وادی عمد حنکت باصلیب	باصلیب، یالحول
وادی عمد دعاس	یاموکرہ، یاعقیل، باعیاش، بامدرک
وادی عمد بلدرحب	باحداد
وادی عمد حاط العمودی شائخ	شیخ عمر باقادر
وادی عمد ریاط باکوبن	باکوبن، بادقل، باعثمان، یابلیل، یاحجاج
وادی عمد البط ملقوت	بامقداد
وادی عمد خوب	باسبیت
وادی عمد مخذف	جعیدی (بن محمد بن علی)
وادی عمد بلدالمرحب	باکوح، بن حاجب
وادی عمد رویقات	بلحباك
وادی عمد شعبہ یاحمد	باقتدوان ـ عمودی
الحوط	بالیعشوت، رمضان
خولان	خولانی
شرعب	شرعبی
ریدۃ الدین لخاق	باسعید
غیل باوزیر	باوزیر
عوالق	بن جمیل عولقی
مُنخا (شمالی یمن)	مخاوی
نصاب	عولقی
شمریہ سوط علی	بن سمیدع
عروض الصنعہ	الصحوشانی
عوارر رضا ۔ ار سحز ۔	رفاعی

شیبام	رمضان، شاکر
صنعاء	بن یمانی
تلعوضیہ	بامطرف
مُکلّہ	العکبری
مسدودہ	عوینی
وادی سنتہ	بن خلیفہ
شمر علی تاجبی	وبیر
مشببر	الاصبحیٔ
حتربہ	یرّواس
وادی بن علی دحقہ	یرّواس
وادی بن علی	بن صدیق، سعدی، باحشوان، بارشید جابری، بن مطہر، باسیان، السعدی وصلان، بن سیف، باحکم
التوبرہ زیدۃ الدین	باقریبہ
الغریبہ	البار
یلدہ نفحول	بوحدیل
تقون	بن ھلابی
حوط باحفضی صریک	باناب المشجری
ریدۃ عنوت	دیینی
قارہ آل ثابت	تھدی
مدودہ	باحامد
علط	بالصقع

	باحمرہ (سید)
بلد تطبع رخیہ	بن محفوظ ، شعیب ، عمودی، الجولحي
الهجرین	رفاعی ۔
جعیمہ	باوزیر
وادی شحوح	الشبیبی
عنق	مجلد
قاعتہ المنظفر	بنی سعید
حریضہ	العطاس ، بایمین ، بن عثمان
	باالصقع ، باسلامہ
وادی العین	بن عجلان ، باوزیر ، الحضرمی ، صران
سقتہ بامحمد	باقدوان
محمیدہ	العمودی
عینبات	بن الشیخ ابوبکر ، الکاف ، باغزال
حول	المشجری
یور	العیدروس ، باحشوان
قیدون	الحامد (سید) ، بامعین ، بانای ، باعقیل (سید)
	یافعی ، بن سلمان ، یاماس ، حبیب ، مقیبل
	العموری
وادی رخیہ	الحامد ، بن شجل ، بادعام ، بن ذیاب
	بن قصل ، بلشرم ، بن سمیدع ، قرموی ، بن الزوع
	بن قناب ، بقلع ، نهدی ، یاهمیر
	بن حیدرہ ، بن سعد ، جھیمی ، بن جعاد

تریسم	بلفقیہ (سیّد) تمیمی، مکارم العامری
	زبیدی، زبلیع، قیدمی، سیّد باهارون
	مولیٰ الدویلہ قیدی
المکلّہ	الکسادی، بلعلہ، بافضل، بن لتمان
	جعیدی
الشحر	باصعد
معیر	باجاو
دعاس مکلّہ	باعیاش
الدیس الشرقیہ	قرتح
یاقعہ	عسکری
تعز البیضاء	المظفر
وادی الغرفہ	بامزینہ
وادی سر القوم	الصعیری
یافع البعوس	بلغیث، الیافعی
تعز	بن یمانی
تاریہ	العامری
الغرفہ	الکثیری
وادی عرمہ (شبثوۃ)	البریک، آل احمد (مشایخ)
شبثوۃ (جرتہ یادقن)	قبائل العمر
شبثوۃ (وادی دھر)	بن حید، البریک، بن جیدری، بن عمر
	الکرب، المشایخ، الصعیرۃ
عینات	بن الشیخ ابی بکر بن سالم الحامد - بن الشیخ ابی بکر
	[illegible]

یافع العلیا ـ یافع السفلیٰ	یہاں پر یافعی خاندان آباد ہیں
العوالق العلیا العوالق السفلیٰ	یہاں پر عولقی خاندان آباد ہیں
لحج	یہاں کے خاندان لحجی کہلاتے ہیں
بیحان	یہاں کے خاندان بیحانی کہلاتے ہیں
الضالع	یہاں کے خاندان الضالعی کہلاتے ہیں
عسیبر	یہ خاندان عسیبری کہلاتے ہیں۔
مسیلہ وادی عیدید	آل عیدروس، آل الحضرمی، آل الحدرد آل عیدید، آل بافرج، آل مطہر، آل محسن آل باحسن، آل باعبود، آل الھاوی آل المشہور، آل الزاھر، آل بن قحطان آل بن صمیط، آل الصلیبیہ، آل خرد آل الشاطرے، آل قدرے، آل بارقیہ آل باجابر، آل سعد، الفقہیۃ، بافضل آل شعیب، آل باحکم، آل الرافی، افضل آل غندور، آل بافضل، آل مدحج، آل عرفان، الخنطیا، آل باغریب آل باحمیہ، القریط، آل باجبید آل باعیسیٰ، آل بامصباح، آل باظفاری آل باعمیر۔
وادی جردان	الحسن، التمارہ، الصبات، البعیث

	السادالحامد، المشایخ، آل عبدالحق
	البریک، الیام، آل بایوسف، نعمان
عنق	آل خلیف، القرموشی
الحازنہ	آل خلیفہ، حمام، یام، دھم
معیر	باالعبید
الضلاعہ	دیتی
الجلین	دینی
جبن (شمالی یمن)	تمن
عنك وادی عمر	الحامد الشیخ ابوبکر بن علی
قطن	بن سلمان
بلدحول	با نقیب
عنك	باعوم
وادی عمد تیرعہ	بن عیفان
خرابہ	بن سواد
سحل محسن بلد تاریہ	بن عبدالباقی
سحل القبلی تاریہ	بن حمیس
حراد تاریہ	بن سیف
حراد تاریہ	بن حطاب
حراد تاریہ	بن کبوبہ
حیائب	بن جعفر
العوائل	

جنوبی یمن کے بڑے قبائل جن کے جداعلی ایک اور قبیلوں کے متفرق نام ہیں جتنے معلومات دستیاب ہوئے ان کا اندراج کیا گیا ہے

جداعلی	جداعلی کے تحت متفرق قبیلوں کے نام
سادات :	العیدروس ۔ العطاس ۔ الکاف ۔ السقاف الجفري ۔ البار ۔ بن جمیل اللیل ۔ مولی الدویلہ الحبشي ۔ البکري ۔ الحامد ۔ باصرہ ۔ مدیحج بالفقیہ ۔ بوفطیم ۔ باهارون ۔ بن زین خمور ۔ فداعق ۔ ابن شعیب ۔ الشراق الجیلانی ۔ بن الشهاب ۔ العوید ۔ المشهور باعلوی ۔ حداد ۔ حدلد ۔ رفیع ۔ جنیدی المهندوان ۔ باعقیل ۔ بن الشیخ ابی بکر بن سالم الحامد البحر ۔ بن سمیط ۔ بن الشیخ ابی بکر بن سالم الحسین
نهدی :	بن حجاج ۔ بن ثابت ۔ بن بدر ۔ بن کویر بن الزوع ۔ بن عزتون ۔ بن جدنان ۔ بن حویل

بن ثمين - بن طاهر - بن هنيف - بن جنزش
بن مربلش - بن نخهد - بن مخهد - الشبيبي
بن بيشر - بن عميري - بن شريبشر - بن ذئيبان
شريمان - بن كليب - بن حلويل -

باوزير : الخضيني - بن سهل - الحرف - بن جنيد
آل عثمان - آل عبدالصمد - آل شيبة
آل عبداللطيف - آل معطي - آل مساجد -
آل بن عثمان - آل بن علوي - آل جراس
آل بكران

دوبني : بامسدوس - باكرشوم - بامخدوم - باشميل
بوقديم - بامكبوس - بامجبور - بامقحف
باعمر - بافنتيان - بابدر - باحسني -
باحاجي - باسواري باضلوف - الجحري

جعدي (المحجرة) : بن صلابي - بن مرضاح - بن علي - بن شملان
بن كربيشان - بن حميد - بن مسلم - بن الشبينة
بلجذم - الصقير - بن سلومخة - بن حشر - بن نفح
بن عون - بن مربطان - بحاديل - بوقاسم

بن احمد بن علی ۔ بن عامر بن علی ۔ بن عبداللہ بن علی
بن سلمان بن علی ۔ بلحیاک ۔ بن عمار ۔ بن مجید ع

مشاجر : باموکرہ ۔ باناب ۔ باشویعر ۔ بانقیب
بازرارہ ۔

بن محفوظ : بن قعوش ۔ بن مرشد ۔ بن طیران ۔ بن عجران
بن رئیس ۔ بایمانی ۔ بن مسعد ۔

الکثیری : بن عبداد ۔ بن طالب ۔ بن مصقر ۔ عوینبي
بن عبدالعزیز ۔ بن مرعي ۔ بروا ہس

یافعی : بن صرصرہ (بن الشیخ علی) ہیھری ۔ القعطبي
فردي ۔ عفیف ۔ البکري ۔ خلاقي
بن جرحوم ۔ الموصطیبي ۔ بن حمزۃ ۔ بلحاج
عسکری ۔ بن عفیف ۔ بوعشی ۔ الیاعباد
نقیب ۔

لخم یہہ قبیلہ ۷۰۰ سال یمن میں حکمران رہا۔ یہہ کہلان بن سبا سے ہے
حدیث ترمذی میں ذکر ہے کہ سبا کے ۱۰ قبیلوں میں یہہ ایک قبیلہ تھا
سید مارب کا تالاب ٹوٹ جانے سے یہہ قبیلہ عراق کی طرف منتقل ہوگیا
اور حیرہ پر ۴۰۰ سال حکمران رہا۔ حاکم نعمان بن منذر جو عمر بن خطابؓ
کے دور میں شکست کھایا۔ یہہ قبیلہ کے تمام افراد اسلام قبول کئے
کچھ اسپین گئے اور کچھ حضرموت تاریم میں مقیم ہوگئے۔

عوالق : سلیمانی ۔ ذملقی ۔ آل اسلم ۔ باراسین نسبین (وادی جحرمہ) + آل خلیفہ ۔ الخلیفی الخریبی ۔

آل احمد : (الیریک وادی عرما العقلح) آل عبدالرحیم آل علی بن احمد ۔ آل طاہر ۔ آل زید ۔ بن حویفض الفضل ۔ آل باسیف ۔ بن یزید ۔ بامدحرج آل سالم بن عمر ۔ آل لسود ۔ آل عبدالقوی (بن بریک کے جد اعلیٰ محمد بن بریک اور بن یوسف بن عمر تھے ۔)

العوامر : بن عبدالباقی ۔ بن خمیس ۔ بن سیف ۔ بن حطاب بن کبوبہ ۔ بن جعفر

مشائخ (جد محمودی) : باطویل ۔ بارقعیہ ۔ باخطیب ۔ باطویحتہ ۔ باعیسیٰ بن عثمان ۔ باحسین ۔ باعمر ۔ زبیدی ۔ بایزید بن طاہر ۔ بن مطھر ۔ بامداعس ۔ باموسیٰ ۔ بن طیب باقادر ۔ بارزقان ۔ بن الشیخ عمر ۔ باجماع بارقعیہ ۔ باغبار

الجابری : آل عطیف ۔ آل عبودان ۔ آل ملھی ۔ آل حفصہ آل منیف ۔ آل وحایین ۔ آل قطیان (جابر بن علی) ۔ آل تحسینز ۔ آل تماشش